چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

مَعرِفَةُ القُرآن
عَلٰی
کَنزُ العِرفَان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ

15

آیات:111 | رکوع:12

سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل مَکِّیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک معراج کا بیان

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا

سُبْحٰنَ	الَّذِیْٓ	اَسْرٰی (1)	بِعَبْدِهٖ	لَیْلًا
پاک ہے	(وہ ذات) جس نے	سیر کرائی	اپنے بندے کو	رات کے کچھ حصے (میں)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو رات کے

مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ

مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا (2)	الَّذِیْ	بٰرَكْنَا	حَوْلَهٗ
مسجدِ حرام سے	مسجدِ اقصیٰ تک	وہ جو	ہم نے برکتیں رکھیں	اس کے ارد گرد

کچھ حصے میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک سیر کرائی جس کے ارد گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعاماتِ الٰہی

لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ① وَ

لِنُرِیَهٗ	مِنْ اٰیٰتِنَا	اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْبَصِیْرُ ①	وَ
تاکہ ہم دکھائیں اسے	اپنی نشانیوں میں سے	بیشک	وہی	سننے والا	دیکھنے والا (ہے)	اور

تاکہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بیشک وہی سننے والا، دیکھنے والا ہے ○ اور

1 ...... آیت کے اس حصے میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معراج شریف کا تذکرہ ہے۔ یہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک جلیل معجزہ اور اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اس سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ کمالِ قرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوقِ الٰہی میں آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں۔

2 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مکۂ مکرمہ سے بیت المقدس تک رات کے چھوٹے سے حصہ میں تشریف لے جانا نصِ قرآنی سے ثابت ہے، اس کا منکر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور منازلِ قرب میں پہنچنا احادیثِ صحیحہ معتمدہ مشہورہ سے ثابت ہے جو حدِّ تواتر کے قریب پہنچ گئی ہیں، اس کا منکر گمراہ ہے۔

اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ

اٰتَیْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	وَ	جَعَلْنٰهُ	هُدًى	لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ
ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)	کتاب	اور	بنادیا اسے	ہدایت	بنی اسرائیل کے لیے

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور اسے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنادیا

اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَكِیْلًا ۝۲ ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا

اَلَّا تَتَّخِذُوْا	مِنْ دُوْنِیْ	وَكِیْلًا ۝۲	ذُرِّیَّةَ	مَنْ	حَمَلْنَا
کہ تم نہ بناؤ	میرے سوا	کوئی کارساز	(اے اُن کی) اولاد	جنہیں	ہم نے سوار کیا

کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ بناؤ ○ اے ان لوگوں کی اولاد جنہیں ہم نے

مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝۳ وَ قَضَیْنَاۤ

مَعَ نُوْحٍ	اِنَّهٗ	كَانَ	عَبْدًا شَكُوْرًا ۝۳ (1)	وَ	قَضَیْنَاۤ
نوح کے ساتھ	بیشک وہ	تھا	بڑا شکر گزار بندہ	اور	ہم نے وحی بھیجی

نوح کے ساتھ سوار کیا، وہ یقیناً بہت شکر گزار بندہ تھا ○ اور ہم نے

اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَ

اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	فِی الْكِتٰبِ	لَتُفْسِدُنَّ	فِی الْاَرْضِ	مَرَّتَیْنِ	وَ
بنی اسرائیل کی طرف	کتاب میں	ضرور تم فساد کروگے	زمین میں	دو مرتبہ	اور

بنی اسرائیل کی طرف کتاب میں وحی بھیجی کہ ضرور تم زمین میں دو مرتبہ فساد کروگے اور

لَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِیْرًا ۝۴ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا

لَتَعْلُنَّ	عُلُوًّا كَبِیْرًا ۝۴	فَاِذَا	جَآءَ	وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا (2)
ضرور تم تکبر کروگے	بڑا تکبر	پھر جب	آیا	ان (دو) میں سے پہلی بار کا وعدہ

تم ضرور بڑا تکبر کروگے ○ پھر جب ان دو مرتبہ میں سے پہلی بار کا وعدہ آیا

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے شکر کی یاددہانی

بنی اسرائیل کے دو مرتبہ فساد کرنے کی خبر

پہلا فساد اور بنی اسرائیل کا انجام

1 ...... حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب کوئی چیز کھاتے، پیتے یا لباس پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اس کا شکر بجالاتے تھے اس لئے انہیں بطورِ خاص شکر گزار بندہ فرمایا گیا۔ 2 ...... پہلے فساد کی صورت یہ ہے کہ بنی اسرائیل نے تورات کے احکام کی مخالفت کی اور گناہ کے کاموں اور حرام چیزوں کے مرتکب ہونے لگے حتی کہ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت شعیاء عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یا حضرت ارمیاء عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو شہید کر دیا۔ یہ فساد کرنے پر اللہ تعالیٰ نے بہت طاقتور لشکر ان پر مسلط کر دیئے جنہوں نے بنی اسرائیل کے علماء کو قتل کیا، تورات کو جلایا، مسجدِ اقصیٰ کو ویران کیا اور ستر ہزار افراد کو گرفتار کر لیا۔

بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا

بَعَثْنَا	عَلَيْكُمْ	عِبَادًا	لَّنَآ	اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ	فَجَاسُوْا
(تو)ہم نے بھیجے	تم پر	بندے	اپنے	سخت لڑائی والے	تو وہ (تمہاری) تلاش میں گھس گئے

توہم نے تم پر اپنے بندے بھیجے جو سخت لڑائی والے تھے تو وہ شہروں کے اندر

خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ

خِلٰلَ الدِّيَارِ	وَ	كَانَ	وَعْدًا	مَّفْعُوْلًا ۝۵	ثُمَّ	رَدَدْنَا(1)	لَكُمُ
شہروں کے اندر	اور	وہ تھا	ایک وعدہ	پورا ہونے والا	پھر	ہم نے اُلٹ دیا	تمہارا

تمہاری تلاش کیلئے گھس گئے اور یہ ایک وعدہ تھا جسے پورا ہونا تھا۝ پھر ہم نے تمہارا غلبہ

بربادی کے بعد بنی اسرائیل پر احسانِ الٰہی

الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ

الْكَرَّةَ	عَلَيْهِمْ	وَ	اَمْدَدْنٰكُمْ	بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ	وَ	جَعَلْنٰكُمْ
غلبہ	ان پر	اور	مدد کی تمہاری	مالوں اور بیٹوں کے ساتھ	اور	ہم نے کردیا تمہیں

ان پر اُلٹ دیا اور مالوں اور بیٹوں کے ساتھ تمہاری مدد کی اور ہم نے

اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝۶ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۟ وَاِنْ

اَكْثَرَ	نَفِيْرًا ۝۶	اِنْ	اَحْسَنْتُمْ	اَحْسَنْتُمْ	لِاَنْفُسِكُمْ	وَ	اِنْ
زیادہ	جتھے (میں)	اگر	تم بھلائی کروگے	(تو) بھلا کروگے	اپنی جانوں کا	اور	اگر

تمہاری تعداد بھی زیادہ کردی۝ اگر تم بھلائی کروگے تو تم اپنے لئے ہی بہتر کروگے اور اگر

بنی اسرائیل کو تنبیہ اور دوسرے فساد پر ان کا انجام

اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا

اَسَاْتُمْ	فَلَهَا	فَاِذَا	جَآءَ	وَعْدُ الْاٰخِرَةِ(2)	لِيَسُوْٓءٗا
تم برا کروگے	تو اپنی (جان) کے لئے (ہوگا)	پھر جب	آیا	دوسری بار کا وعدہ	تاکہ وہ بگاڑ دیں

تم برا کروگے تو تمہاری جانوں کیلئے ہی ہوگا۔ پھر جب دوسری بار کا وعدہ آیا تاکہ وہ

(1)...... یہاں بنی اسرائیل کی بربادی کے بعد دوبارہ سنبھلنے کی داستان بیان کی جارہی ہے کہ گناہوں اور نافرمانیوں کے نتیجے میں تباہ وبرباد ہونے کے بعد جب تم نے توبہ کی اور تکبر وفساد سے باز آئے تو ہم نے تمہیں دولت دی اور تمہیں اتنی قوت وطاقت عطا فرمائی کہ تم دوبارہ مقابلہ کرنے کے قابل ہوئے چنانچہ تمہیں اُن لوگوں پر غلبہ عطا کردیا گیا جو تم پر مسلط ہوچکے تھے۔ (2)...... جب دوسری بار بنی اسرائیل کے فساد کرنے کا وقت آیا اور انہوں نے دوبارہ وہی پرانی حرکتیں کرنا شروع کردیں تو اللہ تعالیٰ نے ان پر فارس اور روم والوں کو مسلط کردیا جنہوں نے بیتُ المقدس کی مسجد کو ویران کردیا اور بنی اسرائیل کے شہروں کو تباہ وبرباد کردیا۔

بنی اسرائیل کو دو مرتبہ تنبیہ

وقف لازم

قرآن مجید کی تین خوبیاں

وُجُوْهَكُمْ وَ لِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ

وُجُوْهَكُمْ	وَ	لِيَدْخُلُوا	الْمَسْجِدَ	كَمَا	دَخَلُوْهُ
تمہارے چہرے	اور	تاکہ داخل ہو جائیں	مسجد (میں)	جیسے	وہ داخل ہوئے اس میں

تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور تاکہ مسجد میں داخل ہو جائیں جیسے پہلی بار اس میں

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ لِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝۷ عَسٰى

اَوَّلَ مَرَّةٍ	وَّ	لِيُتَبِّرُوْا	مَا	عَلَوْا	تَتْبِيْرًا ۝۷ (1)	عَسٰى
پہلی بار	اور	تاکہ تباہ و برباد کر دیں	جس (چیز پر)	وہ غلبہ پائیں	تباہ و برباد کرنا	قریب ہے

داخل ہوئے تھے اور جس چیز پر غلبہ پائیں اسے تباہ و برباد کر دیں ۝ قریب ہے کہ

رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَ اِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَ

رَبُّكُمْ	اَنْ	يَّرْحَمَكُمْ	وَ	اِنْ	عُدْتُّمْ	عُدْنَا	وَ
تمہارا رب	کہ	وہ رحم فرمائے تم پر	اور	اگر	تم لوٹے	(تو) ہم دوبارہ (سزا) دیں گے	اور

تمہارا رب تم پر رحم فرمائے اور اگر تم پھر دوبارہ (شرارت) کرو گے تو ہم دوبارہ (سزا) دیں گے اور

جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝۸ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ

جَعَلْنَا	جَهَنَّمَ	لِلْكٰفِرِيْنَ	حَصِيْرًا ۝۸	اِنَّ	هٰذَا الْقُرْاٰنَ	يَهْدِيْ
ہم نے بنا دیا	جہنم (کو)	کافروں کے لئے	قید خانہ	بیشک	یہ قرآن	ہدایت دیتا ہے

ہم نے جہنم کو کافروں کیلئے قید خانہ بنا دیا ہے ۝ بیشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے

لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ

لِلَّتِيْ	هِيَ	اَقْوَمُ	وَ	يُبَشِّرُ	الْمُؤْمِنِيْنَ
(اس راستے) کی جو	وہ	سب سے سیدھا (ہے)	اور	بشارت دیتا ہے	(اُن) ایمان والوں (کو)

جو سب سے سیدھی ہے اور نیک اعمال کرنے والے مومنوں کو

(1)......بنی اسرائیل کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم اپنی تاریخ کو دیکھیں تو پہلی نظر میں ہی مسلمانوں کے عروج و زوال کا سبب واضح ہو جائے گا کہ مسلمان جب تک احکامِ قرآن اور اطاعتِ رسول پر عمل پیرا رہے تو دنیا بھر میں انہیں غلبہ، قوت اور اقتدار حاصل رہا اور جب سے انہوں نے قرآن و حدیث کی پیروی میں سستی کرنا شروع کی اور حرام و ناجائز افعال میں مبتلا ہوئے تب سے ان کی شوکت اور اقتدار زوال پذیر ہونا شروع ہو گئی، اگر اب بھی مسلمان نہ سنبھلے اور انہوں نے اپنی عملی حالت کو نہ سدھارا تو حالات اس سے بھی بدتر ہو جائیں گے۔

الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِیْرًاۙ(۹) وَّ

الَّذِیْنَ	یَعْمَلُوْنَ	الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ	لَهُمْ	اَجْرًا كَبِیْرًا (۹)	وَّ
جو	عمل کرتے ہیں	اچھے، نیک	کہ	ان کے لیے	بڑا ثواب (ہے)	اور

خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بہت بڑا ثواب ہے ○ اور

اَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ

اَنَّ	الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	اَعْتَدْنَا	لَهُمْ
یہ کہ	وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	ہم نے تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے

یہ کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب

عَذَابًا اَلِیْمًا۠(۱۰) وَ یَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِؕ

ع ١

بددعا کرنے میں انسان کا حال

عَذَابًا اَلِیْمًا (۱۰)	وَ	یَدْعُ	الْاِنْسَانُ	بِالشَّرِّ (1)	دُعَآءَهٗ	بِالْخَیْرِ
دردناک عذاب	اور	دعا کر دیتا ہے	آدمی	برائی کی	(جیسے) اس کا دعا کرنا	بھلائی کی

تیار کر رکھا ہے ○ اور (کبھی) آدمی برائی کی دعا کر بیٹھتا ہے جیسے وہ بھلائی کی دعا کرتا ہے

وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا(۱۱) وَ جَعَلْنَا الَّیْلَ وَ النَّهَارَ

قدرتِ الٰہی کی دو عظیم نشانیاں

وَ	كَانَ	الْاِنْسَانُ	عَجُوْلًا (۱۱) (2)	وَ	جَعَلْنَا	الَّیْلَ	وَ	النَّهَارَ
اور	ہے	آدمی	بڑا جلد باز	اور	ہم نے بنایا	رات	اور	دن (کو)

اور آدمی بڑا جلد باز ہے ○ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں

اٰیَتَیْنِ فَمَحَوْنَاۤ اٰیَةَ الَّیْلِ وَ جَعَلْنَاۤ اٰیَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً

اٰیَتَیْنِ	فَمَحَوْنَاۤ	اٰیَةَ الَّیْلِ	وَ	جَعَلْنَاۤ	اٰیَةَ النَّهَارِ	مُبْصِرَةً
دو نشانیاں	تو ہم نے مٹا ہوا کیا	رات کی نشانی (کو)	اور	بنایا	دن کی نشانی (کو)	دیکھنے والی

بنایا پھر ہم نے رات کی نشانی کو مٹا ہوا کیا اور دن کی نشانی کو دیکھنے والی بنایا

1 ...... غصے میں اپنے یا کسی مسلمان کیلئے بددعا نہیں کرنی چاہئے اور ہمیشہ منہ سے اچھی بات نکالنی چاہئے کہ نہ معلوم کون سا وقت قبولیت کا ہو۔ ہمارے معاشرے میں عموماً مائیں بچوں کو طرح طرح کی بددعائیں دیتی رہتی ہیں، مثلاً تیرا بیڑا غرق ہو، تو تباہ ہو جائے، تو مر جائے، تجھے کیڑے پڑیں وغیرہ وغیرہ، اس طرح کے جملوں سے احتراز لازم ہے۔ 2 ...... دینی اور دنیاوی بعض کاموں میں جلدی اچھی ہے اور بہت سے کام ایسے ہیں جن میں جلد بازی بری ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض اوقات عبادات ہی ضائع ہو جاتی ہیں اور کبھی دنیاوی معاملات میں بھی شدید نقصان ہو جاتا ہے، پھر ندامت اور پچھتاوے کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔

لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَ

لِّتَبْتَغُوْا(1)	فَضْلًا(2)	مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَ	لِتَعْلَمُوْا	عَدَدَ السِّنِیْنَ	وَ
تاکہ تم تلاش کرو	فضل	اپنے رب سے (کا)	اور	تاکہ تم جان لو	سالوں کی گنتی	اور

تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم سالوں کی گنتی اور

الْحِسَابَ ؕ وَ كُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِیْلًا ﴿۱۲﴾ وَ كُلَّ اِنْسَانٍ

الْحِسَابَ	وَ	كُلَّ شَیْءٍ	فَصَّلْنٰهُ تَفْصِیْلًا ﴿۱۲﴾	وَ	كُلَّ اِنْسَانٍ
حساب	اور	ہر چیز	ہم نے خوب جدا جدا تفصیل سے بیان کر دیا اسے	اور	ہر انسان

حساب جان لو اور ہم نے ہر چیز کو خوب جدا جدا تفصیل سے بیان کر دیا ○ اور ہر انسان کی

انسان کی قسمت ہر وقت اس کے ساتھ ہے

اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىِٕرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ

اَلْزَمْنٰهُ	طٰٓىِٕرَهٗ	فِیْ عُنُقِهٖ(3)	وَ	نُخْرِجُ	لَهٗ
ہم نے لازم کر دی اسے	اس کی قسمت	اس کی گردن میں	اور	ہم نکالیں گے	اس کے لئے

قسمت ہم نے اس کے گلے میں لگا دی ہے اور ہم اس کیلئے

بروزِ قیامت اعمال نامہ ملے گا اور اسے پڑھنے کا حکم

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	كِتٰبًا	یَّلْقٰىهُ	مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾	اِقْرَاْ
قیامت کے دن	ایک اعمال نامہ	وہ پائے گا اسے	کھلا ہوا	(فرمایا جائے گا) پڑھ

قیامت کے دن ایک نامۂ اعمال نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا ○ (فرمایا جائے گا کہ) اپنا

انسان کو اپنی ہدایت اور نیک اعمال کا بدلہ ضرور ملے گا

كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ﴿۱۴﴾ؕ مَنِ

كِتٰبَكَ	كَفٰى	بِنَفْسِكَ	الْیَوْمَ	عَلَیْكَ	حَسِیْبًا ﴿۱۴﴾	مَنِ
اپنا اعمال نامہ	کافی ہے	تمہاری جان	آج	تجھ پر	حساب کرنے والا	جس نے

نامۂ اعمال پڑھ، آج اپنے متعلق حساب کرنے کیلئے تو خود ہی کافی ہے ○ جس نے

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ بیکار رہنا اور کمائی نہ کرنا بہت نامناسب ہے۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو ہاتھ پاؤں اور دیگر جسمانی اعضاء سلامت ہونے اور کمائی کرنے پر قدرت رکھنے کے باوجود اپنوں یا پرایوں سے مانگ کر گزارہ کرتے ہیں۔ (2)......اس سے معلوم ہوا کہ رزق حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، محض ہماری کمائی کا نتیجہ نہیں، اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اپنے ہنر و کمال پر ناز نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر نگاہ رکھے۔ (3)......یعنی جو کچھ کسی بھی آدمی کے لئے مقدر کیا گیا ہے، اچھا یا برا، نیک بختی یا بد بختی وہ اس کو اس طرح لازم ہے اور ہر وقت اس طرح اس کے ساتھ ==

عذاب سے متعلق دستورِ الٰہی

گزشتہ قوموں کی مرحلہ وار تباہی و بربادی

اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا

اهْتَدٰى	فَاِنَّمَا	یَهْتَدِیْ	لِنَفْسِهٖ [1]	وَ	مَنْ	ضَلَّ	فَاِنَّمَا
ہدایت پائی	تو صرف	وہ ہدایت پاتا ہے	اپنی جان کیلئے	اور	جو	گمراہ ہوا	تو صرف

ہدایت پائی اس نے اپنے فائدے کیلئے ہی ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو

یَضِلُّ عَلَیْهَا ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

یَضِلُّ	عَلَیْهَا	وَ	لَا تَزِرُ	وَازِرَةٌ
وہ گمراہ ہوتا ہے	اپنی (جان) پر	اور	بوجھ نہیں اٹھائے گی	کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان)

اپنے نقصان کو ہی گمراہ ہوا اور کوئی جان کسی دوسری جان کا

وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

وِّزْرَ اُخْرٰى	وَ	مَا كُنَّا	مُعَذِّبِیْنَ	حَتّٰى	نَبْعَثَ	رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾
دوسری کا بوجھ	اور	ہم نہیں ہیں	عذاب دینے والے	یہاں تک کہ	بھیج دیں	رسول

بوجھ نہیں اٹھائے گی اور ہم کسی کو عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کوئی رسول نہ بھیج دیں ○

وَ اِذَاۤ اَرَدْنَاۤ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْیَةً اَمَرْنَا

وَ	اِذَاۤ	اَرَدْنَاۤ	اَنْ	نُّهْلِكَ	قَرْیَةً	اَمَرْنَا
اور	جب	ہم ارادہ کرتے ہیں	(اس کا) کہ	ہلاک کردیں	کسی بستی (کو)	(تو) ہم احکام بھیجتے ہیں

اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس کے خوشحال لوگوں کو

مُتْرَفِیْهَا فَفَسَقُوْا فِیْهَا فَحَقَّ

مُتْرَفِیْهَا	فَفَسَقُوْا	فِیْهَا	فَحَقَّ
اس کے خوشحال لوگوں (پر)	پھر وہ نافرمانی کرتے ہیں	اس (بستی) میں	پھر پوری ہوجاتی ہے

احکام بھیجتے ہیں پھر وہ اس بستی میں نافرمانی کرتے ہیں تو اس بستی پر

=رہے گی جیسے گلے کا ہار کہ آدمی جہاں جاتا ہے وہ ساتھ رہتا ہے، کبھی جدا نہیں ہوتا۔

[1]......اس آیت کا منشا یہ ہے کہ انسان کو اپنی ہدایت و نیک اعمال کا بدلہ ضرور ملے گا، یہ نہ ہوگا کہ نیکی تو یہ کرے اور جزا کسی اور کو دے دی جائے اور یہ خود محروم رہے، ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ اس کی نیکی سے دوسرے کو بھی فائدہ پہنچ جائے جیسے ایصالِ ثواب یا صدقہ جاریہ وغیرہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ یونہی آدمی کے بھٹکنے کا گناہ اور وبال بھی اسی پر ہوگا، یہ نہیں ہوگا کہ ایک آدمی دوسروں کے گناہوں کا بوجھ اٹھائے، ہاں جہاں تک گناہ کی ترغیب دینے کا یا اس کے اسباب=

سابقہ قوموں کی ہلاکت کا اجمالی بیان اور عمومی کلام

عَلَیْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِیْرًا ﴿۱۶﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا

عَلَیْهَا	الْقَوْلُ	فَدَمَّرْنٰهَا	تَدْمِیْرًا ﴿۱۶﴾	وَ	كَمْ	اَهْلَكْنَا
اس پر	بات	تو تباہ و برباد کر دیتے ہیں اسے	تباہ و برباد کرنا	اور	کتنی ہی	ہم نے ہلاک کر دیں

بات پوری ہو جاتی ہے تو ہم اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں ○ اور ہم نے

مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ

مِنَ الْقُرُوْنِ	مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ (1)	وَ	كَفٰى	بِرَبِّكَ	بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ
قوموں میں سے	نوح کے بعد	اور	کافی ہے	تمہارا رب	اپنے بندوں کے گناہوں سے

نوح کے بعد کتنی ہی قومیں ہلاک کر دیں اور تمہارا رب اپنے بندوں کے گناہوں کی کافی

دنیا اور آخرت کے طلبگاروں کا بیان

خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ

خَبِیْرًۢا	بَصِیْرًا ﴿۱۷﴾	مَنْ	كَانَ یُرِیْدُ	الْعَاجِلَةَ (2)	عَجَّلْنَا	لَهٗ
خبر دار	دیکھنے والا	جو	چاہتا ہے	جلدی والی (یعنی دنیا)	ہم جلد دیدیتے ہیں	اس کو

خبر رکھنے والا، دیکھنے والا ہے ○ جو جلدی والی (دنیا) چاہتا ہے تو ہم جسے چاہتے ہیں

فِیْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ

فِیْهَا	مَا	نَشَآءُ	لِمَنْ	نُّرِیْدُ	ثُمَّ	جَعَلْنَا	لَهٗ
اس (دنیا) میں	جو	ہم چاہتے ہیں	جس کے لئے	چاہتے ہیں	پھر	ہم نے بنا رکھی ہے	اس کے لیے

اس کیلئے دنیا میں جو چاہتے ہیں جلد دیدیتے ہیں پھر ہم نے اس کے لیے

جَهَنَّمَۚ یَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ

جَهَنَّمَ	یَصْلٰىهَا	مَذْمُوْمًا	مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾	وَ	مَنْ	اَرَادَ	الْاٰخِرَةَ
جہنم	وہ داخل ہوگا اس میں	مذمت کیا ہوا	مردود کیا ہوا	اور	جو	چاہے	آخرت

جہنم بنا رکھی ہے جس میں وہ مذموم، مردود ہو کر داخل ہوگا ○ اور جو آخرت چاہتا ہے

==مہیا کرنے کا تعلق ہے تو اس کا گناہ بہر حال اپنی جگہ ملے گا۔

1 ...... اس میں بطورِ خاص کفارِ مکہ اور عمومی طور پر ساری کائنات کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے کہ اگر انہوں نے سابقہ امتوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والا راستہ اختیار کیا اور اسی پر قائم رہے تو اللہ تعالیٰ ان امتوں کی طرح انہیں بھی کہیں عذاب میں مبتلا نہ کر دے۔ 2 ...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ دنیا اتنی ہی ملے گی جتنی نصیب میں ہے خواہ اسے فکر سے حاصل کریں یا فراغت سے، لہٰذا بندے کو چاہیے کہ وہ اپنی دنیا بہتر بنانے کے لئے اپنی آخرت کو برباد نہ کرے،==

وَسَعٰى لَهَا سَعْیَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ

وَ	سَعٰى	لَهَا	سَعْیَهَا	وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ	فَاُولٰٓىٕكَ
اور	کوشش کرے	اس کیلئے	اس کی سی کوشش	اور	وہ	ایمان والا (بھی ہو)	تو یہ لوگ

اور اس کیلئے ایسی کوشش کرتا ہے جیسی کرنی چاہیے اور وہ ایمان والا بھی ہو تو یہی وہ لوگ ہیں

كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰۤؤُلَآءِ وَهٰۤؤُلَآءِ

كَانَ	سَعْیُهُمْ	مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ (1)	كُلًّا (2)	نُّمِدُّ	هٰۤؤُلَآءِ	وَ	هٰۤؤُلَآءِ
ہو گی	ان کی کوشش	مقبول	سب (کی)	ہم مدد کرتے ہیں	اِن کی	اور	اُن کی

جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی ○ ہم آپ کے رب کی عطا سے اِن (دنیا کے طلبگاروں) اور اُن

مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ

مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ	وَ	مَا كَانَ	عَطَآءُ رَبِّكَ	مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾	اُنْظُرْ	كَیْفَ
تیرے رب کی عطا سے	اور	نہیں ہے	تیرے رب کی عطا	روکی ہوئی	تم دیکھو	کیسے

(آخرت کے طلبگاروں) سب کی مدد کرتے ہیں اور تمہارے رب کی عطا پر کوئی روک نہیں ○ دیکھو! ہم نے

فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ

فَضَّلْنَا	بَعْضَهُمْ	عَلٰى بَعْضٍ	وَ	لَلْاٰخِرَةُ	اَكْبَرُ
ہم نے بڑائی دی	ان کے بعض (کو)	بعض پر	اور	ضرور آخرت	سب سے بڑی (ہے)

ان میں ایک کو دوسرے پر کیسی بڑائی دی اور بیشک آخرت درجات کے اعتبار سے

دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِیْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ

دَرَجٰتٍ	وَّ	اَكْبَرُ	تَفْضِیْلًا ﴿۲۱﴾	لَا تَجْعَلْ	مَعَ اللّٰهِ
درجات (میں)	اور	سب سے بڑی (ہے)	فضیلت (میں)	تو نہ ٹھہرا	اللہ کے ساتھ

سب سے بڑی ہے اور فضیلت میں سب سے بڑی ہے ○ اے سننے والے! اللہ کے ساتھ

اللہ تعالیٰ کی عطا سب کو عام ہے

دنیا کے مقابلے میں آخرت کو ترجیح دی جائے

اللہ تعالیٰ کا شریک بنانے کا انجام

==یونہی وہ کسی کی دنیا کی خاطر بھی اپنی آخرت تباہ نہ کرے۔

1 ......اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمل کی مقبولیت کے لئے تین چیزیں درکار ہیں: (1) طالبِ آخرت ہونا یعنی نیت نیک۔ (2) سعی یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا۔ (3) ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔ 2 ......دنیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سب کو عطا فرما رہا ہے، سب کو روزی مل رہی ہے، دنیا میں سب اس سے فیض اُٹھاتے ہیں نیک ہوں یا بد البتہ انجام ہر ایک کا اس کے حسبِ حال ہو گا اور اگلی آیت میں فرمایا کہ دیکھو! ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر مال، عزت، شہرت، ==

ع ۲/۱۲/۲

شرک کی ممانعت اور والدین سے متعلق عظیم الشان تعلیم

اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ع وَ قَضٰی

اِلٰهًا اٰخَرَ	فَتَقْعُدَ	مَذْمُوْمًا	مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾	وَ	قَضٰی
دوسرا معبود	(اگر ایسا کیا) تو تو بیٹھا رہے گا	مذمت کیا ہوا	بے یارو مددگار	اور	حکم فرمایا

دوسرا معبود نہ ٹھہرا، ورنہ تُو مذموم، بے یارو مددگار ہوکر بیٹھا رہے گا○ اور تمہارے رب نے

رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ

رَبُّكَ	اَلَّا تَعْبُدُوْۤا	اِلَّاۤ	اِیَّاهُ	وَ	بِالْوَالِدَیْنِ
تمہارے رب (نے)	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر	اسی کی	اور	ماں باپ کے ساتھ

حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ

اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ

اِحْسَانًا	اِمَّا	یَبْلُغَنَّ	عِنْدَكَ	الْكِبَرَ	اَحَدُهُمَاۤ	اَوْ
اچھا سلوک (کرو)	اگر	وہ پہنچ جائیں	تیرے سامنے	بڑھاپے (کو)	ان میں سے کوئی ایک	یا

اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں

كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا

كِلٰهُمَا	فَلَا تَقُلْ	لَّهُمَاۤ	اُفٍّ	وَّ	لَا تَنْهَرْهُمَا	وَ	قُلْ	لَّهُمَا
دونوں	تو تم نہ کہنا	ان سے	اف	اور	نہ جھڑکنا انہیں	اور	تم کہنا	ان سے

بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے

قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ

قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ (1)	وَ	اخْفِضْ	لَهُمَا	جَنَاحَ الذُّلِّ	مِنَ الرَّحْمَةِ	وَ
تعظیم کی بات	اور	جھکا کر رکھ	ان کے لیے	عاجزی کا بازو	نرم دلی سے	اور

خوبصورت، نرم بات کہنا○ اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور

== کمال میں بڑائی دی ہے لیکن ان تمام چیزوں کے ساتھ یہ حقیقت ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ درجات اور فضیلت کے اعتبار سے آخرت ہی سب سے بڑی چیز ہے۔

(1)...... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا مطالعہ کرنے سے ہر ذی شعور انسان پر واضح ہو جائے گا کہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے اور ان کے حقوق کی رعایت کرنے کی جیسی عظیم تعلیم اسلام نے اپنے ماننے والوں کو دی ہے ویسی پوری دنیا میں پائے جانے والے دیگر مذاہب میں نظر نہیں آتی۔ فی زمانہ غیر مسلم ممالک میں بوڑھے والدین ایسی نازک ترین صورتِ حال کا شکار ہیں کہ ان کی جوان اولاد کسی طور پر بھی انہیں سنبھالنے اور ان کی خدمت کرکے ان کا سہارا بننے ==

مسلمانوں کو ایک تنبیہ

قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ؕ﴿۲۴﴾

قُلْ	رَّبِّ [1]	ارْحَمْهُمَا	كَمَا	رَبَّيٰنِيْ	صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾
عرض کر	اے میرے رب	تو رحم فرما ان دونوں پر	جیسے	انہوں نے پالا مجھے	بچپن (میں)

دعا کرکہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا ○

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ

رَبُّكُمْ	اَعْلَمُ	بِمَا	فِيْ نُفُوْسِكُمْ	اِنْ	تَكُوْنُوْا	صٰلِحِيْنَ
تمہارا رب	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	تمہارے دلوں میں (ہے)	اگر	تم ہوئے	نیک

تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اگر تم لائق ہوئے

رشتہ دار، مسکین اور مسافر کو اس کا حق دینے کا حکم اور اسراف کی ممانعت

فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ

فَاِنَّهٗ	كَانَ	لِلْاَوَّابِيْنَ	غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾	وَ	اٰتِ	ذَا الْقُرْبٰى	حَقَّهٗ
تو بیشک وہ	ہے	توبہ کرنے والوں کو	بخشنے والا	اور	دو	رشتہ دار (کو)	اس کا حق

تو بیشک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے ○ اور رشتہ داروں کو ان کا حق دو

فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں

وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ

وَ	الْمِسْكِيْنَ	وَ	ابْنَ السَّبِيْلِ	وَ	لَا تُبَذِّرْ	تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾ [2]	اِنَّ
اور	مسکین	اور	مسافر (کو)	اور	فضول خرچی نہ کرو	فضول خرچی کرنا	بیشک

اور مسکین اور مسافر کو (بھی دو) اور فضول خرچی نہ کرو ○ بیشک

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ

الْمُبَذِّرِيْنَ	كَانُوْٓا	اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ [3]	وَ	كَانَ	الشَّيْطٰنُ	لِرَبِّهٖ
فضول خرچی کرنے والے	ہیں	شیطانوں کے بھائی	اور	ہے	شیطان	اپنے رب کا

فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا

= کے لئے تیار نہیں ہوتی، اسی وجہ سے وہاں کی حکومتیں ایسی پناہ گاہیں بنانے پر مجبور ہیں جہاں بوڑھے اور بیمار والدین اپنی زندگی کے آخری ایام گزار سکیں۔

1 ...... والدین کیلئے دعا کو اپنے روزانہ کے معمولات میں داخل کر لینا چاہئے اور ان کی صحت و تندرستی، ایمان و عافیت کی سلامتی، بے حساب بخشش اور جنت میں داخلے کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔ کافر والدین کے لئے ہدایت و ایمان کی دعا کرنی چاہئے کہ یہی اُن کے حق میں رحمت ہے۔ 2 ...... غیرِ حق میں صرف کرنا اسراف ہے اور یہ بلاشبہ ممنوع اور ناجائز ہے۔ اس سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراطُ الجنان، ج5، ص447 پر ملاحظہ فرمائیں۔ 3 ...... فضول خرچی کرنے والوں کو =

محتاج سے اچھی بات کہنے کا حکم

كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ

كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾	وَ	اِمَّا	تُعْرِضَنَّ	عَنْهُمُ	ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ	مِّنْ رَّبِّكَ
بڑا ناشکرا	اور	اگر	تم منہ پھیرو	ان سے	رحمت کے انتظار (میں)	اپنے رب کی طرف سے

بڑا ناشکرا ہے○ اور اگر تم اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہے

خرچ کرنے میں اعتدال کی تاکید

تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّیْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَ لَا تَجْعَلْ یَدَكَ

تَرْجُوْهَا	فَقُلْ	لَّهُمْ	قَوْلًا مَّیْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ (1)	وَ	لَا تَجْعَلْ	یَدَكَ
جس کی تم امید رکھتے ہو	تو کہو	ان سے	آسان بات	اور	نہ رکھو	اپنے ہاتھ (کو)

ان سے منہ پھیرو تو ان سے آسان بات کہو○ اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے

مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِكَ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ

مَغْلُوْلَةً (2)	اِلٰی عُنُقِكَ	وَ	لَا تَبْسُطْهَا	كُلَّ الْبَسْطِ	فَتَقْعُدَ
بندھا ہوا	اپنی گردن سے	اور	نہ پھیلاؤ اسے	پورا پھیلانا	(اگر ایسا کیا) تو بیٹھے رہو گے

بندھا ہوا نہ رکھو اور نہ پورا کھول دو کہ پھر ملامت میں،

رزق کی وسعت و تنگی سے متعلق دستور

مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

مَلُوْمًا	مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾	اِنَّ	رَبَّكَ	یَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَنْ
ملامت کئے ہوئے	حسرت زدہ	بیشک	تمہارا رب	کشادہ کردیتا ہے	رزق	جس کیلئے

حسرت میں بیٹھے رہ جاؤ○ بیشک تمہارا رب جس کیلئے چاہتا ہے

یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا

یَّشَآءُ	وَ	یَقْدِرُ	اِنَّهٗ	كَانَ	بِعِبَادِهٖ	خَبِیْرًا
چاہتا ہے	اور	تنگ کردیتا ہے	بیشک وہ	ہے	اپنے بندوں کی	خوب خبر رکھنے والا

رزق کھول دیتا ہے اور تنگ کردیتا ہے بیشک وہ اپنے بندوں کی خوب خبر رکھنے والا،

= شیطانوں کا بھائی فرمایا گیا کیونکہ یہ ان کے راستے پر چلتے ہیں۔

1 ...... یعنی اگر کسی وقت تمہارے پاس فوری دینے کو کچھ نہ ہو تو ان سے آسان بات کہو جیسے اُن کی خوش دلی کے لئے اُن سے وعدہ کرلو یا اُن کے حق میں دعا کردو۔ کسی بھی صورت مجبور رشتے دار، مسکین یا سائل کو جھڑکنا نہیں چاہئے اور مستحق کو جھڑکنا حرام ہے، البتہ جو غیرِ مستحق ہے اسے نہ دینے کا حکم ہے۔ 2 ...... اس آیت میں خرچ کرنے میں اعتدال کو ملحوظ رکھنے کا فرمایا گیا ہے اور اسے ایک مثال سے سمجھایا گیا کہ نہ تو اس طرح ہاتھ روکو کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو اور یہ معلوم =

ع۸ ۳ ۲

غربت کے خوف سے اولاد قتل کرنے کی ممانعت

بَصِیْرًا۠ ﴿۳۰﴾ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍؕ نَحْنُ

بَصِیْرًا ﴿۳۰﴾	وَ	لَا تَقْتُلُوْۤا	اَوْلَادَكُمْ	خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ (1)	نَحْنُ
دیکھنے والا	اور	تم قتل نہ کرو	اپنی اولاد	مفلسی، غربت کے ڈر (سے)	ہم

دیکھنے والا ہے ○ اور غربت کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، ہم

زنا کی ممانعت

نَرْزُقُهُمْ وَ اِیَّاكُمْؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِیْرًا ﴿۳۱﴾ وَ

نَرْزُقُهُمْ	وَ	اِیَّاكُمْ	اِنَّ	قَتْلَهُمْ	كَانَ	خِطْاً كَبِیْرًا ﴿۳۱﴾	وَ
رزق دیں گے انہیں	اور	تمہیں	بیشک	انہیں قتل کرنا	ہے	بہت بڑا گناہ	اور

انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی، بیشک انہیں قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے ○ اور

ناحق قتل کرنے کی ممانعت

لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةًؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا ﴿۳۲﴾ وَ

لَا تَقْرَبُوا	الزِّنٰۤى (2)	اِنَّهٗ	كَانَ	فَاحِشَةً	وَ	سَآءَ سَبِیْلًا ﴿۳۲﴾	وَ
قریب نہ جاؤ	زنا (کے)	بیشک وہ	ہے	بے حیائی	اور	بہت ہی برا راستہ	اور

بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی برا راستہ ہے ○ اور

قصاص میں قتل کی اجازت اور اس کی حدود و قیود

لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّؕ وَ

لَا تَقْتُلُوا	النَّفْسَ	الَّتِیْ	حَرَّمَ	اللّٰهُ	اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ
قتل نہ کرو	کسی جان (کو)	جس کی	حرمت رکھی	اللہ (نے)	مگر	حق کے ساتھ	اور

جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی ہے اسے ناحق قتل نہ کرو اور

مَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا

مَنْ	قُتِلَ	مَظْلُوْمًا	فَقَدْ	جَعَلْنَا	لِوَلِیِّهٖ	سُلْطٰنًا
جو	قتل کیا جائے	مظلوم (ہو کر)	تو بیشک	ہم نے دیا ہے	اس کے وارث کو	قابو

جو مظلوم ہو کر مارا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو قابو دیا ہے

= ہو گویا کہ ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے اور دینے کے لئے ہل ہی نہیں سکتا، ایسا کرنا تو سببِ ملامت ہوتا ہے کہ بخیل کنجوس کو سب لوگ برا کہتے ہیں اور نہ ایسا ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہے کہ اس صورت میں آدمی کو پریشان ہو کر بیٹھنا پڑتا ہے۔

1 ...... زمانۂ جاہلیت میں بہت سے اہلِ عرب اپنی چھوٹی بچیوں کو اس لئے زندہ دفن کر دیتے تھے کہ وہ اپنی غربت و مفلسی کی وجہ سے انہیں کہاں سے کھلائیں گے۔ اس آیت میں انہیں اس حرکت سے روکا گیا ہے اور یہ بھی اسلام کے زریں کارناموں میں سے ایک ہے کہ اس نے قتل و بربریت کی اس بدترین صورت کا بھی =

مالِ یتیم کی حفاظت اور عہد پورا کرنے کا حکم

فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَ لَا تَقْرَبُوْا

فَلَا یُسْرِفْ	فِّی الْقَتْلِ	اِنَّهٗ	كَانَ	مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ [1]	وَ	لَا تَقْرَبُوْا
تو وہ حد سے نہ بڑھے	قتل (قصاص) میں	بیشک وہ	ہے	مدد کیا ہوا	اور	تم قریب نہ جاؤ

تو وہ وارث قتل کا بدلہ لینے میں حد سے نہ بڑھے۔ بیشک اس کی مدد ہونی ہے ○ اور یتیم کے مال کے

مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰى

مَالَ الْیَتِیْمِ [2]	اِلَّا	بِالَّتِیْ	هِیَ	اَحْسَنُ	حَتّٰى
یتیم کے مال (کے)	مگر	(اس طریقے کے) ساتھ جو	وہ	سب سے اچھا (ہو)	یہاں تک کہ

پاس نہ جاؤ مگر اسی طریقے سے جو سب سے اچھا ہے یہاں تک کہ

یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ

یَبْلُغَ	اَشُدَّهٗ	وَ	اَوْفُوْا	بِالْعَهْدِ	اِنَّ	الْعَهْدَ	كَانَ
وہ پہنچ جائے	اپنی جوانی، پکی عمر (کو)	اور	پورا کرو	عہد کو	بیشک	عہد	ہے

وہ اپنی پکی عمر کو پہنچ جائے اور عہد پورا کرو بیشک عہد کے بارے میں

ناپ تول پورا کرنے کا حکم

مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ وَ اَوْفُوا الْكَیْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ؕ

مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾	وَ	اَوْفُوا	الْكَیْلَ	اِذَا	كِلْتُمْ	وَ زِنُوْا	بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ
پوچھی جانے والی چیز	اور	پورا کرو	ناپ	جب	تم ناپ کرو	اور وزن کرو	صحیح ترازو کے ساتھ

سوال کیا جائے گا ○ اور جب ناپ کرو تو پورا ناپ کرو اور بالکل صحیح ترازو سے وزن کرو۔

جھوٹ بولنے کی ممانعت

ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴿۳۵﴾ وَ لَا تَقْفُ مَا

ذٰلِكَ	خَیْرٌ	وَّ	اَحْسَنُ	تَاْوِیْلًا ﴿۳۵﴾	وَ	لَا تَقْفُ	مَا
یہ	بہتر (ہے)	اور	بہت اچھا	انجام (میں)	اور	پیچھے نہ پڑ	(اس بات کے) جو

یہ بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے اچھا ہے ○ اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ

= قلع قمع کیا اور انسانی حقوق کے حوالے سے ایک مکروہ باب کو ختم کیا۔ 2...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اسلام بلکہ تمام آسمانی مذاہب میں زنا کو بدترین گناہ اور جرم قرار دیا گیا ہے۔ یہ پرلے درجے کی بے حیائی اور فتنہ و فساد کی جڑ ہے بلکہ اب تو ایڈز کے خوفناک مرض کی شکل میں اس کے دوسرے نقصانات بھی سامنے آرہے ہیں۔

1...... کتنے افسوس کی بات ہے کہ اسلام میں انسانی جان کی کس قدر حرمت بیان کی گئی ہے اور آج ہمارے معاشرے کا حال یہ ہے کہ جس کا دل کرتا ہے وہ بندوق اٹھاتا ہے اور جس کو دل کرتا ہے قتل کر دیتا ہے، کہیں سیاسی وجوہات سے، تو کہیں علاقائی اور صوبائی تعصب کی وجہ سے، یونہی کہیں زبان کے نام پر =

اتراتے ہوئے چلنے کی ممانعت

لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ

لَيْسَ	لَكَ	بِهٖ	عِلْمٌ[1]	اِنَّ	السَّمْعَ	وَ	الْبَصَرَ	وَ	الْفُؤَادَ
نہیں ہے	تجھے	اس کا	کوئی علم	بیشک	کان	اور	آنکھ	اور	دل

جس کا تجھے علم نہیں بیشک کان اور آنکھ اور دل

كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ

كُلُّ اُولٰٓىٕكَ	كَانَ	عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾	وَ	لَا تَمْشِ	فِی الْاَرْضِ	مَرَحًا[2]
ان میں ہر چیز	ہے	جس کے متعلق سوال ہوگا	اور	تو نہ چل	زمین میں	اتراتا ہوا

ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا ○ اور زمین میں اتراتے ہوئے نہ چل

اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ

اِنَّكَ	لَنْ تَخْرِقَ	الْاَرْضَ	وَ	لَنْ تَبْلُغَ	الْجِبَالَ
بیشک تو	ہرگز نہیں پھاڑ دے گا	زمین (کو)	اور	ہرگز نہیں پہنچ جائے گا	پہاڑوں (کو)

بیشک تو ہرگز نہ زمین کو پھاڑ دے گا اور نہ ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو

برے کام اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں

طُوْلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَیِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾

طُوْلًا ﴿۳۷﴾	كُلُّ ذٰلِكَ	كَانَ	سَیِّئُهٗ	عِنْدَ رَبِّكَ	مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾
بلندی (میں)	یہ سب (کام)	ہے	اس میں سے برا کام	تیرے رب کے نزدیک	ناپسندیدہ

پہنچ جائے گا ○ ان تمام کاموں میں سے جو برے کام ہیں وہ تمہارے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں ○

احکامِ الٰہی کی حقیقت

ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوْحٰۤى اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ

ذٰلِكَ	مِمَّاۤ	اَوْحٰۤى	اِلَیْكَ	رَبُّكَ	مِنَ الْحِكْمَةِ
یہ	(اس میں) سے جو	وحی کی	تمہاری طرف	تمہارے رب (نے)	حکمت (والی باتوں) سے

یہ وحی کی اُن حکمت والی باتوں میں سے ہیں جو تمہارے رب نے تمہاری طرف بھیجی ہیں

=تو کہیں فرقہ بندی کے نام پر۔ ان میں سے کوئی بھی صورت جائز نہیں ہے۔ قتل کی اجازت صرف مخصوص صورتوں میں حاکمِ اسلام کو ہے اور کسی کو نہیں۔

2 ......(پچھلے صفحے کا حاشیہ) یتیم کا کل یا بعض مال غصب کر لینا، اس میں خیانت کرنا، اس کے دینے میں بلاوجہ ٹال مٹول کرنا یہ سب حرام ہے۔

1 ......یعنی جس چیز کو دیکھا نہ ہو اُس کے بارے میں یہ نہ کہو کہ میں نے دیکھا ہے اور جس بات کو سنا نہ ہو اس کے بارے میں یہ نہ کہو کہ میں نے سنا ہے اور کسی پر وہ الزام نہ لگاؤ جو تم نہ جانتے ہو۔ 2 ......فخر و تکبر کی چال اور متکبرین کی سی بیٹھک وغیرہ سب ممنوع ہیں، ہمارے چلنے پھرنے میں تواضع، انکساری، وقار اور=

شرک کی ممانعت اور مشرک کا انجام

وَ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِیْ جَهَنَّمَ

وَ	لَا تَجْعَلْ	مَعَ اللّٰهِ	اِلٰهًا اٰخَرَ	فَتُلْقٰى	فِیْ جَهَنَّمَ
اور	تو نہ ٹھہرا	اللہ کے ساتھ	دوسرا معبود	(اگر ایسا کیا) تو تجھے ڈال دیا جائے گا	جہنم میں

اور اے سننے والے! تو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہ ٹھہرا، ورنہ تجھے ملامت زدہ، مردود کرکے

مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِیْنَ وَ

فرشتوں کو بیٹیاں بنانے کے دعویٰ کی تردید

مَلُوْمًا	مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾	اَفَاَصْفٰىكُمْ	رَبُّكُمْ	بِالْبَنِیْنَ	وَ
ملامت کیا ہوا	ٹھکرایا ہوا	تو کیا چن لیا تمہیں	تمہارے رب (نے)	بیٹوں کے ساتھ	اور

جہنم میں ڈال دیا جائے گا ○ کیا تمہارے رب نے تمہارے لئے بیٹے چن لئے اور

اتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ اِنَاثًاؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾ ع

اتَّخَذَ	مِنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ	اِنَاثًا (1)	اِنَّكُمْ	لَتَقُوْلُوْنَ	قَوْلًا عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾
(اپنے لیے) بنالیں	فرشتوں سے	بیٹیاں	بیشک تم	ضرور کہہ رہے ہو	بہت بڑی بات

اپنے لیے فرشتوں سے بیٹیاں بنالیں۔ بیشک تم بہت بڑی بات بول رہے ہو ○

قرآن میں مختلف انداز سے نصیحت کرنے کا مقصد

وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْاؕ وَ

وَ	لَقَدْ	صَرَّفْنَا	فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	لِیَذَّكَّرُوْا (2)	وَ
اور	ضرور بیشک	ہم نے کئی طرح سے بیان کیا	اس قرآن میں	تاکہ وہ سمجھیں	اور

اور بیشک ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان فرمایا تاکہ وہ سمجھیں اور

توحید کی ایک عام فہم دلیل اور شانِ الٰہی

مَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ

مَا یَزِیْدُهُمْ	اِلَّا	نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾	قُلْ	لَّوْ	كَانَ	مَعَهٗۤ	اٰلِهَةٌ
وہ نہیں بڑھاتا انہیں	مگر	دور بھاگنے میں	تم کہو	اگر	ہوتے	اس کے ساتھ	(دوسرے) معبود

یہ سمجھانا ان کے دور ہونے کو ہی بڑھا رہا ہے ○ تم فرماؤ: جیسا کافر کہہ رہے ہیں اس طرح اگر اللہ کے ساتھ

== آہستگی ہونی چاہئے، متکبرانہ اور اوباشوں، لفنگوں والی چال اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اسلام ہمیں صرف عقائد و عبادات ہی کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ ہماری معاشرت اور رہن سہن کے طریقے بھی ہمیں بتاتا ہے۔

1 ...... مشرکینِ عرب فرشتوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بیٹیاں کہتے تھے، ان کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔ 2 ...... یہاں قرآنِ پاک نے علمِ نفسیات کا ایک اصول سمجھا دیا کہ لوگوں سے ان کی ذہنی صلاحیتوں کے مطابق کلام کیا جائے کیونکہ بعض لوگ دلائل سے مانتے ہیں اور بعض ڈر سے اور کچھ مثالوں سے۔ یونہی ==

كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾

كَمَا	يَقُوْلُوْنَ	اِذًا	لَّابْتَغَوْا	اِلٰى ذِى الْعَرْشِ	سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ [1]
جیسے	(کافر) کہہ رہے ہیں	(تو) اس وقت	ضرور وہ تلاش کرلیتے	عرش والے کی طرف	کوئی راہ

اور معبود ہوتے جب تو وہ عرش کے مالک کی طرف کوئی راہ ڈھونڈ نکالتے ○

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ

ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے

سُبْحٰنَهٗ	وَ	تَعٰلٰى	عَمَّا	يَقُوْلُوْنَ	عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾	تُسَبِّحُ
پاکی ہے اسے	اور	بلند ہے	(اس) سے جو	وہ کہتے ہیں	بڑا بلند	پاکی بیان کرتے ہیں

وہ ظالموں کی بات سے پاک اور بہت ہی بلند وبالا ہے ○ ساتوں آسمان

لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ

لَهُ	السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ	وَ	الْاَرْضُ	وَ	مَنْ	فِيْهِنَّ	وَ	اِنْ
اس کی	ساتوں آسمان	اور	زمین	اور	جو (مخلوق)	ان میں (ہے)	اور	نہیں

اور زمین اور جو مخلوق ان میں ہے سب اسی کی پاکی بیان کرتے ہیں اور کوئی بھی

مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ

مِّنْ شَیْءٍ	اِلَّا	يُسَبِّحُ	بِحَمْدِهٖ	وَ	لٰكِنْ	لَّا تَفْقَهُوْنَ
کوئی چیز	مگر	وہ پاکی بیان کرتی ہے	اس کی حمد کے ساتھ	اور	لیکن	تم سمجھتے نہیں

شے ایسی نہیں جو اس کی حمد بیان کرنے کے ساتھ اس کی پاکی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم لوگ

تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ

تَسْبِيْحَهُمْ	اِنَّهٗ	كَانَ	حَلِيْمًا	غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾	وَ	اِذَا	قَرَاْتَ
ان (چیزوں) کی تسبیح	بیشک وہ	ہے	حلم والا	بخشنے والا	اور	جب	تم نے پڑھا

ان چیزوں کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔ بیشک وہ حلم والا، بخشنے والا ہے ○ اور اے حبیب! جب تم نے

= بعض اوقات ایک آدمی کی حالت ہی مختلف ہوتی رہتی ہے، کسی وقت اسے ڈرا کر سمجھانا مفید ہوتا ہے اور کسی وقت نرمی سے۔ تو قرآنِ پاک نے تمام لوگوں کو ان کے تمام احوال کی رعایت کرتے ہوئے سمجھایا ہے۔ 1...... اس آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی توحید کی ایک قطعی مگر نہایت عام فہم دلیل بیان فرمائی ہے کہ بالفرض اگر دو خدا ہوتے تو ان میں ایک کا دوسرے سے ٹکراؤ لازمی طور پر ممکن ہوتا جیسے ان میں سے ایک ارادہ کرتا کہ زید حرکت کرے اور دوسرا ارادہ کرتا کہ وہ ساکن رہے۔ اب حرکت اور سکون دونوں چیزیں فی نفسہٖ ممکن تو ہیں، اسی طرح دو خداؤں کا حرکت اور سکون میں سے ہر ایک چیز کا ارادہ کرنا بھی =

قرآن سمجھنے سے ازلی کفار کی محرومی

الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

الْقُرْاٰنَ	جَعَلْنَا	بَیْنَكَ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ
قرآن	(تو)ہم نے کر دیا	تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جو	ایمان نہیں لاتے

قرآن پڑھا تو ہم نے تمہارے اور آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے درمیان

بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ

بِالْاٰخِرَةِ	حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾	وَّ	جَعَلْنَا[1]	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	اَكِنَّةً	اَنْ
آخرت پر	چھپا ہوا پردہ	اور	ہم نے ڈال دیئے	ان کے دلوں پر	غلاف	کہ

ایک چھپا ہوا پردہ کر دیا ○ اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف ڈال دیئے ہیں تاکہ

یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِذَا ذَكَرْتَ

یَّفْقَهُوْهُ	وَ	فِیْٓ اٰذَانِهِمْ	وَقْرًا	وَ	اِذَا	ذَكَرْتَ
وہ (نہ) سمجھیں اس (قرآن) کو	اور	ان کے کانوں میں (ڈال دیا)	بوجھ	اور	جب	تم ذکر کرو

اس قرآن کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ ڈال دیا اور جب تم قرآن میں

رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ

رَبَّكَ	فِی الْقُرْاٰنِ	وَحْدَهٗ	وَلَّوْا	عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ
اپنے رب (کا)	قرآن میں	اس کے ایک ہونے (کا)	(تو) وہ پھر جاتے ہیں	اپنی پیٹھوں پر

اپنے اکیلے رب کا ذکر کرتے ہو تو وہ کافر نفرت کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر

کفارِ مکہ کے جرائم اور ان کا حال

نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ

نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾	نَحْنُ	اَعْلَمُ	بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ	اِذْ
نفرت (کرتے ہوئے)	ہم	خوب جانتے ہیں	(اس) کو جس (مقصد) کے لئے وہ سنتے ہیں	جب

بھاگتے ہیں ○ ہم خوب جانتے ہیں کہ جب وہ آپ کی طرف کان لگا کر

= ممکن ہے لیکن دونوں کے ارادے کے بعد ہوتا کیا؟ اگر ان کے ارادوں کے مطابق حرکت اور سکون دونوں چیزیں واقع ہوں تو دو متضاد چیزوں کا جمع ہونا لازم آئے گا اور اگر دونوں واقع نہ ہوں تو ان خداؤں کا عاجز ہونا لازم آئے گا اور اگر ایک واقع ہو دوسری نہ ہو تو دونوں میں سے ایک خدا کا عاجز ہونا لازم آئے گا اور جو عاجز ہے وہ خدا نہیں کیونکہ عاجز ہونا محتاجی اور نقص ہے اور واجب الوجود ہونے کے منافی ہے تو ثابت ہوا کہ دو خدا ہونا ہی محال ہے۔

1 ...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ کفار کی ضد وانانیت کے باعث اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں جس سے وہ قرآنِ کریم کو =

یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ وَ اِذْ هُمْ نَجْوٰۤى

یَسْتَمِعُوْنَ	اِلَیْكَ	وَ	اِذْ	هُمْ	نَجْوٰۤى
وہ کان لگا کر سنتے ہیں	تمہاری طرف	اور	جب	وہ	آپس میں مشورہ کرتے (ہیں)

سنتے ہیں تو وہ اسے کیوں سنتے ہیں اور جب وہ آپس میں مشورہ کرتے ہیں

اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾

اِذْ	یَقُوْلُ	الظّٰلِمُوْنَ	اِنْ	تَتَّبِعُوْنَ	اِلَّا	رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾
جب	کہتے ہیں	ظالم	نہیں	تم پیروی کررہے	مگر	ایک جادو کئے ہوئے مرد (کی)

جب ظالم کہتے ہیں: تم تو صرف ایک ایسے مرد کی پیروی کررہے ہو جس پر جادو ہوا ہے ○

اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا

اُنْظُرْ	كَیْفَ	ضَرَبُوْا	لَكَ	الْاَمْثَالَ	فَضَلُّوْا (1)
تم دیکھو	کیسی	انہوں نے بیان کیں	تمہارے لئے	مثالیں	تو وہ گمراہ ہوئے

دیکھو! انہوں نے تمہارے لئے کیسی مثالیں بیان کی ہیں تو یہ گمراہ ہوئے

فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ﴿۴۸﴾ وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا

فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ	سَبِیْلًا ﴿۴۸﴾	وَ	قَالُوْۤا	ءَاِذَا	كُنَّا	عِظَامًا
پس وہ طاقت نہیں رکھتے	راستہ (پانے کی)	اور	انہوں نے کہا	کیا جب	ہم ہوجائیں گے	ہڈیاں

پس یہ راستہ پانے کی طاقت نہیں رکھتے ○ اور انہوں نے کہا: کیا جب ہم ہڈیاں

وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا

وَّ	رُفَاتًا	ءَاِنَّا	لَمَبْعُوْثُوْنَ	خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۴۹﴾	قُلْ	كُوْنُوْا
اور	ریزہ ریزہ	کیا ہم	ضرور اٹھائے جائیں گے	نئی تخلیق (کے ساتھ)	تم کہو	تم ہوجاؤ

اور ریزہ ریزہ ہوجائیں گے تو کیا واقعی ہمیں نئے سرے سے پیدا کرکے اٹھایا جائے گا؟ ○ تم فرماؤ کہ

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر کفار کے اعتراض اور ان کے جواب

= درست طور پر سمجھ نہیں سکتے اور ان کے کانوں میں بھی بوجھ ڈال دیئے جس کے باعث وہ قرآن شریف سنتے نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کی صحیح سمجھ ایمان اور تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے، اس کے بغیر بسا اوقات ذہن الٹا کام کرتا ہے جیسا آجکل دیکھا جارہا ہے۔

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یا آپ کی کسی صفت کو کسی گھٹیا چیز کے ساتھ تشبیہ دینا کفر ہے، جیسے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم مبارک کو معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی جانوروں کے علم سے تشبیہ دے تو یقیناً ایسا شخص توہین کا مرتکب ہے۔

حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا ﴿۵۰﴾ لا اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَكْبُرُ

حِجَارَةً	اَوْ	حَدِیْدًا ﴿۵۰﴾	اَوْ	خَلْقًا	مِّمَّا	یَكْبُرُ
پتھر	یا	لوہا	یا	کوئی (دوسری) مخلوق	(اس میں) سے جو	بڑی ہو

پتھر بن جاؤ یا لوہا ○ یا اور کوئی مخلوق جو تمہارے خیال میں

فِیْ صُدُوْرِكُمْ ج فَسَیَقُوْلُوْنَ مَنْ یُّعِیْدُنَا ط

فِیْ صُدُوْرِكُمْ	فَسَیَقُوْلُوْنَ	مَنْ	یُّعِیْدُنَا
تمہارے سینوں (خیالوں) میں	تو عنقریب وہ کہیں گے	کون	(زندگی کی طرف) لوٹائے گا ہمیں

بہت بڑی ہے تو اب کہیں گے: ہمیں دوبارہ کون پیدا کرے گا؟

قُلِ الَّذِیْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ج فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْكَ

قُلِ	الَّذِیْ	فَطَرَكُمْ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	فَسَیُنْغِضُوْنَ	اِلَیْكَ
تم کہو	(وہی) جس نے	پیدا کیا تمہیں	پہلی بار	تو اب وہ (تعجب سے) ہلائیں گے	تمہاری طرف

تم فرماؤ: وہی جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تو اب آپ کی طرف تعجب سے

رُءُوْسَهُمْ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هُوَ ط قُلْ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنَ

رُءُوْسَهُمْ	وَ	یَقُوْلُوْنَ	مَتٰی	هُوَ	قُلْ	عَسٰۤی	اَنْ	یَّكُوْنَ
اپنے سر	اور	کہیں گے	کب (ہو گا)	وہ	تم کہو	ہو سکتا ہے	کہ	وہ ہو

اپنے سر ہلا کر کہیں گے: یہ کب ہو گا؟ تم فرماؤ: ہو سکتا ہے کہ یہ

قَرِیْبًا ﴿۵۱﴾ یَوْمَ یَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِیْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَ

قَرِیْبًا ﴿۵۱﴾	یَوْمَ [1]	یَدْعُوْكُمْ	فَتَسْتَجِیْبُوْنَ	بِحَمْدِهٖ	وَ
قریب	(جس) دن	وہ بلائے گا تمہیں	تو تم جواب دو گے	اس کی حمد کے ساتھ	اور

نزدیک ہی ہو ○ جس دن وہ تمہیں بلائے گا تو تم اس کی حمد کرتے ہوئے جواب دو گے اور

[1] ......یعنی جس دن اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں قبروں سے میدانِ قیامت کی طرف بلائے گا تو تم سب اپنے سروں سے خاک جھاڑتے چلے آؤ گے اور اس وقت سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ کہتے اور یہ اقرار کرتے ہوئے آؤ گے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی پیدا کرنے والا اور مرنے کے بعد اُٹھانے والا ہے اور قیامت کے کٹھن اوقات کی وجہ سے یا اس کے مقابلے میں تم سمجھو گے کہ دنیا میں یا قبروں میں تمہارا قیام بڑا مختصر تھا۔

کفار کی بد اخلاقی کا جواب اخلاق سے دینے کی ہدایت

تَظُنُّوۡنَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۵۲﴾ ع وَ قُلۡ لِّعِبَادِیۡ

تَظُنُّوۡنَ	اِنۡ	لَّبِثۡتُمۡ	اِلَّا	قَلِیۡلًا ﴿۵۲﴾	وَ	قُلۡ	لِّعِبَادِیۡ
تم سمجھو گے	نہیں	تم ٹھہرے	مگر	تھوڑا (عرصہ)	اور	تم کہہ دو	میرے بندوں سے

تم سمجھو گے کہ تم بہت تھوڑا عرصہ رہے ہو○ اور اے حبیب! آپ میرے بندوں سے فرمادیں

شیطان کی انسان دشمنی

یَقُوۡلُوا الَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ یَنۡزَغُ

یَقُوۡلُوا (1)	الَّتِیۡ	ہِیَ	اَحۡسَنُ	اِنَّ	الشَّیۡطٰنَ	یَنۡزَغُ
(کہ) وہ کہیں	(ایسی بات) جو	وہ	سب سے اچھی (ہو)	بیشک	شیطان	فساد ڈال دیتا ہے

کہ وہ ایسی بات کہیں جو سب سے اچھی ہو۔ بیشک شیطان لوگوں کے درمیان

کفار سے متعلق مشیتِ الٰہی اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک ہدایت

بَیۡنَہُمۡ ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ کَانَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا مُّبِیۡنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّکُمۡ

بَیۡنَہُمۡ	اِنَّ	الشَّیۡطٰنَ	کَانَ	لِلۡاِنۡسَانِ	عَدُوًّا مُّبِیۡنًا ﴿۵۳﴾	رَبُّکُمۡ
ان کے درمیان	بیشک	شیطان	ہے	انسان کا	کھلا دشمن	تمہارا رب

فساد ڈال دیتا ہے۔ بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے○ تمہارا رب

اَعۡلَمُ بِکُمۡ ؕ اِنۡ یَّشَاۡ یَرۡحَمۡکُمۡ اَوۡ اِنۡ یَّشَاۡ

اَعۡلَمُ	بِکُمۡ	اِنۡ	یَّشَاۡ	یَرۡحَمۡکُمۡ	اَوۡ	اِنۡ	یَّشَاۡ
خوب جانتا ہے	تم کو	اگر	وہ چاہے	(تو) رحم کرے تم پر	یا	اگر	وہ چاہے

تمہیں خوب جانتا ہے، وہ اگر چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر چاہے

علمِ الٰہی کی شان اور انبیاء کی باہمی فضیلت کا بیان

یُعَذِّبۡکُمۡ ؕ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ وَکِیۡلًا ﴿۵۴﴾ وَ رَبُّکَ

یُعَذِّبۡکُمۡ	وَ	مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ	عَلَیۡہِمۡ	وَکِیۡلًا ﴿۵۴﴾	وَ	رَبُّکَ
(تو) عذاب دے تمہیں	اور	ہم نے نہیں بھیجا تمہیں	ان پر	نگہبان (بنا کر)	اور	تمہارا رب

تو تمہیں عذاب دے اور ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا○ اور تمہارا رب

1 ...... مشرکین مسلمانوں کے ساتھ بدکلامیاں کرتے اور انہیں ایذائیں دیتے تھے، انہوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کی شکایت کی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ کافروں سے وہ بات کیا کریں جو نرم ہو یا پاکیزہ ہو، ادب اور تہذیب کی ہو، ارشاد و ہدایت کی ہو حتی کہ کفار اگر بے ہودگی کریں تو اُن کا جواب اُنہیں کے انداز میں نہ دیا جائے۔ انفرادی طور پر تو کفار کی بد اخلاقی کا جواب اخلاق سے دینا اب بھی سنت ہے۔ ہمیں حکم ہے کہ دلیل تو قوی دو مگر بے ہودہ بات منہ سے نہ نکالو۔ فی زمانہ اس حکم پر عمل کرنے کی سخت حاجت ہے کیونکہ ہمارے ہاں دلیل سے پہلے گولی اور گالی کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔

اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ لَقَدْ فَضَّلْنَا

اَعْلَمُ	بِمَنْ	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	لَقَدْ	فَضَّلْنَا
خوب جانتا ہے	(ان) کو جو	آسمانوں اور زمین میں (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم نے فضیلت دی

خوب جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور بیشک ہم نے نبیوں میں

بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ

بَعْضَ النَّبِیّٖنَ	عَلٰى بَعْضٍ	وَّ	اٰتَیْنَا	دَاوٗدَ	زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾	قُلِ
بعض نبیوں (کو)	بعض پر	اور	ہم نے عطا فرمائی	داؤد (کو)	زبور	تم کہو

ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی ○ تم فرماؤ:

ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا یَمْلِكُوْنَ

ادْعُوا	الَّذِیْنَ	زَعَمْتُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ	فَلَا یَمْلِكُوْنَ
پکارو	ان کو جنہیں	تم نے (معبود) گمان کیا	اس کے سوا	تو وہ اختیار نہیں رکھتے

پکارو انہیں جن کو تم اللہ کے سوا (معبود) سمجھتے ہو تو وہ تم سے تکلیف ہٹانے کا

كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَ لَا تَحْوِیْلًا ﴿۵۶﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ

كَشْفَ الضُّرِّ	عَنْكُمْ	وَ	لَا	تَحْوِیْلًا ﴿۵۶﴾	اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ
تکلیف ہٹانے (کا)	تم سے	اور	نہ	(اسے) پھیر دینے (کا)	یہ لوگ	جن (مقبول بندوں) کی

اختیار نہیں رکھتے اور نہ اسے پھیر دینے کا ○ وہ مقبول بندے

یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ

یَدْعُوْنَ	یَبْتَغُوْنَ	اِلٰى رَبِّهِمُ	الْوَسِیْلَةَ [1]	اَیُّهُمْ
عبادت کرتے ہیں	وہ تلاش کرتے ہیں	اپنے رب کی طرف	وسیلہ	(کہ) ان میں کون

جن کی یہ کافر عبادت کرتے ہیں وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں کون

1 ...... کفار کے گروہوں میں سے کوئی بتوں کو پوجتا تھا اور کوئی فرشتوں کو، یونہی عیسائی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خدا یا خدا کا بیٹا کہتے تھے اور یہودیوں کا ایک گروہ حضرت عزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو، اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ جن مقربینِ بارگاہِ الٰہی کو یہ لوگ پوجتے ہیں وہ تو خود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ تک رسائی کیلئے وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے تاکہ جو سب سے زیادہ مقرب ہو اس کو وسیلہ بنائیں تو کافر انہیں کس طرح معبود سمجھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہِ الٰہی میں وسیلہ بنانا جائز اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے اور جو وسیلے کو شرک کہے وہ اس=

اَقْرَبُ وَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ یَخَافُوْنَ

اَقْرَبُ	وَ	یَرْجُوْنَ	رَحْمَتَهٗ	وَ	یَخَافُوْنَ
زیادہ مقرب (ہے)	اور	وہ امید رکھتے ہیں	اس کی رحمت (کی)	اور	ڈرتے ہیں

زیادہ مقرب ہے۔وہ اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے

عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَ اِنْ

قوموں کی ہلاکت وعذاب سے متعلق تقدیر الٰہی

عَذَابَهٗ	اِنَّ	عَذَابَ رَبِّكَ	كَانَ	مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾	وَ	اِنْ
اس کے عذاب (سے)	بیشک	تیرے رب کا عذاب	ہے	ڈرنے کی چیز	اور	نہیں

ڈرتے ہیں بیشک تمہارے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے ○ اور

مِّنْ قَرْیَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اَوْ

مِّنْ قَرْیَةٍ	اِلَّا	نَحْنُ	مُهْلِكُوْهَا	قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ	اَوْ
کوئی بستی	مگر	ہم	ہلاک کرنے والے ہیں اسے	قیامت کے دن سے پہلے	یا

کوئی بستی نہیں مگر یہ کہ ہم اسے روزِ قیامت سے پہلے ختم کر دیں گے یا

مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِیْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾

مُعَذِّبُوْهَا	عَذَابًا شَدِیْدًا	كَانَ	ذٰلِكَ	فِی الْكِتٰبِ	مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾
عذاب دینے والے ہیں اسے	سخت عذاب	ہے	یہ	کتاب میں	لکھا ہوا

اسے سخت عذاب دیں گے۔یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے ○

وَ مَا مَنَعَنَاۤ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰیٰتِ اِلَّاۤ اَنْ

کفار کی مطلوبہ نشانیاں نہ بھیجنے کی حکمت

وَ	مَا مَنَعَنَاۤ [1]	اَنْ	نُّرْسِلَ	بِالْاٰیٰتِ	اِلَّاۤ	اَنْ
اور	نہیں باز رکھا ہمیں	(اس سے) کہ	ہم بھیجیں	نشانیوں کو	مگر	(اس بات نے) کہ

اور ہمیں نشانیاں بھیجنے سے صرف اس چیز نے باز رکھا کہ

== آیت کے مطابق معاذَاللہ انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی شرک کا مرتکب قرار دیتا ہے۔

1 ...... کفارِ مکہ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے کہا تھا کہ صفا پہاڑ کو سونا کر دیں اور پہاڑوں کو سرزمینِ مکہ سے ہٹا دیں۔اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو وحی کی کہ اگر آپ فرمائیں تو آپ کی اُمت کو مہلت دی جائے اور اگر آپ فرمائیں تو جو انہوں نے طلب کیا ہے وہ پورا کیا جائے لیکن اگر پھر بھی وہ ایمان نہ لائے تو اُن کو ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا جائے گا، اس لئے کہ ہماری سنت یہی ہے کہ جب کوئی قوم نشانی طلب کر کے ایمان ==

نشانیوں کو جھٹلانے کی ایک مثال

كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَؕ وَ اٰتَیْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ

كَذَّبَ	بِهَا	الْاَوَّلُوْنَ	وَ	اٰتَیْنَا	ثَمُوْدَ	النَّاقَةَ
جھٹلایا	ان (نشانیوں) کو	پہلے لوگوں (نے)	اور	ہم نے دی	ثمود (کو)	اونٹنی

ان نشانیوں کو پہلے لوگوں نے جھٹلایا اور ہم نے ثمود کو اونٹنی

مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَاؕ وَ مَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ اِلَّا

مُبْصِرَةً	فَظَلَمُوْا	بِهَا	وَ	مَا نُرْسِلُ	بِالْاٰیٰتِ	اِلَّا
آنکھیں کھولنے والی	تو انہوں نے ظلم کیا	اس پر	اور	ہم نہیں بھیجتے	نشانیوں کو	مگر

واضح نشانی دی تو انہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم نشانیاں ڈرانے کے لئے ہی

سب لوگ اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں

تَخْوِیْفًا ﴿۵۹﴾ وَ اِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ

تَخْوِیْفًا ﴿۵۹﴾	وَ	اِذْ	قُلْنَا	لَكَ	اِنَّ	رَبَّكَ	اَحَاطَ (1)
ڈرانے (کے لئے)	اور	جب	ہم نے فرمایا	تم سے	بیشک	تمہارے رب (نے)	گھیرا ہوا ہے

بھیجتے ہیں ○ اور جب ہم نے تم سے فرمایا: بیشک سب لوگ

لوگوں کیلئے آزمائش بنائی جانے والی دو چیزیں

بِالنَّاسِؕ وَ مَا جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْۤ اَرَیْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً

بِالنَّاسِ	وَ	مَا جَعَلْنَا (2)	الرُّءْیَا	الَّتِیْۤ	اَرَیْنٰكَ	اِلَّا	فِتْنَةً
لوگوں کو	اور	ہم نے نہیں بنایا	(اس) مشاہدہ (کو)	جو	ہم نے دکھایا تمہیں	مگر	آزمائش

تمہارے رب کے قابو میں ہیں اور ہم نے آپ کو جو مشاہدہ کرایا اسے

تنبیہات پر کفارِ قریش کا حال

لِّلنَّاسِ وَ الشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی الْقُرْاٰنِؕ وَ

لِّلنَّاسِ	وَ	الشَّجَرَةَ	الْمَلْعُوْنَةَ	فِی الْقُرْاٰنِ	وَ
لوگوں کے لئے	اور	(اس) درخت (کو)	(جس پر) لعنت کی گئی	قرآن میں	اور

لوگوں کیلئے آزمائش بنادیا اور اس درخت کو بھی جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور

═ نہیں لاتی تو ہم اُسے ہلاک کر دیتے ہیں اور مہلت نہیں دیتے۔ ایسا ہی ہم نے پہلوں کے ساتھ کیا ہے۔ اسی بیان میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(1)...... قرآن و حدیث میں جہاں بھی یہ مذکور ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھیرے ہوئے ہے یا احاطہ کئے ہوئے ہے تو اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا علم اور قدرت سب کو گھیرے ہوئے ہے، وہاں جسمانی اعتبار سے گھیر نا مراد نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات جسمانی اعتبار سے گھیرنے اور گھرنے سے پاک ہے کہ وہ جسم سے پاک ہے۔ (2)...... یہاں دکھانے سے مراد معراج کی رات کی وہ سیر ہے جس کی خبر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مکہ والوں کو دی، ═

> حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ کرنے کا حکم اور ابلیس کا حسد

نُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۟ؑ وَ اِذْ

نُخَوِّفُهُمْ	فَمَا يَزِيْدُهُمْ	اِلَّا	طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿۶۰﴾	وَ	اِذْ
ہم ڈراتے ہیں انہیں	تو وہ نہیں زیادہ کرتا انہیں	مگر	بڑی سرکشی (میں)	اور	جب

ہم انہیں ڈراتے ہیں تو یہ ڈرانا ان کی بڑی سرکشی میں اضافہ کر دیتا ہے ○ اور یاد کرو جب

قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ

قُلْنَا (1)	لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اسْجُدُوْا	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْٓا	اِلَّآ	اِبْلِيْسَ
ہم نے کہا	فرشتوں سے	تم سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا	سوائے	ابلیس (کے)

ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔

> ابلیس کا عزم

قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۟ۚ قَالَ اَرَءَيْتَكَ

قَالَ	ءَاَسْجُدُ	لِمَنْ	خَلَقْتَ	طِيْنًا ﴿۶۱﴾	قَالَ	اَرَءَيْتَكَ
اس نے کہا	کیا میں سجدہ کروں	(اس) کو جسے	تونے بنایا	مٹی (سے)	کہنے لگا	بھلا دیکھ تو

اس نے کہا: کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تونے مٹی سے بنایا؟ ○ کہنے لگا: بھلا دیکھ تو

هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۫ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

هٰذَا	الَّذِيْ	كَرَّمْتَ	عَلَيَّ	لَئِنْ	اَخَّرْتَنِ	اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
یہ	جسے	تونے معزز بنایا	مجھ پر	ضرور اگر	تونے مہلت دی مجھے	قیامت کے دن تک

جسے تونے میرے اوپر معزز بنایا، اگر تونے مجھے قیامت تک مہلت دی

> ابلیس کی جنت سے بے دخلی اور اس کے پیروکاروں کی سزا

لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۟ قَالَ اذْهَبْ

لَاَحْتَنِكَنَّ	ذُرِّيَّتَهٗٓ	اِلَّا	قَلِيْلًا ﴿۶۲﴾	قَالَ	اذْهَبْ
(تو) ضرور میں پیس ڈالوں گا	اس کی اولاد (کو)	سوائے	تھوڑے (لوگوں کے)	فرمایا	تو چلا جا

تو ضرور میں تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ اس کی اولاد کو پیس ڈالوں گا ○ اللہ نے فرمایا: چلا جا

== حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سن کر اسے ماننے کی وجہ سے صدیق بن گئے اور کفارِ مکہ سن کر مزید انکار میں چلے گئے۔

1 ...... یہاں سے ایک مرتبہ پھر حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کی قوم اور ان کے اہلِ زمانہ کی طرف سے پہنچنے والی مشقتوں کا ذکر فرمایا جبکہ اس آیت سے یہ بیان فرمایا کہ سابقہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ ان کے مخالفین کی ایسی ہی روش رہی ہے، ان میں سے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیکھ لیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے سب سے ==

فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ

فَمَنْ	تَبِعَكَ	مِنْهُمْ	فَاِنَّ	جَهَنَّمَ	جَزَآؤُكُمْ
توجو	پیروی کرے گا تیری	ان میں سے	تو بیشک	جہنم	تمہاری سزا

توان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بیشک جہنم تم سب کی

جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ

جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾	وَ	اسْتَفْزِزْ (1)	مَنِ	اسْتَطَعْتَ	مِنْهُمْ
بھرپور سزا (ہے)	اور	پھسلادے	جسے	(پھسلانے کی) توطاقت رکھتا ہے	ان میں سے

بھرپور سزا ہے ○ اور تو اپنی آواز کے ذریعے جسے پھسلا سکتا ہے

بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ

بِصَوْتِكَ	وَ	اَجْلِبْ	عَلَيْهِمْ	بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ
اپنی آواز کے ذریعے	اور	چڑھائی کردے	ان پر	اپنے سواروں اور پیادوں کے ذریعے

پھسلادے اور ان پر اپنے سواروں اور پیادوں کے ذریعے چڑھائی کردے

وَشَارِكْهُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَ

وَ	شَارِكْهُمْ	فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ (2)	وَ	عِدْهُمْ	وَ
اور	شریک ہو جا ان کا	مالوں اور اولاد میں	اور	وعدہ کرتا رہ ان سے	اور

اور مالوں اور اولاد میں توان کا شریک ہو جا اور ان سے وعدے کرتا رہ اور

مَا یَعِدُهُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ

مَا یَعِدُهُمُ	الشَّیْطٰنُ	اِلَّا	غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾	اِنَّ	عِبَادِیْ	لَیْسَ
نہیں وعدہ کرتا ان سے	شیطان	مگر	فریب (کا)	بیشک	میرے بندے	نہیں ہے

شیطان ان سے دھوکے ہی کے وعدے کرتا ہے ○ بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر

گمراہ کرنے سے متعلق ابلیس کو دیا جانے والا اختیار

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر ابلیس کو اختیار حاصل نہیں

=پہلے مقرب بندے ہیں، انہیں ابلیس کی طرف سے کیسی شدید مشقت کا سامنا ہوا۔

1...... شیطان کے پھسلانے کے بارے میں علماء نے فرمایا کہ اس کا پھسلانا وسوسے ڈالنا اور معصیت کی طرف بلانا ہے اور بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے مراد گانے باجے اور لہو ولعب کی آوازیں ہیں۔ 2...... بعض مفسرین کے نزدیک مال و اولاد میں شریک ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو گناہ مال میں ہو یا اولاد میں ہو، ابلیس اس میں شریک ہے، مثلاً سود اور مال حاصل کرنے کے دوسرے حرام طریقے اور یونہی فسق و ممنوعات میں خرچ کرنا، نیز زکوۃ نہ دینا یہ مالی امور ہیں=

معرفتِ الٰہی کا ایک ذریعہ

لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ وَكِیْلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّكُمُ

لَكَ	عَلَیْهِمْ	سُلْطٰنٌ (1)	وَ	كَفٰى	بِرَبِّكَ	وَكِیْلًا ﴿۶۵﴾	رَبُّكُمُ
تیرے لئے	ان پر	کچھ قابو	اور	کافی ہے	تمہارا رب	کارساز	تمہارا رب

تیرا کچھ قابو نہیں، اور تیرا رب کافی کارساز ہے ○ تمہارا رب

الَّذِیْ یُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ

الَّذِیْ	یُزْجِیْ	لَكُمُ	الْفُلْكَ	فِی الْبَحْرِ	لِتَبْتَغُوْا
(وہ ہے) جو	جاری کرتا ہے	تمہارے لیے	کشتیاں	دریا میں	تاکہ تم تلاش کرو

وہ ہے کہ تمہارے لیے دریا میں کشتیاں جاری کرتا ہے تاکہ تم

مصیبت وراحت کے وقت کفار کا حال

فَضْلِهٖؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ﴿۶۶﴾ وَ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ

مِنْ فَضْلِهٖ	اِنَّهٗ	كَانَ	بِكُمْ	رَحِیْمًا ﴿۶۶﴾	وَ	اِذَا	مَسَّكُمُ	الضُّرُّ
اس کا فضل	بیشک وہ	ہے	تم پر	مہربان	اور	جب	پہنچے تمہیں	تکلیف

اس کا فضل تلاش کرو، بیشک وہ تم پر مہربان ہے ○ اور جب تمہیں دریا میں

فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِیَّاهُ ۚ فَلَمَّا

فِی الْبَحْرِ	ضَلَّ	مَنْ	تَدْعُوْنَ	اِلَّاۤ	اِیَّاهُ	فَلَمَّا
دریا میں	(تو) گم ہو جاتے ہیں	جن کی	تم عبادت کرتے ہو	سوا	اس کے	پھر جب

مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو وہ سب گم ہو جاتے ہیں پھر جب

نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾

نَجّٰىكُمْ	اِلَى الْبَرِّ	اَعْرَضْتُمْ	وَ	كَانَ	الْاِنْسَانُ	كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾
وہ نجات دیتا ہے تمہیں	خشکی کی طرف	تم منہ پھیر لیتے ہو	اور	ہے	آدمی	بڑا ناشکرا

تمہیں خشکی کی طرف نجات دیتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان بڑا ناشکرا ہے ○

= جن میں شیطان کی شرکت ہے جبکہ زنا اور ناجائز طریقے سے اولاد حاصل کرنا یہ اولاد میں شیطان کی شرکت ہے۔

1 ...... انہی آیات کی بنا پر انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ وہ معصوم ہیں اور انہی کو سامنے رکھ کر علماء نے فرمایا ہے کہ اولیاءِ کرام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم بھی گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندوں میں وہ بھی شامل ہیں۔

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ

اَفَاَمِنْتُمْ	اَنْ	یَّخْسِفَ	بِكُمْ	جَانِبَ الْبَرِّ[1]	اَوْ
تو کیا تم بے خوف ہو گئے	(اس سے) کہ	وہ دھنسا دے	تمہارے ساتھ	خشکی کا کنارہ	یا

کیا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ اللہ تمہارے ساتھ خشکی کا کنارہ زمین میں دھنسا دے یا

یُرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًا ﴿۶۸﴾ اَمْ

یُرْسِلَ	عَلَیْكُمْ	حَاصِبًا	ثُمَّ	لَا تَجِدُوْا	لَكُمْ	وَكِیْلًا ﴿۶۸﴾	اَمْ
بھیج دے	تم پر	پتھر	پھر	تم نہ پاؤ	اپنے لئے	کوئی حمایتی	یا

تم پر پتھر بھیجے پھر تم اپنے لئے کوئی حمایتی نہ پاؤ ○ یا

اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَكُمْ فِیْهِ تَارَةً اُخْرٰی

اَمِنْتُمْ	اَنْ	یُّعِیْدَكُمْ	فِیْهِ	تَارَةً اُخْرٰی
تم بے خوف ہو گئے	(اس سے) کہ	وہ لوٹا دے تمہیں	اس (دریا) میں	دوسری مرتبہ

تم اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ وہ تمہیں دوبارہ دریا میں لے جائے

فَیُرْسِلَ عَلَیْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ فَیُغْرِقَكُمْ

فَیُرْسِلَ	عَلَیْكُمْ	قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ	فَیُغْرِقَكُمْ
پھر بھیج دے	تمہارے اوپر	(جہاز) توڑنے والی آندھی	تو وہ غرق کر دے تمہیں

پھر تم پر جہاز توڑنے والی آندھی بھیج دے تو وہ تمہیں تمہارے کفر کے سبب

بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَیْنَا بِهٖ

بِمَا	كَفَرْتُمْ	ثُمَّ	لَا تَجِدُوْا	لَكُمْ	عَلَیْنَا	بِهٖ
(اس کے) سبب کہ	تم نے کفر کیا	پھر	تم نہ پاؤ	اپنے لئے	ہمارے خلاف	اس (ہلاکت) پر

غرق کر دے پھر تم اپنے لئے کوئی ایسا نہ پاؤ جو اس پر ہم سے کوئی

[1]...... آیت کا مقصد یہ ہے کہ خشکی وتری سب اللہ تعالیٰ کے تحتِ قدرت ہیں جیسا وہ سمندر میں غرق کرنے اور بچانے دونوں پر قادر ہے ایسا ہی خشکی میں بھی زمین کے اندر دھنسا دینے اور محفوظ رکھنے دونوں پر قادر ہے۔ خشکی ہو یا تری ہر جگہ بندہ اس کی رحمت کا محتاج ہے۔

انسانوں پر اللہ تعالیٰ کے احسانات

تَبِیْعًا ﴿۶۹﴾ وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَ

تَبِیْعًا ﴿۶۹﴾	وَ	لَقَدْ	كَرَّمْنَا (1)	بَنِیْٓ اٰدَمَ	وَ
مطالبہ کرنے والا، پیچھا کرنے والا	اور	ضرور بیشک	ہم نے عزت دی	آدم کی اولاد (کو)	اور

مطالبہ کرسکے ○ اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی اور

حَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ

حَمَلْنٰهُمْ	فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ	وَ	رَزَقْنٰهُمْ	مِّنَ الطَّیِّبٰتِ	وَ
ہم نے سوار کیا انہیں	خشکی اور تری میں	اور	رزق دیا انہیں	پاکیزہ چیزوں سے	اور

انہیں خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو ستھری چیزوں سے رزق دیا اور

فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ﴿۷۰﴾ ع

فَضَّلْنٰهُمْ	عَلٰى كَثِیْرٍ	مِّمَّنْ	خَلَقْنَا	تَفْضِیْلًا ﴿۷۰﴾
برتری دی انہیں	بہت سی (مخلوق) پر	(ان میں) سے جنہیں	ہم نے پیدا کیا	بڑی برتری

انہیں اپنی بہت سی مخلوق پر بہت سی برتری دی ○

روزِ قیامت کی یاد دہانی

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِیَ

یَوْمَ	نَدْعُوْا	كُلَّ اُنَاسٍ	بِاِمَامِهِمْ (2)	فَمَنْ	اُوْتِیَ
(جس) دن	ہم بلائیں گے	سب لوگوں (کو)	ان کے امام کے ساتھ	تو جسے	دیا جائے گا

یاد کرو جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو جسے اس کا نامۂ اعمال

كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ یَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَ

كِتٰبَهٗ	بِیَمِیْنِهٖ	فَاُولٰٓىٕكَ	یَقْرَءُوْنَ	كِتٰبَهُمْ	وَ
اس کا اعمال نامہ	اس کے دائیں ہاتھ میں	تو یہ لوگ	پڑھیں گے	اپنا اعمال نامہ	اور

اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ لوگ اپنا نامۂ اعمال پڑھیں گے اور

1 ...... اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل، علم، قوتِ گویائی، پاکیزہ صورت، معتدل قد و قامت عطا کئے، جانوروں سے لے کر جہازوں تک کی سواریاں عطا فرمائیں، انہیں دنیا و آخرت سنوارنے کی تدبیریں سکھائیں، تمام چیزوں پر غلبہ دیا، قوتِ تسخیر بخشی کہ آج انسان زمین اور اس سے نیچے یونہی ہواؤں بلکہ چاند تک کو تسخیر کرچکا اور مریخ تک کی معلومات حاصل کرچکا ہے، بحر و بر میں انسان نے اپنی فتوحات کے جھنڈے گاڑ دیئے ہیں۔ یہ چند ایک مثالیں ہیں ورنہ اس کے علاوہ لاکھوں چیزیں اولادِ آدم کو عطا فرما کر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے عزت دی ہے اور انسان کو بقیہ تمام مخلوقات سے افضل بنایا ہے۔ 2 ...... بعض مفسرین کے =

دنیا میں گمراہی کا آخرت میں نقصان

لَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ﴿۷۱﴾ وَ مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى

لَا یُظْلَمُوْنَ	فَتِیْلًا ﴿۷۱﴾	وَ	مَنْ	كَانَ	فِیْ هٰذِهٖۤ	اَعْمٰى
ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا	ایک دھاگے (کے برابر)	اور	جو	ہوگا	اس (زندگی) میں	اندھا

ان پر ایک دھاگے کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا ○ اور جو اس زندگی میں اندھا ہوگا

فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَ اَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۷۲﴾

فَهُوَ	فِی الْاٰخِرَةِ	اَعْمٰى	وَ	اَضَلُّ	سَبِیْلًا ﴿۷۲﴾
تو وہ	آخرت میں (بھی)	اندھا (ہوگا)	اور (بلکہ)	زیادہ بھٹکا ہوا (ہوگا)	راستے (سے)

وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور وہ زیادہ گمراہ ہوگا ○

کفار کا نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو باطل کی دعوت دینا

وَ اِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ

وَ	اِنْ	كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ (1)	عَنِ	الَّذِیْۤ	اَوْحَیْنَاۤ
اور	بیشک	قریب تھا کہ وہ ہٹا دیتے تمہیں	(اس) سے	جو	ہم نے وحی بھیجی

اور کفار تو چاہتے تھے کہ تمہیں اس وحی سے ہٹا دیں جو ہم نے تمہاری طرف

اِلَیْكَ لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا غَیْرَهٗ ۖۗ وَ اِذًا

اِلَیْكَ	لِتَفْتَرِیَ	عَلَیْنَا	غَیْرَهٗ	وَ	اِذًا
تمہاری طرف	تاکہ تم بہتان باندھو	ہم پر	اس (وحی) کے علاوہ (کسی بات کا)	اور	اس وقت

بھیجی ہے کہ تم ہمارے اوپر وحی سے ہٹ کر کوئی بات منسوب کر دو اور اس وقت

لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِیْلًا ﴿۷۳﴾ وَ لَوْ لَاۤ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ

لَّاتَّخَذُوْكَ	خَلِیْلًا ﴿۷۳﴾	وَ	لَوْلَاۤ	اَنْ	ثَبَّتْنٰكَ
ضرور وہ بنا لیتے تمہیں	گہرا دوست	اور	اگر نہ ہوتا	کہ	ہم ثابت قدم رکھتے تمہیں

وہ آپ کو گہرا دوست بنا لیں ○ اور اگر ہم تمہیں ثابت قدم نہ رکھتے

=نزدیک یہاں "امام" سے مراد وہ پیشوا ہے جس کی دعوت پر دنیا میں لوگ چلے خواہ اس نے حق کی دعوت دی ہو یا باطل کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں صالحین کو ہی اپنا پیشوا بنانا چاہئے تاکہ قیامت میں انہی کے ساتھ حشر ہو۔

1 ...... قبیلہ ثقیف کا ایک وفد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آکر کہنے لگا کہ اگر آپ تین باتیں منظور کر لیں تو ہم آپ کی بیعت کر لیں گے، ان میں سے ایک بات ایسی تھی جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کو کہا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی=

لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَیْهِمْ شَیْــٴًـا قَلِیْلًا ﴿۷۴﴾ اِذًا

لَقَدْ	كِدْتَّ تَرْكَنُ	اِلَیْهِمْ	شَیْــٴًـا قَلِیْلًا ﴿۷۴﴾ (۱)	اِذًا
(تو)ضرور بیشک	تم مائل ہو جاتے	ان کی طرف	کچھ تھوڑا	(اگر ایسا ہوتا تو) اس وقت

تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا مائل ہو جاتے ○ اور اگر ایسا ہوتا

لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَیٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ

لَّاَذَقْنٰكَ	ضِعْفَ الْحَیٰوةِ	وَ	ضِعْفَ الْمَمَاتِ
ضرور ہم چکھاتے تمہیں	دنیوی زندگی میں دگنی (سزا)	اور	موت کے بعد دگنی (سزا)

تو ہم تمہیں دنیوی زندگی میں دگنی سزا اور موت کے بعد دگنی سزا کا مزہ چکھاتے

ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَیْنَا نَصِیْرًا ﴿۷۵﴾ وَ اِنْ

ثُمَّ	لَا تَجِدُ	لَكَ	عَلَیْنَا	نَصِیْرًا ﴿۷۵﴾	وَ	اِنْ
پھر	تم نہ پاتے	اپنے لئے	ہم پر (ہمارے مقابل)	کوئی مددگار	اور	بیشک

پھر تم ہمارے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پاتے ○ اور بیشک

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے متعلق کفار کا ایک ناکام منصوبہ

كَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِیُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَ

كَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَكَ	مِنَ الْاَرْضِ	لِیُخْرِجُوْكَ	مِنْهَا	وَ
قریب تھا کہ وہ پھسلا دیں تمہیں	(اس سر) زمین سے	تاکہ وہ نکال دیں تمہیں	اس سے	اور

قریب تھا کہ وہ تمہیں اس سرزمین سے پھسلا دیں تاکہ تمہیں اس سے نکال دیں اور

رسول کے جانے کے بعد عذاب آجانا دستورِ الٰہی ہے

اِذًا لَّا یَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنْ

اِذًا	لَّا یَلْبَثُوْنَ	خِلٰفَكَ	اِلَّا	قَلِیْلًا ﴿۷۶﴾	سُنَّةَ	مَنْ
(اگر ایسا ہوتا تو) اس وقت	وہ نہ ٹھہرتے	تمہارے پیچھے	مگر	تھوڑا (عرصہ)	(ان کا) طریقہ	جو

اگر ایسا ہوتا تو وہ تمہارے پیچھے تھوڑی ہی مدت ٹھہرتے ○ جیسے ہمارے

==عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی تربیت اور معاملات کی نگہبانی تو خود اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف کوئی غلط بات منسوب کر سکیں۔

1 ...... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں کفار کی بات کا رد اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان اور معصومیت کا بیان فرمایا گیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمت ہر وقت اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے شاملِ حال رہتی ہے چنانچہ فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، اگر ہم تمہیں معصوم بنا کر ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا مائل ہو جاتے لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو ثابت قدم==

قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَ لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا

قَدْ	اَرْسَلْنَا	قَبْلَكَ	مِنْ رُّسُلِنَا	وَ	لَا تَجِدُ	لِسُنَّتِنَا
تحقیق	ہم نے بھیجے	تم سے پہلے	اپنے رسولوں میں سے	اور	تم نہیں پاؤ گے	ہمارے قانون میں

ان رسولوں کا طریقہ رہا جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا اور تم ہمارے قانون میں کوئی تبدیلی

ع ۸

تَحْوِیْلًا ﴿۷۷﴾ ع اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّیْلِ وَ

تَحْوِیْلًا ﴿۷۷﴾	اَقِمِ	الصَّلٰوةَ	لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ	اِلٰى غَسَقِ الَّیْلِ	وَ
کوئی تبدیلی	قائم کرو	نماز	سورج ڈھلنے سے	رات کے اندھیرے تک	اور

نہ پاؤ گے ○ نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر تہجد کی فرضیت اور آپ کا مقام و مرتبہ

قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ وَ مِنَ الَّیْلِ

قُرْاٰنَ الْفَجْرِ (1)	اِنَّ	قُرْاٰنَ الْفَجْرِ	كَانَ	مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾	وَ	مِنَ الَّیْلِ
صبح کا قرآن	بیشک	صبح کا قرآن	ہے	(کہ اس پر فرشتے) حاضر ہوتے ہیں	اور	رات کا کچھ حصہ

صبح کا قرآن، بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ○ اور رات کے کچھ حصے میں

فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ

فَتَهَجَّدْ	بِهٖ	نَافِلَةً (2)	لَّكَ	عَسٰۤى	اَنْ
تو تہجد پڑھو	اس (حصے) میں	زیادہ ہے	(خاص) تمہارے لیے	قریب ہے	کہ

تہجد پڑھو یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے۔ قریب ہے کہ

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک دعا کی تعلیم

یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ وَ قُلْ رَّبِّ

یَّبْعَثَكَ	رَبُّكَ	مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ (3)	وَ	قُلْ	رَّبِّ
فائز فرمائے گا تمہیں	تمہارا رب	مقامِ محمود (پر)	اور	تم کہو	اے میرے رب

آپ کا رب آپ کو ایسے مقام پر فائز فرمائے گا کہ جہاں سب تمہاری حمد کریں ○ اور اے حبیب! یوں عرض کرو

═ رکھا اور اگر بالفرض ایسا ہوتا کہ آپ ان کی طرف جھکتے تو ہم تمہیں دنیاوی زندگی میں دُگنی سزا اور موت کے بعد دُگنی سزا کا مزہ چکھاتے کیونکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مرتبہ دوسروں سے بلند تر ہے اس لئے آپ سے پاکیزگی اور کردار میں عظمت کا تقاضا بھی دوسروں کی بنسبت زیادہ ہے۔

1 ...... اس سے نمازِ فجر مراد ہے اور اس کو قرآن اس لئے فرمایا گیا کہ قراءت ایک رُکن ہے اور عربی کا ایک عام قاعدہ ہے کہ ایک جز بول کر بعض اوقات پورا کل مراد ہوتا ہے جیسا کہ خود قرآنِ کریم میں ہی یہ قاعدہ کئی جگہ موجود ہے جیسے نماز کو رکوع و سجود سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ 2 ...... نمازِ تہجد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ ═

اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ

اَدۡخِلۡنِیۡ	مُدۡخَلَ صِدۡقٍ	وَّ	اَخۡرِجۡنِیۡ	مُخۡرَجَ صِدۡقٍ (1)	وَّ	اجۡعَلۡ
داخل فرما مجھے	سچا داخل کرنا	اور	نکال مجھے	سچا نکالنا	اور	بنا دے

کہ اے میرے رب مجھے پسندیدہ طریقے سے داخل فرما اور مجھے پسندیدہ طریقے سے نکال دے اور میرے لئے

حق کی آمد اور باطل کے مٹنے کا اعلان

لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ﴿۸۰﴾ وَ قُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَ

لِّیۡ	مِنۡ لَّدُنۡكَ	سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ﴿۸۰﴾	وَ	قُلۡ	جَآءَ	الۡحَقُّ	وَ
میرے لئے	اپنے پاس سے	مددگار غلبہ، قوت	اور	تم کہو	آیا	حق	اور

اپنی طرف سے مددگار قوت بنا دے ○ اور تم فرماؤ کہ حق آیا اور

قرآن مجید کی عظمت وشان

زَهَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا ﴿۸۱﴾ وَ نُنَزِّلُ

زَهَقَ	الۡبَاطِلُ	اِنَّ	الۡبَاطِلَ	كَانَ	زَهُوۡقًا ﴿۸۱﴾	وَ	نُنَزِّلُ
مٹ گیا	باطل	بیشک	باطل	تھا (ہی)	مٹنے والا	اور	ہم اتارتے ہیں

باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا ○ اور ہم قرآن میں

مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۙ وَ

مِنَ الۡقُرۡاٰنِ	مَا	هُوَ	شِفَآءٌ (2)	وَّ	رَحۡمَةٌ	لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ	وَ
قرآن سے (میں)	(وہ چیز) جو	وہ	شفا	اور	رحمت (ہے)	ایمان والوں کے لیے	اور

وہ چیز اتارتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور

راحت وتکلیف میں کافر کا حال

لَا یَزِیۡدُ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَ اِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا

لَا یَزِیۡدُ	الظّٰلِمِیۡنَ	اِلَّا	خَسَارًا ﴿۸۲﴾	وَ	اِذَاۤ	اَنۡعَمۡنَا
وہ زیادہ نہیں کرتا	ظالموں (کو)	مگر	نقصان، خسارے (میں)	اور	جب	ہم احسان کرتے ہیں

اس سے ظالموں کو خسارہ ہی بڑھتا ہے ○ اور جب ہم انسان پر

= وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر فرض تھی، جمہور کا یہی قول ہے جبکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت کے لئے یہ نماز سنت ہے۔ 3 ......(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مقامِ محمود مقامِ شفاعت ہے کہ اس میں اولین و آخرین حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حمد کریں گے۔

1 ...... مفسرین نے اس کے بہت سے مطالب و معانی بیان فرمائے ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں: (1) میرا داخل ہونا اور نکلنا پسندیدہ طریقے سے کر دے، جہاں بھی میں داخل ہوں اور جہاں سے بھی میں باہر آؤں خواہ وہ کوئی مکان ہو یا کام۔ (2) مجھے قبر میں اپنی رضا اور طہارت کے ساتھ داخل کر اور قبر سے اٹھاتے وقت =

عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا

عَلَى الْاِنْسَانِ	اَعْرَضَ	وَ	نَاٰ	بِجَانِبِهٖ	وَ	اِذَا
انسان پر	(تو) وہ منہ پھیر لیتا ہے	اور	دور ہٹ جاتا ہے	اپنی طرف پر، سمیت	اور	جب

احسان کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف سے دور ہٹ جاتا ہے اور جب

مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ

مَسَّهُ	الشَّرُّ	كَانَ	يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ (1)	قُلْ	كُلٌّ	يَّعْمَلُ
پہنچتی ہے اسے	برائی	(تو) وہ ہو جاتا ہے	مایوس	تم کہو	سب	کام کرتے ہیں

اسے برائی پہنچتی ہے تو مایوس ہو جاتا ہے ○ تم فرماؤ: سب اپنے اپنے انداز پر

عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى

عَلٰى شَاكِلَتِهٖ	فَرَبُّكُمْ	اَعْلَمُ	بِمَنْ	هُوَ	اَهْدٰى
اپنے انداز پر	تو تمہارا رب	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	وہ	زیادہ ہدایت والا (ہے)

کام کرتے ہیں تو تمہارا رب اسے خوب جانتا ہے جو زیادہ ہدایت کے

سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ ع وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ

سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ (2)	وَ	يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ الرُّوْحِ	قُلِ	الرُّوْحُ
راستے (کے اعتبار سے)	اور	وہ پوچھتے ہیں تم سے	روح کے متعلق	تم کہو	روح

راستے پر ہے ○ اور تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ: روح

روح کے بارے میں سوال کا جواب

ع ۹ | ۹

مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَ مَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا

مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ	وَ	مَاۤ اُوْتِيْتُمْ	مِّنَ الْعِلْمِ	اِلَّا
میرے رب کے حکم سے (ایک چیز ہے)	اور	(اے لوگو) تمہیں نہیں دیا گیا	علم سے	مگر

میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور (اے لوگو!) تمہیں بہت تھوڑا علم

=عزت و کرامت کے ساتھ باہر لا۔ 2...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) قرآنِ کریم کی حقیقی شفا تو روحانی امراض سے ہے لیکن جسمانی امراض کی بھی اس میں شفا موجود ہے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اقوال و افعال سے ثابت ہے۔

1...... اِس سے معلوم ہوا کہ آرام و راحت کے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بھول جانا اور صرف مصیبت میں لمبی دعائیں مانگنا اور اگر قبولیت میں دیر ہو تو مایوس ہو جانا کافر یا غافل کی علامت ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان تینوں عیبوں سے پاک و صاف رہیں۔ 2...... اِس آیت کی روشنی میں ہر کوئی اپنے بارے میں غور کرے=

قرآنِ مجید کی حفاظت اللہ کی رحمت ہے

قَلِیْلًا ﴿۸۵﴾ وَ لَىٕنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ

قَلِیْلًا ﴿۸۵﴾	وَ	لَىٕنْ	شِئْنَا	لَنَذْهَبَنَّ[1] بِالَّذِیْۤ	اَوْحَیْنَاۤ
بہت تھوڑا	اور	ضرور اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور لے جاتے (اسے) جو	ہم نے وحی کی

دیا گیا ہے ○ اور اگر ہم چاہتے تو ہم جو آپ کی طرف وحی بھیجتے ہیں

اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا ﴿۸۶﴾

اِلَیْكَ	ثُمَّ	لَا تَجِدُ	لَكَ	بِهٖ	عَلَیْنَا	وَكِیْلًا ﴿۸۶﴾
تمہاری طرف	پھر	تم نہ پاتے	اپنے لئے	اس پر	ہم پر (ہمارے حضور)	وکالت کرنے والا

اسے لے جاتے پھر تم اپنے لئے اس پر ہمارے حضور کوئی وکیل نہ پاتے ○

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَیْكَ كَبِیْرًا ﴿۸۷﴾

اِلَّا	رَحْمَةً	مِّنْ رَّبِّكَ	اِنَّ	فَضْلَهٗ	كَانَ	عَلَیْكَ	كَبِیْرًا ﴿۸۷﴾
مگر	رحمت (ہے)	تمہارے رب سے (کی)	بیشک	اس کا فضل	ہے	تم پر	بڑا

مگر تمہارے رب کی رحمت ہی ہے۔ بیشک تمہارے اوپر اس کا بڑا فضل ہے ○

قرآن کی مثل لانا ناممکن ہے

قُلْ لَّىٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ

قُلْ	لَّىٕنِ	اجْتَمَعَتِ	الْاِنْسُ	وَ	الْجِنُّ	عَلٰۤى	اَنْ
تم کہو	ضرور اگر	جمع ہوجائیں، متفق ہوجائیں	انسان	اور	جن	(اس) پر	کہ

تم فرماؤ: اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہوجائیں کہ

یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ

یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ	وَلَوْ	كَانَ	بَعْضُهُمْ
وہ لے آئیں اس قرآن کی مانند	(تو) وہ نہ لاسکیں گے اس کا مثل	اگرچہ	ہوں	ان کے بعض

اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لاسکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا

═ کہ اس کا تعلق کس گروہ سے ہے، پھر جو شخص اپنے نفس میں بھلائی، اطاعت اور شکر پائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائے اور جو اپنے نفس میں شر، فسق، ناشکری اور مایوسی پائے تو وہ معاملہ ہاتھ سے نکلنے سے پہلے پہلے اپنی اصلاح کرلے۔

1 ...... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر ہم چاہتے تو اس قرآن کو سینوں اور صحیفوں سے محو فرمادیتے، پھر آپ کوئی وکیل نہ پاتے جو ہماری بارگاہ میں آپ کے لئے اس قرآن کو لوٹا دینے کی وکالت کرتا لیکن آپ کے رب کی رحمت ہی ہے کہ اس نے قیامت تک اسے باقی رکھا اور ہر طرح کی═

قرآن مجید کے ذریعے اتمامِ حجت

لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ

لِبَعْضٍ	ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾	وَ	لَقَدْ	صَرَّفْنَا	لِلنَّاسِ
بعض کے	مددگار	اور	ضرور بیشک	ہم نے بار بار بیان کیا	لوگوں کے لیے

مددگار ہو ○ اور بیشک ہم نے لوگوں کے لیے

فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۫ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾

فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	مِنْ كُلِّ مَثَلٍ	فَاَبٰٓى	اَكْثَرُ النَّاسِ	اِلَّا	كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾
اس قرآن میں	ہر (قسم کی) مثال سے	تو نہ مانا	اکثر لوگوں (نے)	مگر	ناشکری کرنا

اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بار بار بیان کی ہے تو اکثر لوگوں نے ناشکری کرنے کے علاوہ نہ مانا ○

تصدیقِ رسالت کیلئے کفار کے مطالبات اور انہیں جواب

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ

وَ	قَالُوْا	لَنْ نُّؤْمِنَ (۱)	لَكَ	حَتّٰى	تَفْجُرَ
اور	انہوں نے کہا	ہم ہرگز یقین نہ کریں گے	تم پر	یہاں تک کہ	تم جاری کردو

اور انہوں نے کہا: ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ تم ہمارے لیے

لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ ۙ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ

لَنَا	مِنَ الْاَرْضِ	يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾	اَوْ	تَكُوْنَ	لَكَ	جَنَّةٌ
ہمارے لیے	زمین سے	کوئی چشمہ	یا	ہو	تمہارے لیے	کوئی باغ

زمین سے کوئی چشمہ بہادو ○ یا تمہارے لیے کھجوروں

مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۹۱﴾ ۙ اَوْ

مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ	فَتُفَجِّرَ	الْاَنْهٰرَ	خِلٰلَهَا	تَفْجِيْرًا ﴿۹۱﴾	اَوْ
کھجوروں اور انگوروں سے	تو تم جاری کردو	نہریں	اس کے درمیان	بہتی ہوئی	یا

اور انگوروں کا کوئی باغ ہو پھر تم ان کے درمیان خوب نہریں جاری کردو ○ یا

= کمی بیشی اور تبدیلی سے محفوظ فرمادیا۔ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، بیشک تمہارے اوپر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بڑا فضل ہے جیسے اُس نے آپ پر قرآنِ کریم نازل فرمایا، آپ کو تمام بنی آدم کا سردار اور خاتم النّبیین کیا اور مقامِ محمود عطا فرمایا۔

(1)...... جب قرآنِ کریم کا اعجاز خوب ظاہر ہوچکا اور واضح معجزات نے حجت قائم کردی اور کفار کے لئے عذر کی کوئی صورت باقی نہ رہی تو وہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے طرح طرح کی نشانیاں طلب کرنے لگے، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب ان کی ضد، عناد اور حق سے دشمنی کا حد سے گزرنا دیکھا تو =

تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَیْنَا كِسَفًا اَوْ

تُسْقِطَ	السَّمَآءَ	كَمَا	زَعَمْتَ	عَلَیْنَا	كِسَفًا	اَوْ
تم گرادو	آسمان	جیسا	تم نے گمان کیا (کہا)	ہمارے اوپر	ٹکڑے ٹکڑے (کرکے)	یا

تم ہم پر آسمان ٹکڑے ٹکڑے کرکے گرادو جیسا تم نے کہا ہے یا

تَاْتِیَ بِاللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ قَبِیْلًاۙ ﴿٩٢﴾ اَوْ یَكُوْنَ لَكَ بَیْتٌ

تَاْتِیَ بِاللّٰهِ	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةِ	قَبِیْلًا ﴿٩٢﴾	اَوْ	یَكُوْنَ	لَكَ	بَیْتٌ
تم لے آؤ اللہ	اور	فرشتوں (کو)	(ہمارے) سامنے	یا	ہو	تمہارے لئے	کوئی گھر

اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آؤ ○ یا تمہارے لئے کوئی سونے کا

مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِی السَّمَآءِؕ وَ لَنْ نُّؤْمِنَ

مِّنْ زُخْرُفٍ	اَوْ	تَرْقٰى	فِی السَّمَآءِ	وَ	لَنْ نُّؤْمِنَ
سونے سے (کا)	یا	تم چڑھ جاؤ	آسمان میں	اور	ہم ہرگز یقین نہ کریں گے

گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پر بھی

لِرُقِیِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَیْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗؕ

لِرُقِیِّكَ	حَتّٰى	تُنَزِّلَ	عَلَیْنَا	كِتٰبًا	نَّقْرَؤُهٗ
تمہارے چڑھ جانے پر (بھی)	یہاں تک کہ	تم اتاردو	ہمارے اوپر	ایک کتاب	ہم پڑھیں اسے

ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتارو جو ہم پڑھیں۔

ع ١٠

انسانوں کیلئے انسان کو نبی بنانے کی وجہ

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿٩٣﴾ۧ وَ

قُلْ[1]	سُبْحَانَ رَبِّیْ	هَلْ	كُنْتُ	اِلَّا	بَشَرًا	رَّسُوْلًا ﴿٩٣﴾	وَ
تم کہو	میرا رب پاک ہے	کیا (یعنی نہیں)	ہوں میں	مگر	ایک آدمی	(اللہ کا) بھیجا ہوا	اور

تم فرماؤ: میرا رب پاک ہے میں تو صرف اللہ کا بھیجا ہوا ایک آدمی ہوں ○ اور

= آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کی حالت پر رنج ہوا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

1 ...... کفار کے تمام مطالبات کے جواب میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک ہی جواب دینے کا ارشاد فرمایا گیا کہ آپ ان سے کہہ دیں کہ میرا کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیغام پہنچادینا ہے، وہ میں نے پہنچا دیا ہے اور جس قدر معجزات و آیات یقین و اطمینان کے لئے درکار ہیں اُن سے بہت زیادہ میرا پروردگار عَزَّوَجَلَّ ظاہر فرماچکا لہٰذا حجت پوری ہوچکی ہے۔ اب یہ سمجھ لو کہ رسول کے انکار کرنے اور آیاتِ الٰہیہ سے مکرنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔

وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰۤى

مَامَنَعَ	النَّاسَ	اَنْ	یُّؤْمِنُوْۤا	اِذْ	جَآءَهُمُ	الْهُدٰۤى
نہیں روکا	لوگوں (کو)	(اس سے) کہ	وہ ایمان لائیں	جب	آئی ان کے پاس	ہدایت

لوگوں کو ایمان لانے سے ان کے پاس ہدایت آجانے کے بعد اسی بات نے منع کر رکھا ہے

اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾

اِلَّاۤ	اَنْ	قَالُوْۤا	اَبَعَثَ	اللّٰهُ	بَشَرًا	رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾
مگر	(اس بات نے) کہ	انہوں نے کہا	کیا بھیجا	اللہ (نے)	ایک آدمی (کو)	رسول (بنا کر)

کہ وہ کہتے ہیں: کیا اللہ نے ایک آدمی کو رسول بنا کر بھیجا؟○

قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓىٕكَةٌ یَّمْشُوْنَ مُطْمَىٕنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا

قُلْ (1)	لَّوْ	كَانَ	فِی الْاَرْضِ	مَلٰٓىٕكَةٌ	یَّمْشُوْنَ	مُطْمَىٕنِّیْنَ	لَنَزَّلْنَا
تم کہو	اگر	ہوتے	زمین میں	فرشتے	جو چلتے	اطمینان سے	(تو) ضرور ہم اتارتے

تم فرماؤ: اگر زمین میں فرشتے ہوتے جو اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم ان پر

عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا

عَلَیْهِمْ	مِّنَ السَّمَآءِ	مَلَكًا	رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾	قُلْ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	شَهِیْدًۢا
ان پر	آسمان سے	کوئی فرشتہ	رسول (بنا کر)	تم کہو	کافی ہے	اللہ	گواہ

آسمان سے کسی فرشتے کو ہی رسول بنا کر بھیجتے○ تم فرماؤ: میرے اور تمہارے درمیان

کفار پر اتمامِ حجت

بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۹۶﴾ وَ

بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ	اِنَّهٗ	كَانَ	بِعِبَادِهٖ	خَبِیْرًۢا	بَصِیْرًا ﴿۹۶﴾	وَ
میرے اور تمہارے درمیان	بیشک وہ	ہے	اپنے بندوں کی	خبر رکھنے والا	دیکھنے والا	اور

اللہ کافی گواہ ہے، بیشک وہ اپنے بندوں کی خبر رکھنے والا، دیکھنے والا ہے○ اور

ہدایت و گمراہی سے متعلق سنتِ الٰہی اور کفار کی سزا

1 ...... کفار کے جواب میں مزید فرمایا گیا کہ اے حبیب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، تم ان سے فرمادو کہ اگر انسانوں کی بجائے زمین میں صرف فرشتے رہائش پذیر ہوتے جو یہاں چلتے پھرتے تو ہم ان پر آسمان سے کسی فرشتے کو ہی رسول بنا کر بھیجتے لیکن جب زمین میں انسان بستے ہیں تو رسول بھی انسان ہی بنایا جاتا ہے۔ فرشتوں کیلئے فرشتہ ہی رسول بھیجا جاتا کیونکہ وہ اُن کی جنس سے ہوتا لیکن جب زمین میں آدمی بستے ہیں تو اُن کا ملائکہ میں سے رسول طلب کرنا نہایت ہی بے جا ہے۔

مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِۚ وَ مَنْ یُّضْلِلْ

مَنْ	یَّهْدِ	اللّٰهُ	فَهُوَ	الْمُهْتَدِ	وَ	مَنْ	یُّضْلِلْ
جسے	ہدایت دے	اللہ	تو وہی	ہدایت پانے والا (ہوتا ہے)	اور	جسے	وہ گمراہ کر دے

جسے اللہ ہدایت دے تو وہی ہدایت پانے والا ہوتا ہے اور جنہیں وہ گمراہ کر دے

فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِهٖؕ وَ نَحْشُرُهُمْ

فَلَنْ تَجِدَ	لَهُمْ	اَوْلِیَآءَ	مِنْ دُوْنِهٖ	وَ	نَحْشُرُهُمْ
تو تم ہرگز نہ پاؤ گے	ان کے لئے	مددگار	اس کے سوا	اور	ہم اٹھائیں گے انہیں

تو تم ہرگز ان کیلئے اس کے سوا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے اور ہم انہیں قیامت کے دن

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّاؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُؕ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	عَلٰى وُجُوْهِهِمْ [1]	عُمْیًا	وَّ	بُكْمًا	وَّ	صُمًّا	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ
قیامت کے دن	ان کے چہروں کے بل	اندھا	اور	گونگا	اور	بہرا	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)

ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے اس حال میں کہ وہ اندھے اور گونگے اور بہرے ہوں گے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ

كُلَّمَا	خَبَتْ	زِدْنٰهُمْ	سَعِیْرًا ﴿۹۷﴾	ذٰلِكَ	جَزَآؤُهُمْ
جب کبھی	وہ بجھنے لگے گی	(تو) ہم زیادہ کر دیں گے ان کے لئے	بھڑکانا	یہ	ان کی سزا (ہے)

جب کبھی بجھنے لگے گی تو ہم ان کے لئے اور بھڑکا دیں گے ○ یہ ان کی سزا ہے

بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا

بِاَنَّهُمْ	كَفَرُوْا	بِاٰیٰتِنَا	وَ	قَالُوْۤا	ءَاِذَا
(اس کے) سبب کہ وہ	انہوں نے انکار کیا	ہماری آیتوں کا	اور	کہا	کیا جب

اس سبب سے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہنے لگے: کیا جب

کفار کی سزا کے اسباب

النصف

1 ...... اس آیت میں بیان ہوا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کفار کو منہ کے بل اٹھائے گا، اس سے متعلق بخاری شریف میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، کافر کو اس کے چہرے کے بل کس طرح اٹھایا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: وہ رب جس نے اسے دنیا میں دو قدموں پر چلایا کیا اس بات پر قادر نہیں کہ وہ قیامت کے دن اسے چہرے کے بل چلائے؟ (یعنی وہ اس بات پر ضرور قادر ہے۔) (بخاری، ۴/۲۵۲، الحدیث: ۱۵۲۳)

كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۹۸﴾

كُنَّا	عِظَامًا	وَّ	رُفَاتًا	ءَاِنَّا	لَمَبْعُوْثُوْنَ	خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۹۸﴾
ہم ہو جائیں گے	ہڈیاں	اور	ریزہ ریزہ	کیا ہم	ضرور اٹھائے جائیں گے	نئی تخلیق (کے ساتھ)

ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہمیں نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھایا جائے گا؟○

منکرینِ آخرت کو جواب

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

اَوَلَمْ یَرَوْا	اَنَّ	اللّٰهَ	الَّذِیْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا	کہ	اللہ	جس نے	پیدا کیا	آسمانوں	اور

اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور

الْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَ

الْاَرْضَ	قَادِرٌ	عَلٰۤى	اَنْ	یَّخْلُقَ	مِثْلَهُمْ	وَ
زمین (کو)	(وہ) قادر (ہے)	(اس) پر	کہ	پیدا فرما دے	ان (لوگوں) کی مثل	اور

زمین پیدا کئے ہیں وہ اس پر قادر ہے کہ ان لوگوں کی مثل اور پیدا کر دے اور

جَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَاَبَى

جَعَلَ	لَهُمْ	اَجَلًا	لَّا	رَیْبَ	فِیْهِ	فَاَبَى
اس نے مقرر کر رکھی ہے	ان کے لیے	ایک مدت	نہیں	کوئی شک	اس میں	تو نہ مانے

اس نے ان کے لیے ایک مدت مقرر کر رکھی ہے جس میں کچھ شبہ نہیں تو ظالموں نے

کفار کی کنجوسی کا حال

الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ

الظّٰلِمُوْنَ	اِلَّا	كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾	قُلْ	لَّوْ	اَنْتُمْ	تَمْلِكُوْنَ (1)
ظالم	مگر	کفر کرنا، ناشکری کرنا	تم کہو	اگر	تم	مالک ہوتے

کفر کے علاوہ کچھ ماننے سے انکار کر دیا○ تم فرماؤ: اگر تم لوگ

1 ...... کفارِ مکہ نے مطالبہ کیا تھا کہ ان کے شہر میں نہریں اور چشمے جاری کر دیئے جائیں تاکہ ان کے مال زیادہ ہو جائیں اور ان کی معیشت بہتر ہو جائے۔ اس پر جواب دیا گیا کہ مال کی فراوانی پر حرص و لالچ اور بخل ختم ہو جانا چاہیے لیکن ان کا معاملہ یہ ہے کہ اگر بالفرض وہ اللہ تعالیٰ کے تمام خزانوں کے مالک ہو جائیں تو بھی ان کی حرص، لالچ اور بخل ختم نہ ہو گا اور یہ لوگ دوسروں کو نفع پہنچانے کا کوئی کام نہ کریں گے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات اور فرعون کا کلام

ع ۷

خَزَآىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّیْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ

لَّاَمْسَكْتُمْ	اِذًا	خَزَآىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّیْۤ
ضرور تم (انہیں) روک رکھتے	اس وقت	میرے رب کی رحمت کے خزانوں (کے)

میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو خرچ ہو جانے کے ڈر سے

خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا۠ (۱۰۰) وَ لَقَدْ

لَقَدْ	وَ	قَتُوْرًا (۱۰۰) [(1)]	الْاِنْسَانُ	كَانَ	وَ	خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ
ضرور بیشک	اور	بڑا کنجوس	آدمی	ہے	اور	خرچ ہو جانے کے ڈر (سے)

تم (انہیں) روک رکھتے اور آدمی بڑا کنجوس ہے ○ اور بیشک

اٰتَیْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ فَسْــٴَـلْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِذْ

اِذْ	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	فَسْــٴَـلْ	تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ [(2)]	مُوْسٰى	اٰتَیْنَا
جب	بنی اسرائیل (سے)	تو پوچھو	نو روشن نشانیاں	موسیٰ (کو)	ہم نے عطا کیں

ہم نے موسیٰ کو نو روشن نشانیاں دیں تو بنی اسرائیل سے پوچھو، جب

جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰى

یٰمُوْسٰى	لَاَظُنُّكَ	اِنِّیْ	فِرْعَوْنُ	لَهٗ	فَقَالَ	جَآءَهُمْ
اے موسیٰ	ضرور سمجھتا ہوں تجھے	بیشک میں	فرعون (نے)	اس سے	تو کہا	وہ آیا ان کے پاس

وہ موسیٰ ان کے پاس تشریف لائے تو فرعون نے ان سے کہا: اے موسیٰ! بیشک میں تو یہ خیال کرتا ہوں

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا فرعون کو جواب

مَسْحُوْرًا (۱۰۱) قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ

هٰۤؤُلَآءِ	مَاۤ اَنْزَلَ	عَلِمْتَ	لَقَدْ	قَالَ	مَسْحُوْرًا (۱۰۱)
ان (نشانیوں) کو	نہیں نازل کیا	تم جانتے ہو	ضرور بیشک	(موسیٰ نے) فرمایا	جادو کا شکار

کہ تم پر جادو کیا ہوا ہے ○ فرمایا: یقیناً تو جان چکا ہے کہ ان نشانیوں کو عبرتیں کر کے

(1)...... یہاں انسان کو اس کی اصل کے اعتبار سے بڑا کنجوس فرمایا گیا ہے کیونکہ انسان کو محتاج پیدا کیا گیا ہے اور محتاج لازمی طور پر وہ چیز پسند کرتا ہے جس سے محتاجی کا ضرر اس سے دور ہو جائے اور اس چیز کو اپنی ذات کے لئے روک لیتا ہے جبکہ اس کی سخاوت خارجی اسباب کی وجہ سے ہوتی ہے جیسے اسے اپنی تعریف پسند ہوتی ہے یا ثواب ملنے کی امید ہوتی ہے، تو اس سے ثابت ہوا کہ انسان اپنی اصل کے اعتبار سے بخیل ہے۔ (2)...... وہ نو نشانیاں یہ ہیں: (1) عصا، (2) ید بیضا، (3) بولنے میں دقت جو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبان مبارک میں تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اسے دور فرما دیا، (4) دریا کا پھٹنا اور اس میں رستے بنا، ==

اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ بَصَآىٕرَۚ وَ اِنِّیْ

اِلَّا	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	بَصَآىٕرَ	وَ	اِنِّیْ
مگر	آسمانوں اور زمین کے رب (نے)	آنکھیں کھولنے والیاں	اور	بیشک میں

آسمانوں اور زمین کے رب ہی نے نازل فرمایا ہے اور اے فرعون! میں

فرعون کا ارادہ اور اس کا انجام

لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝۱۰۲ فَاَرَادَ اَنْ

لَاَظُنُّكَ	یٰفِرْعَوْنُ	مَثْبُوْرًا ۝۱۰۲	فَاَرَادَ[1]	اَنْ
ضرور گمان کرتا ہوں تجھے	اے فرعون	ہلاک ہونے والا	تو اس (فرعون) نے چاہا	کہ

یہ گمان کرتا ہوں کہ تو ضرور ہلاک ہونے والا ہے ○ تو فرعون نے چاہا کہ

یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَ مَنْ

یَّسْتَفِزَّهُمْ	مِّنَ الْاَرْضِ	فَاَغْرَقْنٰهُ	وَ	مَنْ
وہ نکال دے ان (بنی اسرائیل) کو	زمین سے	تو ہم نے غرق کردیا اسے	اور	جو

ان (بنی اسرائیل) کو زمین سے نکال دے تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو

فرعون کی غرقابی کے بعد بنی اسرائیل پر انعامِ الٰہی

مَّعَهٗ جَمِیْعًا ۝۱۰۳ وَّ قُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ

مَّعَهٗ	جَمِیْعًا ۝۱۰۳	وَّ	قُلْنَا	مِنْۢ بَعْدِهٖ	لِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ
اس کے ساتھ (تھے)	سب (کو)	اور	ہم نے فرمایا	اس کے بعد	بنی اسرائیل سے

غرق کردیا ○ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرمایا:

اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ

اسْكُنُوا	الْاَرْضَ	فَاِذَا	جَآءَ	وَعْدُ الْاٰخِرَةِ
تم سکونت اختیار کرو	(اس) زمین (میں)	پھر جب	آئے گا	آخرت کا وعدہ

اس سرزمین میں سکونت اختیار کرو پھر جب آخرت کا وعدہ آئے گا

==(5) طوفان، (6) ٹڈی، (7) گھن، (8) مینڈک، (9) خون۔

1 ...... یعنی فرعون نے چاہا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اور اُن کی قوم کو سرزمینِ مصر سے نکال دے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرعون کو اس کے ساتھیوں سمیت غرق کردیا اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اور ان کی قوم کو سلامتی عطا فرمائی۔

عظمتِ قرآن اور حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی ذمہ داری

جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ۱۰۴ؕ وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَ

جِئْنَا بِكُمْ	لَفِيْفًا ۱۰۴	وَ	بِالْحَقِّ	اَنْزَلْنٰهُ	وَ
ہم لے آئیں گے تمہیں	سمیٹ (کر)	اور	حق کے ساتھ (ہی)	ہم نے اتارا اس (قرآن) کو	اور

تو ہم تم سب کو جمع کر لائیں گے ○ اور ہم نے قرآن کو حق ہی کے ساتھ اتارا اور

بِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ

بِالْحَقِّ	نَزَلَ [1]	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ	اِلَّا	مُبَشِّرًا	وَّ
حق کے ساتھ (ہی)	وہ اترا	اور	ہم نے نہیں بھیجا تمہیں	مگر	خوشخبری دینے والا	اور

حق کے ساتھ ہی یہ اترا اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر خوشخبری دینے والا اور

قرآن مجید تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیے جانے کی حکمت

وقفِ لازم

نَذِيْرًا ۱۰۵ۘ وَ قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ

نَذِيْرًا ۱۰۵	وَ	قُرْاٰنًا	فَرَقْنٰهُ	لِتَقْرَاَهٗ
ڈر سنانے والا	اور	قرآن (کو)	ہم نے جدا جدا کر کے نازل کیا اسے	تاکہ تم پڑھو اسے

ڈر سنانے والا ○ اور قرآن کو ہم نے جدا جدا کر کے نازل کیا تاکہ تم اسے

اہلِ کتاب میں سے نیک لوگوں کا طرزِ عمل

عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۱۰۶ قُلْ

عَلَى النَّاسِ	عَلٰى مُكْثٍ	وَّ	نَزَّلْنٰهُ	تَنْزِيْلًا ۱۰۶	قُلْ
لوگوں پر	آہستگی پر (ٹھہر ٹھہر کر)	اور	ہم نے نازل کیا اسے	تھوڑا تھوڑا نازل کرنا	تم کہو

لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو اور ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ○ تم فرماؤ:

اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

اٰمِنُوْا	بِهٖۤ	اَوْ	لَا تُؤْمِنُوْا	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ
(اے لوگو) ایمان لاؤ	اس (قرآن) پر	یا	ایمان نہ لاؤ	بیشک	وہ لوگ جنہیں	دیا گیا	علم

(اے لوگو!) تم اس قرآن پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ بیشک جن لوگوں کو اس سے پہلے

[1]...... یعنی قرآن شیاطین کے خلط ملط سے محفوظ رہا اور اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہ ہو سکی۔ لہٰذا قرآن کا ایک ایک جملہ، کلمہ اور حرف برحق ہے۔ اس آیت شریفہ کا یہ جملہ "وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ" ہر ایک بیماری کے لئے عملِ مجرب ہے، مرض کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھ کر دم کر دیا جائے تو باذنِ اللہ بیماری دور ہو جاتی ہے۔

مِنْ قَبْلِہٖٓ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْہِمْ یَخِرُّوْنَ

مِنْ قَبْلِہٖٓ	اِذَا	یُتْلٰی	عَلَیْہِمْ	یَخِرُّوْنَ
اس سے پہلے	جب	(اس کی) تلاوت کی جاتی ہے	ان پر	(تو) وہ گر پڑتے ہیں

علم دیا گیا جب ان کے سامنے اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑی کے بل

لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ۱۰۷ وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ کَانَ

لِلْاَذْقَانِ	سُجَّدًا ۱۰۷	وَّ	یَقُوْلُوْنَ	سُبْحٰنَ رَبِّنَآ	اِنْ	کَانَ
ٹھوڑیوں پر (کے بل)	سجدہ (میں)	اور	کہتے ہیں	ہمارا رب پاک ہے	بیشک	تھا

سجدہ میں گر پڑتے ہیں ○ اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے، بیشک

وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۱۰۸ وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ

وَعْدُ رَبِّنَا	لَمَفْعُوْلًا ۱۰۸	وَ	یَخِرُّوْنَ	لِلْاَذْقَانِ
ہمارے رب کا وعدہ	ضرور (پورا) ہونے والا	اور	وہ گرتے ہیں	ٹھوڑیوں پر (کے بل)

ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونے والا تھا ○ اور وہ روتے ہوئے ٹھوڑی کے بل

یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُہُمْ خُشُوْعًا ۩ ۱۰۹ السجدۃ قُلِ

یَبْکُوْنَ (1)	وَ	یَزِیْدُہُمْ	خُشُوْعًا ۱۰۹ (2)	قُلِ
روتے ہوئے	اور	وہ (قرآن) بڑھادیتا ہے ان کے	دل کا جھکنا	تم کہو

گرتے ہیں اور یہ قرآن ان کے دلوں کے جھکنے کو اور بڑھادیتا ہے ○ تم فرماؤ:

ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا

ادْعُوا	اللّٰہَ	اَوِ	ادْعُوا	الرَّحْمٰنَ	اَیًّا مَّا تَدْعُوْا (3)
تم پکارو	اللہ (کہہ کر)	یا	پکارو	رحمٰن (کہہ کر)	جس طرح (بھی) تم پکارو

اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو، تم جو کہہ کر پکارو

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک اعتراض کا جواب

السجدۃ ۴

1 ...... قرآنِ کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے اور یونہی رونا اگر اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہو تو اس کی بڑی فضیلت ہے، چنانچہ ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے: وہ شخص جہنم میں نہ جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے۔ (ترمذی، ۲۳۶/۳، الحدیث: ۱۶۳۹، نسائی، ص۵۰۵، الحدیث: ۳۱۰۵) 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم دل میں نرمی اور خشوع و خضوع پیدا کرتا ہے۔ نوٹ: یہ آیت ان آیات میں سے ہے جسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

3 ...... ایک رات حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے طویل سجدہ کیا اور اپنے سجدہ میں ''یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰن'' فرماتے رہے۔ ابوجہل نے سنا تو کہنے لگا کہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ ==

نماز میں قراءت سے متعلق ایک ہدایت

فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰىۚ وَ لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ

فَلَهُ	الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى	وَ	لَا تَجْهَرْ	بِصَلَاتِكَ [1]
تو اسی کے (ہیں)	اچھے نام	اور	تم آواز زیادہ بلند نہ کرو	اپنی نماز میں

سب اسی کے اچھے نام ہیں اور اپنی نماز میں نہ آواز زیادہ بلند کرو

وَ لَا تُخَافِتْ بِهَا وَ ابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ﴿۱۱۰﴾

وَ	لَا تُخَافِتْ	بِهَا	وَ	ابْتَغِ	بَیْنَ ذٰلِكَ	سَبِیْلًا ﴿۱۱۰﴾
اور	نہ بالکل آہستہ کردو	اس میں	اور	تلاش کرو	اس کے درمیان	راستہ

اور نہ اسے بالکل آہستہ کردو اور دونوں کے درمیان کا راستہ تلاش کرو○

اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان

وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ

وَ	قُلِ	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِیْ	لَمْ یَتَّخِذْ
اور	تم کہو	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	جس نے	اختیار نہیں فرمایا

اور تم کہو: سب خوبیاں اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنے لیے

وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ لَمْ یَكُنْ

وَلَدًا	وَّ	لَمْ یَكُنْ	لَّهٗ	شَرِیْكٌ	فِی الْمُلْكِ	وَ	لَمْ یَكُنْ
بچہ	اور	نہیں ہے	اس کا	کوئی شریک	بادشاہی میں	اور	نہیں ہے

بچہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں اور کمزوری کی وجہ سے

لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ﴿۱۱۱﴾ ع

لَّهٗ	وَلِیٌّ	مِّنَ الذُّلِّ	وَ	كَبِّرْهُ	تَكْبِیْرًا ﴿۱۱۱﴾
اس کا	کوئی مددگار	کمزوری کی وجہ سے	اور	تم بڑائی بولو اس کی	بڑائی بولنا

اس کا کوئی مددگار نہیں اور اس کی اچھی طرح بڑائی بیان کرو○

ع ۱۲ / ۱۲

=تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) ہمیں تو کئی معبودوں کے پوجنے سے منع کرتے ہیں اور خود دو کو پکارتے ہیں، اللہ کو اور رحمٰن کو (مَعَاذَ اللہ)۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ اللہ اور رحمٰن دو نام ایک ہی معبودِ برحق کے ہیں خواہ کسی نام سے پکارو۔

1 ...... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فرماتے ہیں: مکۂ مکرمہ میں جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُم کو نماز پڑھایا کرتے تو تلاوتِ قرآن کرتے وقت اپنی آواز مبارک بلند فرمایا کرتے تھے، جب کافر سنتے تو گستاخانہ کلمات بکتے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل=

آیات:110 | رکوع:12

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن مجید کے اوصاف اور مقاصد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِیْۤ	اَنْزَلَ	عَلٰى عَبْدِهِ (1)	الْكِتٰبَ	وَ
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	جس نے	نازل کی	اپنے بندے پر	کتاب	اور

تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی اور

لَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ ﴿۱﴾ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا

لَمْ یَجْعَلْ	لَّهٗ	عِوَجًا ﴿۱﴾ (2)	قَیِّمًا	لِّیُنْذِرَ	بَاْسًا شَدِیْدًا
نہیں رکھی	اس میں	کوئی ٹیڑھ	سیدھی، معتدل (کتاب)	تاکہ وہ ڈرائے	سخت عذاب (سے)

اس میں کوئی ٹیڑھ نہیں رکھی ○ لوگوں کی مصلحتوں کو قائم رکھنے والی نہایت معتدل کتاب تاکہ

مِّنْ لَّدُنْهُ وَ یُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ

مِّنْ لَّدُنْهُ	وَ	یُبَشِّرَ	الْمُؤْمِنِیْنَ	الَّذِیْنَ	یَعْمَلُوْنَ
اللہ کی طرف سے	اور	بشارت دے	ایمان والوں (کو)	جو	عمل کرتے ہیں

اللہ کی طرف سے سخت عذاب سے ڈرائے اور اچھے اعمال کرنے والے مومنوں کو

= فرمائی۔ (بخاری، ۳/ ۲۶۳، الحدیث: ۴۷۲۲)

1 ......اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنا بندہ فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ رسول کی شان اس میں ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کا بندہ کہا جائے نہ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی اولاد کہنا شروع کر دیا جائے جیسے عیسائی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہتے ہیں۔ 2 ......یعنی قرآن میں نہ کوئی لفظی خرابی، نہ معنوی، نہ اس کی آیتوں میں آپس میں اختلاف ہے اور نہ تضاد۔

مشرکوں کی اندھی تقلید

الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًاۙ(۲) مَّاكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًاۙ(۳)

الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ	لَهُمْ	اَجْرًا حَسَنًا (۲)	مَّاكِثِیْنَ	فِیْهِ	اَبَدًا (۳)
اچھے، نیک	کہ	ان کے لیے	اچھا ثواب (ہے)	رہنے والے	اس میں	ہمیشہ

خوشخبری دے کہ ان کے لیے اچھا ثواب ہے ○ جس میں ہمیشہ رہیں گے ○

وَّ یُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًاۗ(۴) مَا

وَّ	یُنْذِرَ	الَّذِیْنَ	قَالُوا	اتَّخَذَ	اللّٰهُ	وَلَدًا (۴)	مَا
اور	وہ ڈرائے	ان لوگوں کو جو	کہتے ہیں	بنایا ہے	اللہ (نے)	کوئی بچہ	نہیں (ہے)

اور ان لوگوں کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بچہ بنایا ہے ○ اس بارے میں

لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّ لَا لِاٰبَآىٕهِمْؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً

لَهُمْ	بِهٖ	مِنْ عِلْمٍ (1)	وَّ	لَا	لِاٰبَآىٕهِمْ	كَبُرَتْ	كَلِمَةً
ان کو	اس کا	کچھ علم	اور	نہ	ان کے باپ دادا کو	وہ بہت بڑی ہے	بات

نہ تو وہ کچھ علم رکھتے ہیں اور نہ ان کے باپ دادا۔ کتنا بڑا بول ہے

حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو تسلی

تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْؕ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا(۵) فَلَعَلَّكَ

تَخْرُجُ	مِنْ اَفْوَاهِهِمْ	اِنْ	یَّقُوْلُوْنَ	اِلَّا	كَذِبًا (۵)	فَلَعَلَّكَ
(جو) نکلتی ہے	ان کے مونہوں سے	نہیں	وہ کہہ رہے	مگر	جھوٹ	تو شاید تم

جو ان کے منہ سے نکلتا ہے۔ وہ بالکل جھوٹ کہہ رہے ہیں ○ اگر وہ

بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ

بَاخِعٌ (2)	نَّفْسَكَ	عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ	اِنْ	لَّمْ یُؤْمِنُوْا	بِهٰذَا الْحَدِیْثِ
ختم کردو گے	اپنی جان	ان کے پیچھے	اگر	وہ ایمان نہ لائیں	اس بات پر

اس بات پر ایمان نہ لائیں تو ہو سکتا ہے کہ تم ان کے پیچھے غم کے مارے اپنی جان کو

(1)...... مراد یہ ہے کہ علم اس بات کا تقاضا ہی نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کوئی اولاد بنائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے بچے کا ہونا فی نفسہٖ محال ہے اور انہوں نے یہ بات ان چیزوں میں غور و فکر کے بغیر محض جہالت کی وجہ سے کہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہو سکتی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے لئے محال ہیں۔ (2)...... اس طرح کی آیات سے حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے جذبۂ تبلیغ، اُمت پر رحمت و شفقت کی انتہا اور رسالت کے حقوق کو انتہائی اعلیٰ طریقے سے ادا کرنے کا بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگ جن کا حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے ساتھ طرزِ عمل حد سے زیادہ برا ہا ان کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا طرزِ عمل=

دنیا کی زیب و زینت آزمائش ہے

دنیا کا انجام

اصحابِ کہف کے واقعے کی ابتداء

حفاظتِ ایمان کیلئے اصحابِ کہف کی ہجرت اور دعا

اَسَفًا ﴿۶﴾ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً

اَسَفًا ﴿۶﴾	اِنَّا	جَعَلْنَا	مَا	عَلَى الْاَرْضِ	زِیْنَةً
غم، افسوس (کی وجہ سے)	بیشک	ہم نے بنایا	(ان چیزوں کو) جو	زمین پر (ہیں)	زینت

ختم کردو ○ بیشک ہم نے زمین پر موجود چیزوں کو زمین کیلئے زینت بنایا

لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿۷﴾ وَ

لَّهَا	لِنَبْلُوَهُمْ	اَیُّهُمْ	اَحْسَنُ	عَمَلًا ﴿۷﴾	وَ
اس (زمین) کے لئے	تاکہ ہم آزمائیں انہیں	ان میں کون	زیادہ اچھا (ہے)	عمل (میں)	اور

تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں عمل کے اعتبار سے کون اچھا ہے ○ اور

اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا صَعِیْدًا جُرُزًا ﴿۸﴾ؕ اَمْ

اِنَّا	لَجٰعِلُوْنَ	مَا	عَلَیْهَا	صَعِیْدًا جُرُزًا ﴿۸﴾ [1]	اَمْ
بیشک ہم	ضرور بنانے والے (ہیں)	(اسے) جو	اس (زمین) پر (ہے)	خشک مٹی (چٹیل میدان)	کیا

بیشک جو کچھ زمین پر ہے ہم اسے خشک میدان بنادیں گے ○ کیا

حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا

حَسِبْتَ	اَنَّ	اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ [2]	كَانُوْا	مِنْ اٰیٰتِنَا
تم نے سمجھا	کہ	پہاڑی غار اور جنگل کے کنارے والے	تھے	ہماری نشانیوں میں سے

تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑی غار اور جنگل کے کنارے والے وہ ہماری نشانیوں میں سے

عَجَبًا ﴿۹﴾ اِذْ اَوَى الْفِتْیَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ

عَجَبًا ﴿۹﴾	اِذْ	اَوَى	الْفِتْیَةُ	اِلَى الْكَهْفِ	فَقَالُوْا	رَبَّنَاۤ
ایک عجیب (نشانی)	جب	پناہ لی	نوجوانوں (نے)	غار کی طرف (میں)	پھر کہنے لگے	اے ہمارے رب

ایک عجیب نشانی تھے ○ جب ان نوجوانوں نے ایک غار میں پناہ لی، پھر کہنے لگے: اے ہمارے رب!

== کیا ہے کہ ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے اس قدر غمزدہ ہو رہے ہیں جس سے جان چلی جانے کا خطرہ ہے۔

1 ...... اِس آیت میں دنیا کی ناپائیداری اور قابلِ فنا ہونے کو بیان فرمایا ہے۔ دنیا کی محبت دور کرنے کا سب سے عمدہ طریقہ یہی ہے کہ اس کی فنائیت میں غور کیا جائے، آدمی جتنا اس میں غور کرتا جاتا ہے اتنی ہی دنیا کی محبت اس کے دل سے کم ہوتی جاتی ہے۔ 2 ...... اصحابِ کہف کے متعلق قوی ترین قول یہ ہے کہ وہ سات حضرات تھے اگرچہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی روایت پر جو خازن میں ہے ان کے ==

اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا

مِنْ اَمْرِنَا	لَنَا	هَیِّئْ	وَّ	رَحْمَةً	مِنْ لَّدُنْكَ	اٰتِنَا
ہمارے کام سے (میں)	ہمارے لئے	مہیا فرما	اور	رحمت	اپنے پاس سے	ہمیں عطا فرما

ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے معاملے میں ہدایت کے اسباب

رَشَدًا ﴿۱۰﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِیْنَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ

ثُمَّ	سِنِیْنَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾	فِی الْكَهْفِ	عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ (1)	فَضَرَبْنَا	رَشَدًا ﴿۱۰﴾
پھر	گنتی کے کئی سال	غار میں	ان کے کانوں پر	تو ہم نے تھپکا	ہدایت کے اسباب

مہیا فرما○ تو ہم نے اس غار میں ان کے کانوں پر گنتی کے کئی سال پردہ لگا رکھا○ پھر

بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا

لِمَا لَبِثُوْۤا	اَحْصٰى	اَیُّ الْحِزْبَیْنِ	لِنَعْلَمَ	بَعَثْنٰهُمْ
ان کے ٹھہرنے کی	زیادہ یاد رکھی	دو گروہوں میں سے کس نے	تاکہ دیکھیں	ہم نے اٹھایا، جگایا انہیں

ہم نے انہیں جگایا تاکہ دیکھیں کہ دو گروہوں میں سے کون ان کے ٹھہرنے کی مدت زیادہ درست

ع ۱۲
۱۲

اَمَدًا ﴿۱۲﴾ ع نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ

بِالْحَقِّ	نَبَاَهُمْ (2)	عَلَیْكَ	نَقُصُّ	نَحْنُ	اَمَدًا ﴿۱۲﴾
حق کے ساتھ	ان کی خبر	تم پر (تمہارے سامنے)	ہم بیان کرتے ہیں	ہم	مدت

بتاتا ہے○ ہم آپ کے سامنے ان کا ٹھیک ٹھیک حال بیان کرتے ہیں۔

اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَ زِدْنٰهُمْ

زِدْنٰهُمْ	وَ	بِرَبِّهِمْ	اٰمَنُوْا	فِتْیَةٌ	اِنَّهُمْ
ہم نے زیادہ کیا انہیں	اور	اپنے رب پر	جو ایمان لائے	کچھ جوان (تھے)	بیشک وہ

بیشک وہ کچھ جوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی ہدایت میں

=نام یہ ہیں۔ (1) مکسلمینا، (2) تملیخا، (3) مرطونس، (4) بینونس، (5) ساربنونس، (6) ذنوانس، (7) کشفیط طنونس اور اُن کے کتے کا نام قطمیر ہے۔ رقیم اس وادی کا نام ہے جس میں اصحابِ کہف ہیں۔

1 ...... یعنی انہیں ایسی نیند سلادیا کہ کوئی آواز بیدار نہ کرسکے۔ اصحاب کہف بنی اسرائیل کے اولیاء ہیں۔ ان کا کھائے پیئے بغیر اتنی مدت زندہ رہنا کرامت ہے، اس سے معلوم ہوا کہ کراماتِ اولیاء برحق ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کرامت ولی سے سوتے میں بھی صادر ہوسکتی ہے۔ 2 ...... اصحابِ کہف کے واقعے کی=

هُدًى ﴿۱۳﴾ وَّرَبَطۡنَا عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ اِذۡ قَامُوۡا

هُدًى ﴿۱۳﴾	وَّ	رَبَطۡنَا	عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ	اِذۡ	قَامُوۡا
ہدایت (میں)	اور	ہم نے گرہ لگادی	ان کے دلوں پر	جب	وہ کھڑے ہوئے

اضافہ کردیا ○ اور ہم نے ان کے دلوں کو قوت عطا فرمائی جب وہ کھڑے ہوگئے

فَقَالُوۡا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَنۡ نَّدۡعُوَا۠

فَقَالُوۡا(1)	رَبُّنَا	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	لَنۡ نَّدۡعُوَا۠
پھر انہوں نے کہا	ہمارا رب (وہ ہے جو)	آسمانوں اور زمین کا رب (ہے)	ہم ہرگز عبادت نہیں کریں گے

تو کہنے لگے: ہمارا رب وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے، ہم اس کے سوا

مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدۡ قُلۡنَاۤ اِذًا

مِنۡ دُوۡنِهٖۤ	اِلٰهًا	لَّقَدۡ	قُلۡنَاۤ	اِذًا
اس کے سوا	کسی معبود (کی)	(اگر ایسا کیا تو) ضرور بیشک	ہم نے کہی	اس وقت

کسی معبود کی عبادت ہرگز نہیں کریں گے۔ اگر ہم ایسا کریں تو اس وقت ہم ضرور حد سے بڑھی ہوئی

شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰۤؤُلَاۤءِ قَوۡمُنَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ

شَطَطًا ﴿۱۴﴾	هٰۤؤُلَاۤءِ	قَوۡمُنَا	اتَّخَذُوۡا	مِنۡ دُوۡنِهٖۤ	اٰلِهَةً
حد سے بڑھی ہوئی بات	یہ	ہماری قوم (ہے)	انہوں نے بنالئے	اس کے سوا	معبود

بات کہنے والے ہوں گے ○ یہ ہماری قوم ہے انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں،

لَوۡلَا يَاۡتُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِسُلۡطٰنٍۢ بَيِّنٍ ؕ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ

لَوۡلَا	يَاۡتُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِسُلۡطٰنٍۢ بَيِّنٍ	فَمَنۡ	اَظۡلَمُ	مِمَّنِ
کیوں نہیں	وہ لاتے ان پر کوئی روشن دلیل	تو کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو

یہ ان پر کوئی روشن دلیل کیوں نہیں لاتے؟ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو

= تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج5، ص541 کا مطالعہ فرمائیں۔

(1) ...... اصحابِ کہف نے یہ بات دقیانوس بادشاہ کے سامنے اس وقت کی تھی جب اس نے انہیں اپنے دربار میں بلایا تھا۔

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ وَ اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَ مَا

افْتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا ﴿۱۵﴾	وَ	اِذِ	اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ (1)	وَ	مَا
بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	اور	جب	تم الگ ہو جاؤ ان سے	اور	جن کی

اللہ پر جھوٹ باندھے؟ ۞ اور (آپس میں کہا:) جب تم ان لوگوں سے اور

يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ

يَعْبُدُوْنَ	اِلَّا اللّٰهَ	فَاْوٗۤا	اِلَى الْكَهْفِ	يَنْشُرْ	لَكُمْ
وہ عبادت کرتے ہیں	اللہ کے سوا	تو پناہ لو	غار کی طرف	پھیلا دے گا	تمہارے لیے

اللہ کے سوا جن کو یہ پوجتے ہیں ان سے جدا ہو جاؤ تو غار میں پناہ لو، تمہارا رب تمہارے لیے

رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ

رَبُّكُمْ	مِّنْ رَّحْمَتِهٖ	وَ	يُهَيِّئْ	لَكُمْ	مِّنْ اَمْرِكُمْ
تمہارا رب	اپنی رحمت	اور	مہیا کر دے گا	تمہارے لئے	تمہارے کام سے (میں)

اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں تمہارے لئے آسانی

مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ

مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾	وَ	تَرَى	الشَّمْسَ	اِذَا	طَلَعَتْ
آسانی کا سامان	اور	تم دیکھو گے	سورج (کو)	جب	وہ طلوع ہوتا ہے

مہیا کر دے گا ۞ اور اے حبیب! تم سورج کو دیکھو گے کہ جب نکلتا ہے

تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ

تَّزٰوَرُ	عَنْ كَهْفِهِمْ	ذَاتَ الْيَمِيْنِ (2)	وَ	اِذَا	غَرَبَتْ
(تو) مائل ہو کر نکل جاتا ہے	ان کی غار سے	دائیں طرف	اور	جب	وہ غروب ہوتا ہے

تو ان کے غار کے دائیں جانب مائل ہو کر نکل جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے

1 ...... یہاں سے جو کلام ہے یہ ان اصحابِ کہف کا آپس میں تھا۔ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اس کافر قوم میں نہ رہو بلکہ ان سے جدا ہو جاؤ اور جا کر کہیں کسی گوشہ میں چھپ جاؤ، جہاں ان کے فتنہ سے بچ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیا کریں اور ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ گوشۂ عافیت ضرور دے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ فتنوں کے زمانہ میں لوگوں سے علیحدگی اپنے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔

2 ...... یعنی ان پر سارا دن سایہ رہتا ہے اور طلوع سے غروب تک کسی وقت بھی دھوپ کی گرمی انہیں نہیں پہنچتی۔

تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ هُمْ فِیْ فَجْوَةٍ

تَّقْرِضُهُمْ	ذَاتَ الشِّمَالِ	وَ	هُمْ	فِیْ فَجْوَةٍ
(تو) کترا کر نکل جاتا ہے ان سے	بائیں جانب	اور (حالانکہ)	وہ	کھلے حصے میں (ہوتے ہیں)

توان سے بائیں طرف کترا کر گزر جاتا ہے حالانکہ وہ اس غار کے کھلے حصے

مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ

مِّنْهُ	ذٰلِكَ	مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ	مَنْ	یَّهْدِ	اللّٰهُ	فَهُوَ
اس (غار) سے (کے)	یہ	اللہ کی نشانیوں میں سے (ہے)	جسے	ہدایت دے	اللہ	تو وہی

میں ہیں۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ جسے اللہ ہدایت دیتا ہے تو وہی

الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ

الْمُهْتَدِ	وَ	مَنْ	یُّضْلِلْ	فَلَنْ تَجِدَ	لَهٗ
ہدایت پانے والا (ہے)	اور	جسے	وہ گمراہ کردے	تو تم نہیں پاؤ گے	اس کے لئے

ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ کرے تو تم ہرگز اس کیلئے

وَلِیًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ وَ تَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا وَّ هُمْ

ع ۲ ۵ ۱۴

وَلِیًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾	وَ	تَحْسَبُهُمْ	اَیْقَاظًا (۱)	وَّ	هُمْ
کوئی راہ دکھانے والا مددگار	اور	تم خیال کروگے انہیں	جاگتے ہوئے	اور (حالانکہ)	وہ

کوئی راہ دکھانے والا مددگار نہ پاؤ گے ○ اور تم انہیں جاگتے ہوئے خیال کروگے حالانکہ وہ

رُقُوْدٌ ۖۗ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَ

رُقُوْدٌ	وَّ	نُقَلِّبُهُمْ	ذَاتَ الْیَمِیْنِ	وَ	ذَاتَ الشِّمَالِ	وَ
سو رہے (ہیں)	اور	ہم بدلتے رہتے ہیں انہیں	دائیں طرف	اور	بائیں طرف	اور

سو رہے ہیں اور ہم ان کی دائیں اور بائیں کروٹ بدلتے رہتے ہیں اور

(1)......اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر تم انہیں دیکھو تو تم انہیں جاگتے ہوئے خیال کروگے کیونکہ ان کی آنکھیں کھلی ہیں حالانکہ وہ سو رہے ہیں اور ہم سال میں ایک مرتبہ دس محرم شریف کو ان کی دائیں اور بائیں کروٹ بدلتے رہتے ہیں تاکہ ایک ہی طرح لیٹے رہنے سے ان کے بدن کو نقصان نہ پہنچے اور ان کا کتا غار کی چوکھٹ پر اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے اور وہ بھی ان کے ساتھ کروٹ بدلتا ہے یعنی جب اصحابِ کہف کروٹ بدلتے ہیں تو وہ بھی کروٹ بدلتا ہے۔

اصحابِ کہف کی بیداری اور مدتِ قیام سے متعلق باہمی سوال و جواب

كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ

كَلْبُهُمْ (1)	بَاسِطٌ	ذِرَاعَيْهِ	بِالْوَصِيْدِ	لَوِ	اطَّلَعْتَ
ان کا کتا	پھیلائے ہوئے (ہے)	اپنی کلائیاں	غار کی چوکھٹ پر	اگر	تو جھانک کر دیکھ لے

ان کا کتا غار کی چوکھٹ پر اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے۔ اے سننے والے! اگر تو انہیں جھانک کر

عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ

عَلَيْهِمْ	لَوَلَّيْتَ	مِنْهُمْ	فِرَارًا (1)	وَّ	لَمُلِئْتَ	مِنْهُمْ
ان پر (انہیں)	(تو) ضرور پھر جائے گا	ان سے	بھاگتے ہوئے	اور	ضرور تو بھر جائے گا	ان سے (کی)

دیکھ لے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے اور ان کی ہیبت سے

رُعْبًا ۝۱۸ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا

رُعْبًا ۝۱۸	وَ	كَذٰلِكَ	بَعَثْنٰهُمْ	لِيَتَسَآءَلُوْا
ہیبت (میں)	اور	ایسا ہی	ہم نے اٹھایا، جگایا انہیں	تاکہ وہ ایک دوسرے سے (حالات) پوچھیں

بھر جائے ۝ اور ویسا ہی ہم نے انہیں جگایا تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے

بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا

بَيْنَهُمْ	قَالَ	قَآئِلٌ	مِّنْهُمْ	كَمْ	لَبِثْتُمْ	قَالُوْا
اپنے درمیان	کہا	ایک کہنے والے (نے)	ان میں سے	کتنی (دیر)	تم ٹھہرے	انہوں نے کہا

حالات پوچھیں۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: تم یہاں کتنی دیر رہے ہو؟ چند افراد نے کہا:

لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ

لَبِثْنَا	يَوْمًا	اَوْ	بَعْضَ يَوْمٍ	قَالُوْا	رَبُّكُمْ	اَعْلَمُ
ہم ٹھہرے	ایک دن	یا	دن کا کچھ حصہ	انہوں نے کہا	تمہارا رب	خوب جانتا ہے

کہ ہم ایک دن رہے ہیں یا ایک دن سے کچھ کم وقت۔ دوسروں نے کہا: تمہارا رب خوب جانتا ہے

1 ...... علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب نیک بندوں اور اولیاءِ کرام کی صحبت میں رہنے کی برکت سے ایک کتا اتنا بلند مقام پا گیا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر قرآنِ پاک میں فرمایا تو اس مسلمان کے بارے میں تیرا کیا گمان ہے جو اولیاء اور صالحین سے محبت کرنے والا اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہونے والا ہے بلکہ اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے تسلی ہے جو کسی بلند مقام پر فائز نہیں۔ (قرطبی، الکہف، تحت الآیۃ: ۱۸، ۵/۲۶۹، الجزء العاشر) کہ وہ اپنی اس محبت و عقیدت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سرخرو ہوں گے۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ نے ایسی ہیبت سے ان کی حفاظت فرمائی ہے کہ ان تک کوئی جا نہیں سکتا۔

بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ

بِمَا	لَبِثْتُمْ	فَابْعَثُوْۤا	اَحَدَكُمْ	بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ [1]
(اس) کو جتنا	تم ٹھہرے	تو تم بھیجو	اپنے میں سے ایک (کو)	اپنی اس چاندی کے ساتھ

جتنا تم ٹھہرے ہو تو اپنے میں سے ایک کو یہ چاندی دے کر

اِلَى الْمَدِیْنَةِ فَلْیَنْظُرْ اَیُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا

اِلَى الْمَدِیْنَةِ	فَلْیَنْظُرْ	اَیُّهَاۤ	اَزْكٰى	طَعَامًا
شہر کی طرف	تو اسے چاہیے کہ دیکھے	کون سا	زیادہ عمدہ (ہے)	کھانا

شہر کی طرف بھیجو تاکہ وہ دیکھے کہ وہاں کون سا کھانا زیادہ عمدہ ہے

فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَ لْیَتَلَطَّفْ وَ

فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ	مِّنْهُ	وَلْیَتَلَطَّفْ	وَ
تو وہ لے آئے تمہارے پاس کوئی کھانا	اسی میں سے	اور اسے چاہیے کہ نرمی سے کام لے	اور

پھر تمہارے پاس اسی میں سے کوئی کھانا لے آئے اور اسے چاہیے کہ نرمی سے کام لے اور

لَا یُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ۝۱۹ اِنَّهُمْ اِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ

لَا یُشْعِرَنَّ	بِكُمْ	اَحَدًا ۝۱۹	اِنَّهُمْ	اِنْ	یَّظْهَرُوْا [2]	عَلَیْكُمْ
ہرگز آگاہ نہ کرے	تم پر	کسی ایک (کو)	بیشک وہ	اگر	آگاہ ہوگئے	تم پر

ہرگز کسی کو تمہاری اطلاع نہ دے ۝ بیشک اگر انہوں نے تمہیں جان لیا

یَرْجُمُوْكُمْ اَوْ یُعِیْدُوْكُمْ فِیْ مِلَّتِهِمْ وَ

یَرْجُمُوْكُمْ	اَوْ	یُعِیْدُوْكُمْ	فِیْ مِلَّتِهِمْ	وَ
(تو) پتھر ماریں گے تمہیں	یا	پھیر لیں گے تمہیں	اپنے دین میں	اور (اگر ایسا ہوا تو)

تو تمہیں پتھر ماریں گے یا تمہیں اپنے دین میں پھیر لیں گے اور

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف بأنّ التاء بعد الیاء من النصف الاول و اللام الثانیة من النصف الاخیر ۱۲

1 ...... اصحابِ کہف اپنے ساتھ دقیانوسی سکے لے کر گئے تھے اور سوتے وقت انہیں اپنے سرہانے رکھ لیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو خرچ ساتھ میں رکھنا طریقۂ توکل کے خلاف نہیں ہے، لہٰذا اسے چاہیے کہ اسباب اپنے ساتھ رکھے اور بھروسہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر رکھے۔

2 ...... اصحابِ کہف نے آپس میں کہا کہ اگر انہوں نے تمہیں جان لیا تو تمہیں پتھر ماریں گے اور بری طرح قتل کریں گے یا جبر و ستم سے تمہیں اپنے دین میں پھیر لیں گے اور اگر ایسا ہوا تو پھر تم کبھی بھی فلاح نہ پاؤ گے۔

اصحابِ کہف پر مطلع کیے جانے کی حکمت

لَنْ تُفْلِحُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَ كَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَیْهِمْ

لَنْ تُفْلِحُوْۤا	اِذًا	اَبَدًا ﴿۲۰﴾	وَ	كَذٰلِكَ (1)	اَعْثَرْنَا	عَلَیْهِمْ
تم ہرگز فلاح نہ پاؤ گے	اس وقت	کبھی بھی	اور	اسی طرح	ہم نے مطلع کر دیا	ان پر

اگر ایسا ہوا تو پھر تم کبھی بھی فلاح نہ پاؤ گے ۝ اور اسی طرح ہم نے ان پر مطلع کر دیا

لِیَعْلَمُوْۤا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا

لِیَعْلَمُوْۤا	اَنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	وَّ	اَنَّ	السَّاعَةَ	لَا
تاکہ لوگ جان لیں	کہ	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور	یہ کہ	قیامت	نہیں

تاکہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں

رَیْبَ فِیْهَا ۚۛ اِذْ یَتَنَازَعُوْنَ بَیْنَهُمْ اَمْرَهُمْ

رَیْبَ	فِیْهَا	اِذْ	یَتَنَازَعُوْنَ	بَیْنَهُمْ	اَمْرَهُمْ
کوئی شک، شبہ	اس میں	جب	وہ لوگ جھگڑنے لگے	اپنے درمیان	ان کے معاملے (میں)

کچھ شبہ نہیں، جب وہ لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑنے لگے

اصحابِ کہف کی وفات کے بعد غار کے دہانے پر مسجد کی تعمیر

فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَیْهِمْ بُنْیَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ

فَقَالُوا	ابْنُوْا	عَلَیْهِمْ	بُنْیَانًا	رَبُّهُمْ	اَعْلَمُ	بِهِمْ	قَالَ
تو کہنے لگے	بنادو	ان (کے غار) پر	کوئی عمارت	ان کا رب	خوب جانتا ہے	ان کو	کہا

تو کہنے لگے: ان کے غار پر کوئی عمارت بنادو، ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے، جو لوگ

الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰۤى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْهِمْ

الَّذِیْنَ	غَلَبُوْا	عَلٰۤى اَمْرِهِمْ	لَنَتَّخِذَنَّ	عَلَیْهِمْ
ان لوگوں نے جو	غالب رہے	اپنے کام پر	ضرور ہم بنائیں گے	ان پر (کے قریب)

اپنے اس کام میں غالب رہے تھے انہوں نے کہا: ہم ضرور ان کے قریب ایک مسجد

1...... ارشاد فرمایا کہ جیسے ہم نے اصحابِ کہف کو جگایا تھا اسی طرح ہم نے لوگوں کو دقیانوس کے مرنے اور مدت گزر جانے کے بعد اصحابِ کہف کے بارے میں مطلع کر دیا تاکہ تمام لوگ اور بالخصوص بیدروس بادشاہ کی قوم کے منکرینِ قیامت جان لیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں کچھ شبہ نہیں۔ پھر اصحابِ کہف کی وفات کے بعد ان کے اردگرد عمارت بنانے میں لوگ باہم جھگڑنے لگے تو کہنے لگے: ان کے غار پر کوئی عمارت بنادو۔ ان کا رب عَزَّوَجَلَّ انہیں خوب جانتا ہے جو لوگ اپنے اس کام میں غالب رہے تھے یعنی بیدروس بادشاہ اور اس کے ساتھی، انہوں نے کہا: ہم ضرور ان کے قریب ایک مسجد بنائیں گے=

اصحابِ کہف کی تعداد سے متعلق گروہوں کا اختلاف اور فضول سوالات کی ممانعت

مَّسۡجِدًا ﴿۲۱﴾ سَیَقُوۡلُوۡنَ ثَلٰثَۃٌ رَّابِعُہُمۡ کَلۡبُہُمۡ ۚ وَ

مَّسۡجِدًا ﴿۲۱﴾ (1)	سَیَقُوۡلُوۡنَ	ثَلٰثَۃٌ	رَّابِعُہُمۡ	کَلۡبُہُمۡ	وَ
مسجد	عنقریب لوگ کہیں گے	(وہ) تین (ہیں)	(جبکہ) ان کا چوتھا	ان کا کتا (ہے)	اور

بنائیں گے ○ اب لوگ کہیں گے کہ وہ تین ہیں (جبکہ) چوتھا ان کا کتا ہے اور

یَقُوۡلُوۡنَ خَمۡسَۃٌ سَادِسُہُمۡ کَلۡبُہُمۡ رَجۡمًۢا بِالۡغَیۡبِ ۚ

یَقُوۡلُوۡنَ	خَمۡسَۃٌ	سَادِسُہُمۡ	کَلۡبُہُمۡ	رَجۡمًۢا بِالۡغَیۡبِ
(کچھ) کہیں گے	پانچ (ہیں)	(اور) ان کا چھٹا	ان کا کتا (ہے)	بغیر دیکھے اندازے (ہیں)

کچھ کہیں گے: وہ پانچ ہیں (اور) چھٹا ان کا کتا ہے (یہ سب) بغیر دیکھے اندازے ہیں

وَ یَقُوۡلُوۡنَ سَبۡعَۃٌ وَّ ثَامِنُہُمۡ کَلۡبُہُمۡ ؕ قُلۡ رَّبِّیۡۤ

وَ	یَقُوۡلُوۡنَ	سَبۡعَۃٌ	وَّ	ثَامِنُہُمۡ	کَلۡبُہُمۡ	قُلۡ	رَّبِّیۡۤ
اور	(کچھ) کہیں گے	سات (ہیں)	اور	ان کا آٹھواں	ان کا کتا (ہے)	تم کہو	میرا رب

اور کچھ کہیں گے: وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے۔ تم فرماؤ! میرا رب

اَعۡلَمُ بِعِدَّتِہِمۡ مَّا یَعۡلَمُہُمۡ اِلَّا قَلِیۡلٌ ۬ فَلَا تُمَارِ

اَعۡلَمُ	بِعِدَّتِہِمۡ	مَّا یَعۡلَمُہُمۡ	اِلَّا	قَلِیۡلٌ	فَلَا تُمَارِ
خوب جانتا ہے	ان کی تعداد کو	نہیں جانتے انہیں	مگر	تھوڑے (لوگ)	تو تم بحث نہ کرو

ان کی تعداد خوب جانتا ہے۔ انہیں بہت تھوڑے لوگ جانتے ہیں۔ تو ان کے بارے میں

فِیۡہِمۡ اِلَّا مِرَآءً ظَاہِرًا ۪ وَّ لَا تَسۡتَفۡتِ فِیۡہِمۡ

فِیۡہِمۡ	اِلَّا	مِرَآءً ظَاہِرًا	وَّ	لَا تَسۡتَفۡتِ	فِیۡہِمۡ
ان کے بارے میں	مگر	جتنی بحث ظاہر (ہوچکی)	اور	تم نہ پوچھو	ان کے بارے میں

بحث نہ کرو مگر اتنی ہی جتنی ظاہر ہوچکی ہے اور ان کے بارے میں ان میں سے کسی سے

=گے جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قرب سے برکت حاصل کریں۔

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہلِ ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآنِ کریم میں اس کا ذکر فرمانا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے قرب میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لئے اہلُ اللہ کے مزارات پر لوگ حصولِ برکت کے لئے جایا کرتے ہیں۔

ع ۳ ۵ ۱۵

مسلمان اپنے ارادے میں اِنْ شَآءَ اللہ ضرور کہا کرے

مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ ع وَ لَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ

مِّنْهُمْ	اَحَدًا ﴿۲۲﴾	وَ	لَا تَقُوْلَنَّ (1)	لِشَایْءٍ	اِنِّیْ
ان میں سے	کسی ایک (سے)	اور	تم ہرگز نہ کہنا	کسی چیز کے متعلق	(کہ) بیشک میں

کچھ نہ پوچھو ○ اور ہرگز کسی چیز کے متعلق نہ کہنا کہ میں

فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ ۙ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ز وَ اذْكُرْ

فَاعِلٌ	ذٰلِكَ	غَدًا ﴿۲۳﴾	اِلَّاۤ	اَنْ	یَّشَآءَ	اللّٰهُ	وَ	اذْكُرْ
کرنے والا (ہوں)	یہ	کل	مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ	اور	یاد کرلو

کل یہ کرنے والا ہوں ○ مگر یہ کہ اللہ چاہے اور جب

رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ وَ قُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ

رَّبَّكَ	اِذَا	نَسِیْتَ (2)	وَ	قُلْ	عَسٰۤى	اَنْ	یَّهْدِیَنِ	رَبِّیْ
اپنے رب (کو)	جب	تم بھول جاؤ	اور	کہو	قریب ہے	کہ	دکھادے مجھے	میرا رب

تم بھول جاؤ تو اپنے رب کو یاد کرلو اور یوں کہو کہ قریب ہے کہ میرا رب مجھے

اصحابِ کہف کے غار میں ٹھہرنے کی مدت

لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَ لَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَ

لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾	وَ	لَبِثُوْا	فِیْ كَهْفِهِمْ	ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ	وَ
اس سے زیادہ قریب کوئی راستہ	اور	وہ ٹھہرے	اپنے غار میں	تین سو سال	اور

اس واقعے سے زیادہ قریب ہدایت کا کوئی راستہ دکھائے ○ اور وہ اپنے غار میں تین سو سال ٹھہرے اور

علمِ الٰہی کی شان اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان

ازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ج

ازْدَادُوْا	تِسْعًا ﴿۲۵﴾	قُلِ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	لَبِثُوْا
انہیں مزید ہوئے	نو (سال)	تم کہو	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جتنا	وہ ٹھہرے

نو سال زیادہ ○ تم فرماؤ: اللہ خوب جانتا ہے وہ جتنا ٹھہرے۔

1 ...... یہاں سے اسلامی تعلیمات کی ایک بنیادی چیز بیان فرمائی گئی ہے کہ مسلمان کو چاہئے کہ اپنے ارادے میں اِنْ شَآءَ اللہ ضرور کہا کرے، چنانچہ فرمایا گیا کہ اور ہرگز کسی چیز کے متعلق نہ کہنا کہ میں کل یہ کرنے والا ہوں مگر ساتھ ہی یہ کہا کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو میں کرلوں گا۔ مراد یہ ہے کہ جب کسی کام کا ارادہ ہو تو یہ کہنا چاہئے کہ اِنْ شَآءَ اللہ ایسا کروں گا، بغیر اِنْ شَآءَ اللہ کے نہ کہے۔ 2 ...... اس آیت کے معنی سے متعلق تفسیروں میں کئی قول ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں: (1) اگر اِنْ شَآءَ اللہ تعالیٰ کہنا یاد نہ رہے تو جب یاد آئے کہہ لو۔ (2) اگر کسی نماز کو بھول گئے تو یاد آتے ہی ادا کرلو۔

لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ-اَبْصِرْ بِهٖ وَ اَسْمِعْؕ-

لَهٗ	غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	اَبْصِرْ بِهٖ	وَ	اَسْمِعْ
اسی کے لیے (ہیں)	آسمانوں اور زمین کے (سب) غیب	وہ کتنا دیکھنے والا	اور	کتنا سننے والا (ہے)

آسمانوں اور زمین کے سب غیب اسی کے لیے ہیں، وہ کتنا دیکھنے والا اور سننے والا ہے۔

مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ٘-وَّ لَا یُشْرِكُ

مَا	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ	مِنْ وَّلِیٍّ	وَّ	لَا یُشْرِكُ
نہیں (ہے)	ان کے لئے	اس کے سوا	کوئی مددگار	اور	وہ شریک نہیں کرتا

ان کیلئے اس کے سوا کوئی مددگار نہیں اور وہ اپنے حکم میں

فِیْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا (۲۶) وَ اتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ

فِیْ حُكْمِهٖۤ	اَحَدًا (۲۶)	وَ	اتْلُ [1]	مَاۤ	اُوْحِیَ	اِلَیْكَ
اپنے حکم میں	کسی ایک (کو)	اور	تلاوت کرو	(اس کی) جو	وحی بھیجی گئی ہے	تمہاری طرف

کسی کو شریک نہیں کرتا ○ اور اپنے رب کی کتاب سے

تلاوتِ قرآن کرتے رہنے کا حکم

مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ؕ-لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ قف وَ لَنْ تَجِدَ

مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ	لَا	مُبَدِّلَ	لِكَلِمٰتِهٖ	وَ	لَنْ تَجِدَ
اپنے رب کی کتاب سے	نہیں	کوئی بدلنے والا	اس کی باتوں کو	اور	تم ہرگز نہ پاؤ گے

اس وحی کی تلاوت کرو جو آپ کی طرف بھیجی گئی ہے۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور تم ہرگز

مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا (۲۷) وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ

مِنْ دُوْنِهٖ	مُلْتَحَدًا (۲۷)	وَ	اصْبِرْ [2]	نَفْسَكَ	مَعَ الَّذِیْنَ
اس کے سوا	کوئی پناہ	اور	روک کر رکھو	اپنی جان	ان لوگوں کے ساتھ جو

اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤ گے ○ اور اپنی جان کو ان لوگوں کے ساتھ مانوس رکھ جو

نیک لوگوں اور فقیروں سے مخلصانہ دوستی اختیار کرنے کا حکم

1 ...... اصحابِ کہف کا واقعہ مکمل ہونے کے بعد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے رہنے کا حکم دیا۔ یہ حکم اگرچہ اصحابِ کہف کے واقعے کے اختتام کے طور پر ہے لیکن قرآنِ پاک کے عمومِ الفاظ کا اعتبار کرتے ہوئے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مطلقاً بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کرنی چاہئے، سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔

2 ...... سردارانِ کفار کی ایک جماعت نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کیا کہ ہمیں غرباء اور شکستہ حالوں کے ساتھ بیٹھتے شرم آتی ہے۔ اگر آپ انہیں اپنی صحبت سے جدا کر دیں تو ہم اسلام لے آئیں اور ہمارے اسلام لانے سے خلقِ کثیر اسلام لے آئے گی۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ

يَدْعُوْنَ	رَبَّهُمْ	بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ	یُرِیْدُوْنَ	وَجْهَهٗ
پکارتے ہیں، عبادت کرتے ہیں	اپنے رب (کی)	صبح اور شام	وہ چاہتے ہیں	اس کی رضا

صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں

وَ لَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ

وَ	لَا تَعْدُ (1)	عَیْنٰكَ	عَنْهُمْ	تُرِیْدُ	زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	وَ
اور	نہ پھریں	تمہاری آنکھیں	ان سے	چاہتے ہوئے	دنیوی زندگی کی زینت	اور

اور تیری آنکھیں دنیوی زندگی کی زینت چاہتے ہوئے انہیں چھوڑ کر اوروں پر نہ پڑیں اور

لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ

لَا تُطِعْ	مَنْ	اَغْفَلْنَا	قَلْبَهٗ	عَنْ ذِكْرِنَا	وَ	اتَّبَعَ
بات نہ مان	(اس کی) جو	ہم نے غافل کر دیا	اس کے دل (کو)	اپنی یاد سے	اور	وہ پیچھے چلا

اس کی بات نہ مان جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے

هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۲۸ وَ قُلِ الْحَقُّ

هَوٰىهُ	وَ	كَانَ	اَمْرُهٗ	فُرُطًا ۲۸	وَ	قُلِ	الْحَقُّ
اپنی خواہش (کے)	اور	ہے	اس کا کام	حد سے گزرا ہوا	اور	تم کہہ دو	حق

پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا ○ اور تم فرمادو کہ حق

مِنْ رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ

مِنْ رَّبِّكُمْ	فَمَنْ	شَآءَ	فَلْیُؤْمِنْ	وَّ	مَنْ	شَآءَ
تمہارے رب کی طرف سے (ہے)	تو جو	چاہے	تو وہ ایمان لائے	اور	جو	چاہے

تمہارے رب کی طرف سے ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے

الثلثة

1 ......اس حکم میں قیامت تک کے مسلمانوں کو ہدایت ہے کہ غافلوں، متکبروں، ریاکاروں، دنیاداروں کی نہ مانا کریں اور ان کے مال ودولت پر نظریں نہ جمائیں بلکہ مخلص، صالح، غرباء ومساکین کے ساتھ تعلق رکھیں اور ان ہی کی اطاعت کیا کریں۔ دنیا کی محبت میں گرفتار مالداروں کی بات ماننا دین کو برباد کر دیتا ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جو بات سمجھ آتی ہے وہ یہ ہے کہ مال اور مالدار فی نفسہٖ نہ برے ہیں اور نہ اچھے بلکہ مال کا غلط استعمال اور ایسے مالدار برے ہیں اور چونکہ مالدار عموماً نفس پرستی میں پڑ جاتے ہیں اسی لئے ان کی مذمت زیادہ بیان کی جاتی ہے۔

فَلْیَكْفُرْ ۙ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ

فَلْیَكْفُرْ	اِنَّاۤ	اَعْتَدْنَا	لِلظّٰلِمِیْنَ (1)	نَارًا	اَحَاطَ	بِهِمْ
تو وہ کفر کرے	بیشک	ہم نے تیار کر رکھی ہے	ظالموں کے لیے	آگ	گھیر لیں گی	ان کو

کفر کرے بیشک ہم نے ظالموں کے لیے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں

سُرَادِقُهَا ؕ وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا

سُرَادِقُهَا	وَ	اِنْ	یَّسْتَغِیْثُوْا	یُغَاثُوْا
اس کی دیواریں	اور	اگر	وہ (پانی کی) فریاد کریں گے	(تو) ان کی فریاد پوری کی جائے گی

انہیں گھیر لیں گی اور اگر وہ پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد اس پانی سے

بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ ؕ

بِمَآءٍ	كَالْمُهْلِ	یَشْوِی	الْوُجُوْهَ
(اس) پانی کے ساتھ	(جو) پگھلائے ہوئے تانبے جیسا (ہو گا)	وہ بھون دے گا	(ان کے) چہرے

پوری کی جائے گی جو پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح ہو گا جو اُن کے منہ کو بھون دے گا۔

بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

باعمل مسلمانوں کو بشارت

بِئْسَ	الشَّرَابُ	وَ	سَآءَتْ	مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
کیا ہی برا	پینا (ہے)	اور	کیا ہی بری	ٹھہرنے کی جگہ	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے

کیا ہی برا پینا اور دوزخ کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے ○ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ

وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	اِنَّا	لَا نُضِیْعُ	اَجْرَ	مَنْ
اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	بیشک	ہم ضائع نہیں کرتے	(اس کا) ثواب	جو

نیک اعمال کئے ہم ان کا اجر ضائع نہیں کرتے جو

(1)...... اس آیتِ مبارکہ میں ہر اس مسلمان کے لئے بھی بڑی نصیحت ہے جو ظلم اور گناہ کرنے میں مصروف ہے، اسے اپنے گناہوں پر ندامت و شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے توبہ و استغفار کرنا اور نیک اعمال میں مصروف ہو جانا چاہئے ورنہ یاد رکھے کہ مرنے کے بعد کا سفر انتہائی طویل ہے، جہنم کی گرمی بڑی شدید ہے، اہلِ جہنم کا پانی پگھلے ہوئے تانبے کی طرح اور جہنمیوں کی پیپ ہے اور جہنم کی قید بہت سخت ہے۔

با عمل مسلمانوں کا اجر و ثواب

اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ ج اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ

اَحْسَنَ	عَمَلًا ﴿۳۰﴾	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	جَنّٰتُ عَدْنٍ	تَجْرِیْ
اچھا (ہو)	عمل (میں)	یہ لوگ	ان کے لیے	ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)	بہتی ہیں

اچھے عمل کرنے والے ہوں ○ ان کے لیے ہمیشگی کے باغات ہیں ان کے نیچے

مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ

مِنْ تَحْتِهِمُ	الْاَنْهٰرُ	یُحَلَّوْنَ	فِیْهَا	مِنْ اَسَاوِرَ
ان کے نیچے	نہریں	انہیں پہنائے جائیں گے	ان (باغوں) میں	کنگن

نہریں بہتی ہیں، انہیں ان باغوں میں سونے کے کنگن

مِنْ ذَهَبٍ وَّ یَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ

مِنْ ذَهَبٍ	وَّ	یَلْبَسُوْنَ	ثِیَابًا خُضْرًا	مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ (1)
سونے سے (کے)	اور	وہ پہنیں گے	سبز کپڑے	باریک ریشم اور موٹے ریشم سے (کے)

پہنائے جائیں گے اور وہ سبز رنگ کے باریک اور موٹے ریشم کے کپڑے پہنیں گے

مُّتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَ

مُّتَّكِـِٕیْنَ	فِیْهَا	عَلَى الْاَرَآئِكِ	نِعْمَ	الثَّوَابُ	وَ
تکیے لگائے ہوئے (ہوں گے)	ان میں	تختوں پر	کیا ہی اچھا (ہے)	ثواب	اور

وہاں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔ یہ کیا ہی اچھا ثواب ہے اور

ایک مالدار کافر اور غریب مومن کا حال

ع ۲

حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ ع وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ جَعَلْنَا

حَسُنَتْ	مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾	وَ	اضْرِبْ (2)	لَهُمْ	مَّثَلًا	رَّجُلَیْنِ	جَعَلْنَا
وہ کیا ہی اچھی ہے	آرام کی جگہ	اور	بیان کرو	ان سے	حال	دو مردوں (کا)	ہم نے بنائے

جنت کی کیا ہی اچھی آرام کی جگہ ہے ○ اور ان کے سامنے دو آدمیوں کا حال بیان کرو کہ ان میں سے

1 ...... ریشمی لباس اور سونے چاندی کے کنگن جنتی لباس ہیں، دنیا میں عورتوں کیلئے حلال اور مردوں کیلئے حرام ہیں۔ ریشم کے لباس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج5، ص564 کا مطالعہ فرمائیں۔

2 ...... اس پورے رکوع میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دو آدمیوں کا یعنی ایک مسلمان اور ایک کافر کا حال بیان کیا ہے اور کافر و مومن دونوں کو دعوتِ فکر دی ہے کہ اس واقعے میں غور کر کے اپنا اپنا انجام سمجھیں۔

لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَیۡنِ مِنۡ اَعۡنَابٍ وَّ حَفَفۡنٰهُمَا

لِاَحَدِهِمَا	جَنَّتَیۡنِ	مِنۡ اَعۡنَابٍ	وَّ	حَفَفۡنٰهُمَا
ان دونوں میں سے ایک کے لئے	دو باغ	انگوروں سے (کے)	اور	ہم نے ڈھانپ دیا انہیں

ایک آدمی کیلئے ہم نے انگوروں کے دو باغ بنائے اور ان دونوں باغوں کو

بِنَخۡلٍ وَّ جَعَلۡنَا بَیۡنَهُمَا زَرۡعًا ﴿٣٢﴾ كِلۡتَا الۡجَنَّتَیۡنِ اٰتَتۡ

بِنَخۡلٍ	وَّ	جَعَلۡنَا	بَیۡنَهُمَا	زَرۡعًا ﴿٣٢﴾ (1)	كِلۡتَا	الۡجَنَّتَیۡنِ	اٰتَتۡ
کھجوروں سے	اور	بنادی	ان کے درمیان	کھیتی	دونوں	باغوں (نے)	دیدیئے

کھجوروں سے ڈھانپ دیا اور ان کے درمیان میں کھیتی بھی بنادی ○ دونوں باغوں نے اپنے اپنے پھل

اُكُلَهَا وَ لَمۡ تَظۡلِمۡ مِّنۡهُ شَیۡـًٔا ۙ وَّ فَجَّرۡنَا خِلٰلَهُمَا

اُكُلَهَا	وَ	لَمۡ تَظۡلِمۡ	مِّنۡهُ	شَیۡـًٔا	وَّ	فَجَّرۡنَا	خِلٰلَهُمَا
اپنے پھل	اور	کمی نہ کی	اس سے	کچھ	اور	ہم نے جاری کردی	ان دونوں کے بیچ

دیدیئے اور اس میں کچھ کمی نہ کی اور دونوں کے بیچ میں ہم نے ایک نہر

نَهَرًا ﴿٣٣﴾ ۙ وَّ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَ هُوَ

نَهَرًا ﴿٣٣﴾	وَّ	كَانَ	لَهٗ	ثَمَرٌ (2)	فَقَالَ	لِصَاحِبِهٖ	وَ	هُوَ
ایک نہر	اور	تھے	اس کے پاس	پھل	تو اس نے کہا	اپنے ساتھی سے	اور	وہ

جاری کردی ○ اور اس آدمی کے پاس پھل تھے تو اس نے اپنے ساتھی سے کہا اور وہ

[illegible]

یُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكۡثَرُ مِنۡكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ

یُحَاوِرُهٗۤ (3)	اَنَا	اَكۡثَرُ	مِنۡكَ	مَالًا	وَّ	اَعَزُّ
فخریہ باتیں کرتا رہتا تھا اس سے	(کہ) میں	زیادہ ہوں	تجھ سے	مال (میں)	اور	زیادہ طاقتور ہوں

اس سے فخر و غرور کی باتیں کرتا رہتا تھا۔ (اس سے کہا) میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں اور افراد کے اعتبار سے

1 ...... آس پاس سبز باغ ہو اور بیچ میں ہرا بھرا کھیت ہو تو دیکھنے میں بہت ہی خوشنما معلوم ہوتا ہے اور اس سے مالک اپنی تمام ضروریات پوری کرلیتا ہے، کھیت سے غذا اور باغ سے پھل حاصل ہوتے ہیں۔

2 ...... یعنی اس باغ والے کافر آدمی کے پاس باغ کے علاوہ اور بھی بہت سامال واسباب جیسے سونا، چاندی وغیرہ ہر قسم کا مال تھا۔

3 ...... اس سے معلوم ہوا کہ نعمتوں پر فخر و غرور کا اظہار کرنا اور مومن کو ذلیل جاننا کفار کا کام ہے۔

نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ

نَفَرًا ﴿۳۴﴾	وَ	دَخَلَ[1]	جَنَّتَهٗ	وَ	هُوَ	ظَالِمٌ
افراد (کے اعتبار سے)	اور	وہ داخل ہوا	اپنے باغ (میں)	اور (حالانکہ)	وہ	ظلم کرنے والا (تھا)

زیادہ طاقتور ہوں ○ اور وہ اپنے باغ میں گیا حالانکہ وہ اپنی جان پر

لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿۳۵﴾ وَّ

لِّنَفْسِهٖ	قَالَ	مَاۤ اَظُنُّ	اَنْ	تَبِیْدَ	هٰذِهٖۤ	اَبَدًا ﴿۳۵﴾	وَّ
اپنی جان پر	اس نے کہا	میں گمان نہیں کرتا	کہ	فنا ہو گا	یہ (باغ)	کبھی	اور

ظلم کرنے والا تھا، کہنے لگا: میں گمان نہیں کرتا کہ یہ (باغ) کبھی فنا ہو گا ○ اور

مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآىٕمَةً ۙ وَّلَىٕنْ رُّدِدْتُّ

مَاۤ اَظُنُّ	السَّاعَةَ	قَآىٕمَةً	وَّ	لَىٕنْ	رُّدِدْتُّ
میں گمان نہیں کرتا	(کہ) قیامت	قائم ہونے والی (ہے)	اور	ضرور اگر	مجھے لوٹایا گیا

میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہونے والی ہے اور اگر مجھے میرے رب کی طرف

اِلٰى رَبِّیْ لَاَجِدَنَّ خَیْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ

اِلٰى رَبِّیْ	لَاَجِدَنَّ	خَیْرًا مِّنْهَا	مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾[2]	قَالَ
میرے رب کی طرف	(تو) ضرور میں پالوں گا	اس (باغ) سے بہتر	پلٹنے کی جگہ	کہا

لوٹایا بھی گیا تو میں ضرور اس باغ سے بہتر پلٹنے کی جگہ پالوں گا ○ اس کے ساتھی نے

لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ یُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ

لَهٗ	صَاحِبُهٗ	وَ	هُوَ	یُحَاوِرُهٗۤ	اَكَفَرْتَ
اس سے	اس کے ساتھی (نے)	اور	وہ	فخریہ باتوں کا جواب دے رہا تھا اسے	کیا تو نے کفر کیا

اس کی فخر و غرور کی باتوں کا جواب دیتے ہوئے کہا: کیا تو اس کے ساتھ

غریب مومن کا مالدار کافر کی فخریہ باتوں کا جواب

1 ...... یہاں سے اس کافر کی غافلانہ باتوں کی ابتداء ہوتی ہے چنانچہ وہ باغات کا مالک مسلمان کا ہاتھ پکڑ کر اس کو ساتھ لے کر باغ میں گیا، وہاں اسے فخریہ طور پر ہر طرف لے کر پھرا اور مسلمان کو ہر ہر چیز دکھائی اور پھر باغ کی زینت و زیبائش اور رونق و بہار دیکھ کر مغرور ہو گیا اور کہنے لگا: میں گمان نہیں کرتا کہ یہ باغ کبھی فنا ہو گا یعنی ساری عمر مجھے پھل دیتا رہے گا۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ برے اعمال کر کے جنت کی آس لگانا کافروں کا شیوہ ہے، جو کاشت کر کے گندم کاٹنے کی امید نہیں رکھنی چاہئے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا میں مال ملنے کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی علامت سمجھنا کفار کا کام ہے۔

غریب مومن کی مالدار کافر کو تفہیم و نصیحت

بِالَّذِیْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ

بِالَّذِیْ	خَلَقَكَ	مِنْ تُرَابٍ	ثُمَّ	مِنْ نُّطْفَةٍ	ثُمَّ
(اس کے) ساتھ جس نے	پیدا کیا تجھے	مٹی سے	پھر	منی سے	پھر

کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر

سَوّٰىكَ رَجُلًا ﭤ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ وَ

سَوّٰىكَ	رَجُلًا ﴿۳۷﴾	لٰكِنَّا۠	هُوَ	اللّٰهُ	رَبِّیْ	وَ
بالکل صحیح بنادیا تجھے	مرد	لیکن	(میں یہی کہتا ہوں) وہ	اللہ (ہی)	میرا رب (ہے)	اور

تجھے بالکل صحیح مرد بنادیا ○ لیکن (میں تو یہی کہتا ہوں کہ) وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور

لَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَ لَوْ لَاۤ اِذْ دَخَلْتَ

لَاۤ اُشْرِكُ	بِرَبِّیْۤ	اَحَدًا ﴿۳۸﴾	وَ	لَوْلَاۤ	اِذْ	دَخَلْتَ
میں شریک نہیں کرتا	اپنے رب کا	کسی ایک (کو)	اور	(ایسا) کیوں نہ ہوا	جب	تو داخل ہوا

میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں کرتا ○ اور ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تو

جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ

جَنَّتَكَ	قُلْتَ [1]	مَا	شَآءَ	اللّٰهُ	لَا	قُوَّةَ	اِلَّا	بِاللّٰهِ
اپنے باغ (میں)	(تو) تو کہتا	جو	چاہا	اللہ (نے)	نہیں	کوئی قوت	مگر	اللہ کی مدد سے

اپنے باغ میں گیا تو کہتا: (یہ سب وہ ہے) جو اللہ نے چاہا، ساری قوت اللہ کی مدد سے ہی ہے۔

اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۳۹﴾ ۚ فَعَسٰى رَبِّیْۤ

اِنْ	تَرَنِ اَنَا	اَقَلَّ	مِنْكَ	مَالًا	وَّ	وَلَدًا ﴿۳۹﴾	فَعَسٰى	رَبِّیْۤ
اگر	تو دیکھ رہا ہے مجھے	کم	اپنے سے	مال	اور	اولاد (میں)	تو قریب ہے	میرا رب

اگر تو مجھے اپنے مقابلے میں مال اور اولاد میں کم دیکھ رہا ہے ○ تو قریب ہے کہ میرا رب

[1] ...... مسلمان نے اس کافر کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ ایسا کیوں نہ ہوا کہ تو اس سارے باغ اور اسباب پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت و نعمت کا معترف ہوتا اور اگر تو باغ دیکھ کر ماشاء اللہ کہتا اور اعتراف کرتا کہ یہ باغ اور اُس کے تمام محاصل و منافع اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے فضل و کرم سے ہیں اور سب کچھ اس کے اختیار میں ہے، چاہے اس کو آباد رکھے اور چاہے ویران کرے، ایسا کہتا تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوتا۔ یہاں سے مسلمان اور کافر کا فرق واضح ہوا کہ کافر اپنے مال و دولت اور کامیابی کو اپنی کوششوں کا نتیجہ سمجھتا ہے جبکہ مسلمان اپنی ہر کامیابی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم کی طرف منسوب کرتا ہے۔

باغ کی تباہی اور مالدار کافر کی ندامت

اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَ يُرْسِلَ عَلَيْهَا

اَنْ	يُّؤْتِيَنِ	خَيْرًا	مِّنْ جَنَّتِكَ	وَ	يُرْسِلَ	عَلَيْهَا
کہ	عطا فرمادے مجھے	بہتر	تیرے باغ سے	اور	بھیج دے	(تیرے) اس (باغ) پر

مجھے تیرے باغ سے بہتر عطا فرمادے اور تیرے باغ پر

حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا

حُسْبَانًا	مِّنَ السَّمَآءِ	فَتُصْبِحَ	صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾	اَوْ	يُصْبِحَ	مَآؤُهَا
بجلیاں	آسمان سے	تو وہ ہو کر رہ جائے	چٹیل میدان	یا	ہو جائے	اس کا پانی

آسمان سے بجلیاں گرادے تو وہ چٹیل میدان ہو کر رہ جائے ○ یا اس باغ کا پانی

غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَ اُحِيْطَ

غَوْرًا	فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ	لَهٗ	طَلَبًا ﴿۴۱﴾	وَ	اُحِيْطَ [1]
دھنسا ہوا	پھر تو ہرگز طاقت نہ رکھے	اس کو	تلاش کرنے (کی)	اور	گھیر لیا گیا

زمین میں دھنس جائے پھر تو اسے ہرگز تلاش نہ کرسکے ○ اور اس کے پھل

بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ

بِثَمَرِهٖ	فَاَصْبَحَ	يُقَلِّبُ	كَفَّيْهِ	عَلٰى	مَآ	اَنْفَقَ
اس کے پھلوں کو	تو وہ رہ گیا	پلٹتا ہوا (ملتا ہوا)	اپنی ہتھیلیاں	(اس) پر	جو	اس نے خرچ کیا

گھیر لیے گئے تو وہ ان اخراجات پر اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا جو اس باغ میں

فِيْهَا وَ هِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ

فِيْهَا	وَ	هِيَ	خَاوِيَةٌ	عَلٰى عُرُوْشِهَا	وَ	يَقُوْلُ	يٰلَيْتَنِيْ
اس (باغ) میں	اور	وہ (باغ)	گرا ہوا تھا	اپنی چھتوں (چھپروں) پر	اور	مالک کہہ رہا تھا	اے کاش

خرچ کیے تھے اور وہ باغ اپنی چھتوں کے بل اوندھے منہ گرا ہوا تھا اور وہ مالک کہہ رہا ہے، اے کاش!

1 ...... ارشاد فرمایا کہ اس کافر کے باغ پر عذاب آگیا اور باغ کے ساتھ ساتھ اس کے دیگر ہر طرح کے مال و اسباب پھل ہلاکت میں گھیر لئے گئے اور باغ بالکل ویران ہو گیا تو وہ حسرت کے ساتھ ان اخراجات پر اپنے ہاتھ ملتارہ گیا جو اس نے باغ کی دیکھ بھال میں خرچ کئے تھے اور وہ باغ اپنی چھتوں کے بل اوندھے منہ گر گیا، پھر اس حال کو پہنچ کر اسے مومن کی نصیحت یاد آئی اور وہ سمجھا کہ یہ اُس کے کفر و سرکشی کا نتیجہ ہے اور اس وقت وہ کہنے لگا کہ اے کاش! میں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا۔

اللہ کا ذکر کی برکت

لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ

لَمْ اُشْرِكْ	بِرَبِّیْۤ	اَحَدًا ﴿۴۲﴾	وَ	لَمْ تَكُنْ	لَّهٗ
میں نے شریک نہ کیا ہوتا	اپنے رب کے ساتھ	کسی ایک (کو)	اور	نہ تھی	اس کے پاس

میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا ○ اور اس کے پاس کوئی جماعت

فِئَةٌ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ مَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ؕ

فِئَةٌ	یَّنْصُرُوْنَهٗ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	مَا كَانَ	مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾
کوئی جماعت	جو مدد کرتی اس کی	اللہ کے سامنے	اور	وہ نہیں تھا	بدلہ لینے کے قابل

نہ تھی جو اللہ کے سامنے اس کی مدد کرتی اور نہ ہی وہ خود بدلہ لینے کے قابل تھا ○

مالدار کافر اور غریب مومن کے واقعے سے حاصل ہونے والا سبق

هُنَالِكَ الْوَلَایَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَیْرٌ ثَوَابًا

هُنَالِكَ (1)	الْوَلَایَةُ	لِلّٰهِ الْحَقِّ	هُوَ	خَیْرٌ	ثَوَابًا
یہیں (سے پتہ چلتا ہے کہ)	تمام اختیار	سچے اللہ کا (ہے)	وہی	سب سے بہتر	ثواب دینے والا

یہاں پتہ چلتا ہے کہ تمام اختیار سچے اللہ کا ہے، وہ سب سے بہتر ثواب دینے والا

دنیاوی زندگی کے ناپائیدار ہونے کی ایک مثال

ع ۵ ۱۷

وَّ خَیْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ع وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا

وَّ	خَیْرٌ	عُقْبًا ﴿۴۴﴾	وَ	اضْرِبْ	لَهُمْ	مَّثَلَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا (2)
اور	سب سے بہتر	انجام عطا کرنے والا	اور	بیان کرو	ان سے	(کہ) دنیاوی زندگی کی مثال

اور سب سے اچھا انجام عطا فرمانے والا ہے ○ اور ان کے سامنے بیان کرو کہ دنیا کی زندگی کی مثال ایسی ہے

كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ

كَمَآءٍ	اَنْزَلْنٰهُ	مِنَ السَّمَآءِ	فَاخْتَلَطَ	بِهٖ
(اس) پانی کی طرح (ہے)	جسے ہم نے اتارا	آسمان سے	تو گھنا ہو کر نکلا	اس کے سبب

جیسے ایک پانی ہو جسے ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین کا سبزہ

(1)...... یہاں اس واقعے کا سبق بیان فرمایا گیا ہے کہ یہاں پتہ چلتا ہے اور ایسے حالات میں معلوم ہوتا ہے کہ تمام اختیارات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دستِ قدرت میں ہیں۔ وہی چاہے تو پھلوں سے لدے ہوئے باغات عطا فرما دے اور وہ چاہے تو ایک لمحے میں سب کچھ تہس نہس کر دے۔

(2)...... اس آیت میں دنیاوی زندگی کے قابلِ فنا ہونے کو ایک مثال کے ذریعے سمجھایا گیا ہے، اس مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح سبزہ خوشنما ہونے کے بعد فنا ہو جاتا ہے اسی طرح دنیا کی یہ زندگی بھی ختم ہو جائے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ فانی دنیا پر شیدا ہونا عقل مند کا کام نہیں۔

مال و اولاد اور نیک اعمال کی حقیقت

نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِیْمًا تَذْرُوْهُ الرِّیٰحُؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

نَبَاتُ الْاَرْضِ	فَاَصْبَحَ	هَشِیْمًا	تَذْرُوْهُ	الرِّیٰحُ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
زمین کا سبزہ	پھر وہ ہو گیا	سوکھی گھاس	جسے اڑاتی ہیں	ہوائیں	اور	ہے	اللہ

گھنا ہو کر نکلا پھر وہ سوکھی گھاس بن گیا جسے ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں اور اللہ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاۚ وَ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾	اَلْمَالُ	وَ	الْبَنُوْنَ	زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا [1]	وَ
ہر چیز پر	قدرت رکھنے والا	مال	اور	بیٹے	دنیاوی زندگی کی رونق (ہیں)	اور

ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ○ مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی رونق ہیں اور

الْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ

الْبٰقِیٰتُ	الصّٰلِحٰتُ [2]	خَیْرٌ	عِنْدَ رَبِّكَ	ثَوَابًا	وَّ
باقی رہنے والی	اچھی باتیں	زیادہ بہتر (ہیں)	تیرے رب کے نزدیک	ثواب (میں)	اور

باقی رہنے والی اچھی باتیں تیرے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے زیادہ بہتر اور

قیامت قائم ہوتے وقت کے ہولناک مناظر

خَیْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَ یَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ وَ

خَیْرٌ	اَمَلًا ﴿۴۶﴾	وَ	یَوْمَ [3]	نُسَیِّرُ	الْجِبَالَ	وَ
زیادہ اچھی (ہیں)	امید (کے اعتبار سے)	اور	(جس) دن	ہم چلائیں گے	پہاڑوں (کو)	اور

امید کے اعتبار سے زیادہ اچھی ہیں ○ اور یاد کرو جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور

تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّ حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ

تَرَى	الْاَرْضَ	بَارِزَةً	وَّ	حَشَرْنٰهُمْ	فَلَمْ نُغَادِرْ
تم دیکھو گے	زمین (کو)	صاف کھلی ہوئی	اور	ہم اٹھائیں گے لوگوں کو	تو ہم نہیں چھوڑیں گے

تم زمین کو صاف کھلی ہوئی دیکھو گے (جس پر پہاڑ وغیرہ کچھ بھی نہ ہو گا) اور ہم لوگوں کو اٹھائیں گے تو ان میں سے

1 ...... مال اور اولاد فی نفسہٖ تو اگرچہ دنیا ہیں لیکن یہی دو چیزیں آخرت کیلئے عظیم زادِ راہ بھی بن سکتی ہیں کیونکہ اگر مال کو راہِ خدا میں خرچ کیا اور خصوصاً کوئی صدقۂ جاریہ کا کام کیا تو یہی مال نجات کا ذریعہ بنے گا اور یونہی اگر اولاد کی اچھی تربیت کی اور نیکی کے راستے پر لگایا تو ان کی نیکیوں کا ثواب بھی ملے گا اور اس کے ساتھ اولاد کی دعائیں بھی ملتی رہیں گی۔ 2 ...... ان سے نیک اعمال مراد ہیں جن کے ثمرے انسان کے لئے باقی رہتے ہیں، جیسا کہ پنج گانہ نمازیں، تسبیح و تحمید اور جملہ عبادات۔ 3 ...... دنیا کی فنائیت اور اسبابِ دنیا کی حقیقت بیان کرنے کے بعد اب قیامت کی ہولناکی کا بیان کیا جارہا ہے۔

قیامت قائم ہونے کے بعد کی منظر کشی

مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ ج وَ عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ط

مِنْهُمْ	اَحَدًا ﴿۴۷﴾	وَ	عُرِضُوْا	عَلٰى رَبِّكَ	صَفًّا
ان میں سے	کسی ایک (کو)	اور	انہیں پیش کیا جائے گا	تیرے رب پر (کے حضور)	صف باندھے

کسی کو نہ چھوڑیں گے ○ اور سب تمہارے رب کی بارگاہ میں صفیں باندھے پیش کئے جائیں گے،

لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ بَلْ

لَقَدْ	جِئْتُمُوْنَا	كَمَا	خَلَقْنٰكُمْ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	بَلْ
ضرور بیشک	تم آئے ہمارے پاس	جیسے	ہم نے پیدا کیا تمہیں	پہلی بار	بلکہ

بیشک تم ہمارے پاس ویسے ہی آئے جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا، بلکہ

نامۂ اعمال ملنے کے بعد مجرموں کا حال

زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَ

زَعَمْتُمْ	اَلَّنْ نَّجْعَلَ	لَكُمْ	مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾	وَ
تم نے گمان کیا تھا	کہ ہم ہرگز نہیں رکھیں گے	تمہارے لیے	کوئی وعدے کا وقت	اور

تمہارا گمان تھا کہ ہم ہرگز تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت نہ رکھیں گے ○ اور

وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا

وُضِعَ (1)	الْكِتٰبُ	فَتَرَى	الْمُجْرِمِیْنَ	مُشْفِقِیْنَ	مِمَّا
رکھا جائے گا	اعمال نامہ	تو تم دیکھو گے	مجرموں (کو)	ڈر رہے ہوں گے	(اس) سے جو

نامہ اعمال رکھا جائے گا تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس میں جو (لکھا ہوا) ہوگا

فِیْهِ وَ یَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ

فِیْهِ	وَ	یَقُوْلُوْنَ	یٰوَیْلَتَنَا	مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ
اس میں (لکھا ہوگا)	اور	کہیں گے	ہائے ہماری خرابی	اس اعمال نامے کو کیا ہے

اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! اس نامہ اعمال کو کیا ہے کہ

1 ...... یہاں قیامت کا وہ اہم اور نازک ترین مرحلہ بیان کیا گیا ہے جہاں جنتی اور جہنمی ہونے کا اعلان ہوتا ہے کہ ہر بندے کا نامۂ اعمال اس کو دیا جائے گا، مومن کا دائیں ہاتھ میں اور کافر کا بائیں میں۔ اس وقت نامۂ اعمال کو دیکھ کر جو برے لوگوں کی حالت ہوگی وہ دہشت انگیز ہوگی کہ وہ نامۂ اعمال دیکھ کر ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! اس نامۂ اعمال کو کیا ہے کہ اس نے ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو گھیر اہوا ہے، ایک ذرے کے برابر بھی کوئی گناہ ہوگا تو وہ نامۂ اعمال میں درج ہوگا اور لوگ اپنے تمام اعمال کو اپنے سامنے موجود پائیں گے۔

لَا یُغَادِرُ صَغِیۡرَۃً وَّ لَا کَبِیۡرَۃً اِلَّاۤ اَحۡصٰہَا ۚ وَ

لَا یُغَادِرُ	صَغِیۡرَۃً	وَّ	لَا	کَبِیۡرَۃً	اِلَّاۤ	اَحۡصٰہَا	وَ
اس نے نہیں چھوڑا	کوئی چھوٹا گناہ	اور	نہ	بڑا گناہ	مگر	گھیر ا ہوا ہے اسے	اور

اس نے ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو گھیر ا ہوا ہے اور

وَجَدُوۡا مَا عَمِلُوۡا حَاضِرًا ؕ وَ لَا یَظۡلِمُ رَبُّکَ

وَجَدُوۡا	مَا	عَمِلُوۡا	حَاضِرًا(1)	وَ	لَا یَظۡلِمُ	رَبُّکَ
وہ پائیں گے	جو	انہوں نے عمل کئے	(اپنے) سامنے موجود	اور	ظلم نہیں کرے گا	تیرا رب

لوگ اپنے تمام اعمال کو اپنے سامنے موجود پائیں گے اور تمہارا رب کسی پر

اَحَدًا ﴿۴۹﴾ وَ اِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا

اَحَدًا ﴿۴۹﴾	وَ	اِذۡ	قُلۡنَا(2)	لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ	اسۡجُدُوۡا	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوۡۤا
کسی ایک (پر)	اور	جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے	سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا

ظلم نہیں کرے گا ○ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا: آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا

ع ۶ ۱۸ — شیطان کے ابتدائی کردار کا بیان اور اس کی پیروی سے بچنے کی تاکید

اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ ؕ کَانَ مِنَ الۡجِنِّ فَفَسَقَ عَنۡ اَمۡرِ رَبِّہٖ ؕ

اِلَّاۤ	اِبۡلِیۡسَ	کَانَ	مِنَ الۡجِنِّ	فَفَسَقَ	عَنۡ اَمۡرِ رَبِّہٖ
سوائے	ابلیس (کے)	وہ تھا	جنوں میں سے	تو وہ نکل گیا	اپنے رب کے حکم سے

سوائے ابلیس کے، وہ جنوں میں سے تھا تو وہ اپنے رب کے حکم سے نکل گیا

اَفَتَتَّخِذُوۡنَہٗ وَ ذُرِّیَّتَہٗۤ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِیۡ وَ ہُمۡ

اَفَتَتَّخِذُوۡنَہٗ	وَ	ذُرِّیَّتَہٗ	اَوۡلِیَآءَ	مِنۡ دُوۡنِیۡ	وَ	ہُمۡ
تو کیا تم بناتے ہو اسے	اور	اس کی اولاد (کو)	دوست	میرے سوا	اور (حالانکہ)	وہ

تو (اے لوگو!) کیا تم اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ

(1)...... اس آیتِ مبارکہ کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ خاص طور پر کبیرہ گناہوں سے بچے اور اس کے ساتھ ساتھ صغیرہ گناہوں سے بھی خود کو بچانے کی کوشش کرے کیونکہ قیامت کے دن صغیرہ اور کبیرہ ہر طرح کے گناہ نامۂ اعمال میں لکھے ہوئے ملیں گے اور اس دن ہر شخص اپنے اعمال کے درخت کا پھل پائے گا۔ (2)...... اس پورے رکوع میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شیطان کے ابتدائی کردار کا بیان کیا اور لوگوں کو سمجھایا ہے کہ جس طرح وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرکے مردود ہوا، تم اس طرح نہ کرنا اور اس کی اطاعت واتباع سے بچتے رہنا۔

اشیاء کے پیدا کرنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات متفرد و یگانہ ہے

لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ۝۵۰ مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ

لَكُمْ	عَدُوٌّ	بِئْسَ	لِلظّٰلِمِیْنَ	بَدَلًا ۝۵۰	مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ
تمہارے	دشمن (ہیں)	کیا ہی برا (ہے)	ظالموں کے لئے	بدلہ	میں نے حاضر نہیں رکھا تھا انہیں

تمہارے دشمن ہیں، ظالموں کیلئے کیا ہی برا بدلہ ہے ○ نہ میں نے انہیں

خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَ مَا كُنْتُ

خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	لَا	خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ (1)	وَ	مَا كُنْتُ
آسمانوں اور زمین کو بناتے (وقت)	اور	نہ	ان کی ذاتوں کو بناتے (وقت)	اور	میں نہیں ہوں

آسمانوں اور زمین کو بناتے وقت حاضر رکھا تھا اور نہ خود ان کے بناتے وقت اور نہ میں

قیامت کے دن مشرکوں اور ان کے شریکوں کا حال

مُتَّخِذَ الْمُضِلِّیْنَ عَضُدًا ۝۵۱ وَ یَوْمَ یَقُوْلُ نَادُوْا

مُتَّخِذَ	الْمُضِلِّیْنَ	عَضُدًا ۝۵۱	وَ	یَوْمَ	یَقُوْلُ	نَادُوْا
بنانے والا	گمراہوں (کو)	مددگار	اور	(جس) دن	اللہ فرمائے گا	پکارو

گمراہ کرنے والوں کو مددگار بنانے والا ہوں ○ اور یاد کرو جس دن اللہ فرمائے گا:

شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ

شُرَكَآءِیَ	الَّذِیْنَ	زَعَمْتُمْ	فَدَعَوْهُمْ
میرے شریکوں (کو)	جنہیں	تم نے (میرا شریک) گمان کیا	تو وہ پکاریں گے انہیں

میرے ان شریکوں کو پکارو جنہیں تم (میرا شریک) گمان کرتے تھے تو وہ انہیں پکاریں گے

فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهُمْ وَ جَعَلْنَا بَیْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۝۵۲

فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا	لَهُمْ	وَ	جَعَلْنَا	بَیْنَهُمْ	مَّوْبِقًا ۝۵۲ (2)
تو وہ جواب نہیں دیں گے	ان کو	اور	ہم بنادیں گے	ان کے درمیان	ایک ہلاکت کا میدان

تو وہ شریک انہیں جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کا میدان بنادیں گے ○

1 ...... مراد یہ ہے کہ اشیاء کو پیدا کرنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات متفرد اور یگانہ ہے۔ نہ اس کا کوئی شریکِ عمل ہے، نہ کوئی مشیر کار، پھر اس کے سوا اور کسی کی عبادت کس طرح درست ہو سکتی ہے۔

2 ...... "مَوْبِق" دوزخ کا ایک طبقہ ہے یا اس سے مراد مطلقاً ہلاکت کی جگہ ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا نے فرمایا کہ مَوْبِق جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔ (خازن، الکھف، تحت الآیۃ: ۵۲، ۳/۲۱۵، مدارک، الکھف، تحت الآیۃ: ۵۲، ص ۶۵۵، ملتقطاً)

جہنم کو دیکھ کر مجرموں کا حال

وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ

وَ	رَاَ	الْمُجْرِمُوْنَ	النَّارَ (1)	فَظَنُّوْۤا	اَنَّهُمْ
اور	دیکھیں گے	مجرم	(جہنم کی) آگ (کو)	تو یقین کرلیں گے	کہ وہ

اور مجرم دوزخ کو دیکھیں گے تو یقین کرلیں گے کہ وہ

مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ یَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ۟۵۳ ع

مُّوَاقِعُوْهَا	وَ	لَمْ یَجِدُوْا	عَنْهَا	مَصْرِفًا ۟۵۳
اس میں گرنے والے (ہیں)	اور	وہ نہیں پائیں گے	اس سے	پھرنے کی کوئی جگہ

اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے پھرنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے ○

ع ۷ ۱۹

نصیحت قبول کرنے کی بجائے بحث کرنے کی انسانی عادت

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ

وَ	لَقَدْ	صَرَّفْنَا	فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	لِلنَّاسِ
اور	ضرور بیشک	ہم نے طرح طرح سے بیان کی	اس قرآن میں	لوگوں کے لیے

اور بیشک ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ	وَ	كَانَ	الْاِنْسَانُ	اَكْثَرَ شَیْءٍ
ہر (قسم کی) مثال	اور	ہے	آدمی	ہر چیز سے زیادہ

طرح طرح سے بیان فرمائی اور انسان ہر چیز سے بڑھ کر

کفار کے ایمان لانے میں ایک رکاوٹ

جَدَلًا ۟۵۴ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ

جَدَلًا ۟۵۴ (2)	وَ	مَا مَنَعَ	النَّاسَ	اَنْ	یُّؤْمِنُوْۤا	اِذْ
جھگڑنے (میں)	اور	نہیں روکا	لوگوں (کو)	(اس سے) کہ	وہ ایمان لائیں	جب

جھگڑالو ہے ○ اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو انہیں

(1)...... یعنی جب مجرموں کو جہنم کی طرف چلایا جائے گا تو وہ جہنم کو دیکھ کر یقین کرلیں گے کہ اب وہ اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے پھرنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے کیونکہ جہنم ہر طرف سے انہیں گھیر لے گی۔ (2)...... یہ آیت اگرچہ بطورِ خاص نضر بن حارث نامی کافر یا ابی بن خلف کافر کے بارے میں نازل ہوئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس آیت میں تمام کفار داخل ہیں جو حق کو تسلیم کرنے کی بجائے آگے سے صرف بحث و مباحثہ ہی کرتے ہیں اور اس آیت کے عموم میں تمام لوگ ہی داخل ہیں کیونکہ یہ انسان کی عمومی عادت ہے کہ وہ فوراً بات کو تسلیم نہیں کرتا اگرچہ وہ حق بات ہی کیوں نہ ہو بلکہ بحث و مباحثہ کرتا ہے۔

رسولوں کا منصب اور کفار کا طرزِ عمل

جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَ یَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ

جَآءَهُمُ	الْهُدٰى	وَ	یَسْتَغْفِرُوْا	رَبَّهُمْ
آ گئی ان کے پاس	ہدایت	اور	(اس سے کہ) وہ مغفرت مانگیں	اپنے رب (سے)

ایمان لانے اور اپنے رب سے مغفرت مانگنے سے کس چیز نے روکا

اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ

اِلَّاۤ	اَنْ	تَاْتِیَهُمْ	سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ [1]	اَوْ	یَاْتِیَهُمُ
مگر	(اس بات نے) کہ	آ جائے ان پر	پہلے لوگوں کا طریقہ	یا	آ جائے ان پر

سوائے اس کے کہ ان پر بھی پہلے لوگوں کا طریقہ آ جائے یا ان پر

الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا

الْعَذَابُ	قُبُلًا ﴿۵۵﴾	وَ	مَا نُرْسِلُ	الْمُرْسَلِیْنَ	اِلَّا
عذاب	بہت سی قسموں (کا)	اور	ہم نہیں بھیجتے	رسولوں (کو)	مگر

بہت سی قسموں کا عذاب آ جائے ○ اور ہم رسولوں کو خوشخبری دینے والے

مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ ۚ وَ یُجَادِلُ الَّذِیْنَ

مُبَشِّرِیْنَ	وَ	مُنْذِرِیْنَ	وَ	یُجَادِلُ	الَّذِیْنَ
خوشخبری دینے والے	اور	ڈر سنانے والے (بنا کر)	اور	جھگڑا کرتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے

اور ڈر کی خبریں سنانے والے بنا کر ہی بھیجتے ہیں اور کافر باطل باتوں کے ذریعے

كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ

كَفَرُوْا	بِالْبَاطِلِ	لِیُدْحِضُوْا	بِهِ	الْحَقَّ
کفر کیا	باطل کے ساتھ	تاکہ وہ مٹا دیں	اس کے ذریعے	حق (بات کو)

جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے سے حق بات کو مٹا دیں

1 ...... یہ کلام اس انداز میں ہے جیسے کوئی شخص سمجھانے کے باوجود بار بار غلط حرکتیں کرتا رہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ لگتا ہے کہ جناب کو صرف جوتوں کی ضرورت ہے۔ مراد یہ ہوتا ہے کہ اب تمہارا علاج یہی ہے۔ یہی بات کفار سے کہی گئی کہ ہدایت کی تعلیم آ جانے کے بعد اب انہیں ایمان لانے اور استغفار کرنے سے صرف اسی بات نے روکا ہوا ہے کہ ان پر بھی پہلے لوگوں جیسا عذاب آئے۔

قرآنی نصیحتوں سے منہ پھیرنے والا بڑا ظالم ہے

وَ اتَّخَذُوْۤا اٰیٰتِیْ وَ مَاۤ اُنْذِرُوْا

وَ اتَّخَذُوْۤا	اٰیٰتِیْ	وَ	مَاۤ	اُنْذِرُوْا
اور انہوں نے بنالیا	میری آیتوں، نشانیوں (کو)	اور	جس (سے)	انہیں ڈرایا گیا

اور انہوں نے میری نشانیوں کو اور جس سے انہیں ڈرایا جاتا تھا اسے مذاق

هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ

هُزُوًا ﴿۵۶﴾	وَ	مَنْ	اَظْلَمُ (1)	مِمَّنْ	ذُكِّرَ
مذاق	اور	کون	زیادہ ظالم (ہے)	(اس) سے جسے	نصیحت کی جائے

بنالیا○ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے

بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَ نَسِیَ

بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ	فَاَعْرَضَ	عَنْهَا	وَ	نَسِیَ
اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے	تو وہ منہ پھیر لے	ان سے	اور	بھول جائے

نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیر لے اور ان اعمال کو بھول جائے

کفر پر ڈٹے رہنے والوں کا انجام

مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

مَا	قَدَّمَتْ	یَدٰهُ	اِنَّا	جَعَلْنَا	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
(ان اعمال کو) جو	آگے بھیجے	اس کے ہاتھوں (نے)	بیشک	ہم نے کر دیئے ہیں	ان کے دلوں پر

جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ بیشک ہم نے ان کے دلوں پر

اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ

اَكِنَّةً	اَنْ	یَّفْقَهُوْهُ	وَ	فِیْۤ اٰذَانِهِمْ	وَقْرًا
غلاف	کہ	وہ (نہ) سمجھ سکیں اس (قرآن) کو	اور	ان کے کانوں میں	بوجھ (رکھ دیئے ہیں)

غلاف کر دیئے ہیں تاکہ قرآن کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ رکھ دیئے ہیں

(1)...... ارشاد فرمایا کہ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کے کلام قرآنِ مجید کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیر لے اور ان آیات میں سوچ بچار اور غور وفکر نہ کرے اور کفر وغیرہ ان اعمال کے انجام کو بھول جائے جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ بیشک ہم نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر غلاف کر دیئے ہیں تاکہ قرآن کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ رکھ دیئے ہیں تاکہ وہ حق کو سن نہ سکیں اور اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اگر آپ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز کبھی ہدایت نہ پائیں گے کیونکہ ان کی قسمت میں ہی کفر کرنا لکھا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مہلت کا بیان

وَ اِنۡ تَدۡعُهُمۡ اِلَى الۡهُدٰى فَلَنۡ يَّهۡتَدُوۡۤا اِذًا

وَ	اِنۡ	تَدۡعُهُمۡ	اِلَى الۡهُدٰى	فَلَنۡ يَّهۡتَدُوۡۤا (1)	اِذًا
اور	اگر	تم بلاؤ انہیں	ہدایت کی طرف	تو وہ ہرگز ہدایت نہ پائیں گے	اس وقت

اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو جب بھی ہرگز کبھی ہدایت

اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَ رَبُّكَ الۡغَفُوۡرُ ذُو الرَّحۡمَةِ ؕ لَوۡ يُؤَاخِذُهُمۡ

اَبَدًا ﴿۵۷﴾	وَ	رَبُّكَ	الۡغَفُوۡرُ	ذُو الرَّحۡمَةِ	لَوۡ	يُؤَاخِذُهُمۡ
کبھی بھی	اور	تمہارا رب	بخشنے والا	رحمت والا (ہے)	اگر	وہ پکڑ لیتا انہیں

نہ پائیں گے ○ اور تمہارا رب بڑا بخشنے والا، رحمت والا ہے۔ اگر وہ لوگوں کو

بِمَا كَسَبُوۡا لَعَجَّلَ لَهُمُ الۡعَذَابَ ؕ

بِمَا	كَسَبُوۡا	لَعَجَّلَ	لَهُمُ	الۡعَذَابَ (2)
(اس کے) سبب جو	انہوں نے کمایا، اعمال کئے	(تو) ضرور جلد بھیج دیتا	ان پر	عذاب

ان کے اعمال کی بنا پر پکڑ لیتا تو جلد ان پر عذاب بھیج دیتا

بَلۡ لَّهُمۡ مَّوۡعِدٌ لَّنۡ يَّجِدُوۡا مِنۡ

بَلۡ	لَّهُمۡ	مَّوۡعِدٌ	لَّنۡ يَّجِدُوۡا
بلکہ	ان کے لیے	ایک وعدے کا وقت (ہے)	وہ ہرگز نہ پائیں گے

بلکہ ان کے لیے ایک وعدے کا وقت ہے جس کے سامنے

سابقہ قوموں کے اعراض کا بیان

دُوۡنِهٖ مَوۡئِلًا ﴿۵۸﴾ وَ تِلۡكَ الۡقُرٰٓى اَهۡلَكۡنٰهُمۡ

مِنۡ دُوۡنِهٖ	مَوۡئِلًا ﴿۵۸﴾	وَ	تِلۡكَ	الۡقُرٰٓى	اَهۡلَكۡنٰهُمۡ
اس کے سامنے	کوئی پناہ	اور	یہ	بستیاں	ہم نے ہلاک کر دیا ان (کے باشندوں) کو

کوئی پناہ نہ پائیں گے ○ اور یہ بستیاں ہم نے تباہ کر دیں

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کے اسباب اگرچہ مکمل طور پر جمع ہوں اس کے باوجود لوگ ان سے اس وقت تک ہدایت حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ہی ایمان لا سکتے ہیں جب تک اللہ تعالیٰ کی عنایت شاملِ حال نہ ہو۔

2 ...... دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رحمت مومن اور کافر دونوں کو عام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کی وجہ سے ان کا رزق منقطع کر کے ان کا مؤاخذہ نہیں فرماتا اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت مومن کے ساتھ اور دائمی عذاب کافر کے ساتھ خاص ہے۔

ع ۸
۲۰

لَمَّا ظَلَمُوْا وَ جَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۠﴿۵۹﴾

لَمَّا	ظَلَمُوْا	وَ	جَعَلْنَا	لِمَهْلِكِهِمْ	مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾
جب	انہوں نے ظلم کیا	اور	ہم نے کر رکھا تھا	ان کی ہلاکت کے لئے	وعدے کا وقت

جب انہوں نے ظلم کیا اور ہم نے ان کی بربادی کیلئے ایک وعدہ کر رکھا تھا○

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا علم سیکھنے کے لئے سفر

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ

وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى (1)	لِفَتٰىهُ	لَاۤ اَبْرَحُ
اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)	اپنے جوان (خادم) سے	میں نہ ٹھہروں گا

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا: میں مسلسل سفر میں رہوں گا

حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ

حَتّٰۤى	اَبْلُغَ	مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ	اَوْ	اَمْضِيَ
یہاں تک کہ	پہنچ جاؤں	دو سمندروں کے ملنے کی جگہ	یا	چلتا رہوں گا

جب تک دو سمندروں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں یا مدتوں

مردہ مچھلی کا زندہ ہونا اور خادم کو یہ بات یاد نہ رہنا

حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا

حُقُبًا ﴿۶۰﴾	فَلَمَّا	بَلَغَا	مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا	نَسِيَا
مدتوں	پھر جب	وہ دونوں پہنچے	ان (سمندروں) کے درمیان ملنے کی جگہ	(تو) بھول گئے

چلتا رہوں گا○ پھر جب وہ دونوں دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پہنچے تو اپنی مچھلی

حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾

حُوْتَهُمَا	فَاتَّخَذَ	سَبِيْلَهٗ	فِي الْبَحْرِ	سَرَبًا ﴿۶۱﴾
اپنی مچھلی	تو اس (مچھلی) نے بنالیا	اپنا راستہ	سمندر میں	سرنگ (کی طرح)

بھول گئے اور اس مچھلی نے سمندر میں سرنگ کی طرح اپنا راستہ بنالیا○

1 ......اس رکوع سے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حضرت خضر عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس علم سیکھنے کے لئے جانے والا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ آیت میں ”موسیٰ“ سے مشہور پیغمبر اور جلیل القدر نبی حضرت موسیٰ بن عمران عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مراد ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ نے تورات اور کثیر معجزات عطا فرمائے تھے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خادم کا نام حضرت یوشع بن نون ہے۔ اس واقعے سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج5، ص589 کا مطالعہ فرمائیں۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خادم سے ناشتہ طلب فرمانا

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا

فَلَمَّا	جَاوَزَا	قَالَ	لِفَتٰىهُ	اٰتِنَا
پھر جب	وہ (وہاں سے) گزر گئے	(تو) موسیٰ نے کہا	اپنے جوان (خادم) سے	دو ہمیں

پھر جب وہ وہاں سے گزر گئے تو موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا: ہمارا صبح کا کھانا

غَدَآءَنَا ٘ لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا

غَدَآءَنَا	لَقَدْ	لَقِیْنَا	مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا
ہمارا صبح کا کھانا	ضرور بیشک	ہمیں سامنا ہوا	اپنے اس سفر سے

لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر سے بڑی مشقت کا

مچھلی کا واقعہ بھول جانے پر خادم کی معذرت

نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَاۤ

نَصَبًا ﴿۶۲﴾ [1]	قَالَ	اَرَءَیْتَ	اِذْ	اَوَیْنَاۤ
بڑی مشقت (کا)	اس نے عرض کی	بھلا دیکھئے	جب	ہم نے (آرام کیلئے) ٹھکانہ بنایا

سامنا ہوا ہے ۝ خادم نے عرض کی: سنئے! جب ہم نے اس چٹان کے پاس (آرام کیلئے)

اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ ٘ وَ

اِلَى الصَّخْرَةِ	فَاِنِّیْ	نَسِیْتُ	الْحُوْتَ	وَ
چٹان کے پاس	تو بیشک میں	بھول گیا	مچھلی (کے بارے بتانا)	اور

ٹھکانہ بنایا تھا تو بیشک میں مچھلی (کے متعلق بتانا) بھول گیا تھا اور

مَاۤ اَنْسٰنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ

مَاۤ اَنْسٰنِیْهُ	اِلَّا	الشَّیْطٰنُ	اَنْ	اَذْكُرَهٗ
نہیں بھلایا مجھے اس کو	مگر	شیطان (نے)	کہ	میں ذکر کروں اس کا

مجھے شیطان ہی نے اس کا ذکر کرنا بھلا دیا

[1] ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب تک مَجْمَعُ الْبَحْرَین نہ پہنچے تھے تب تک انہیں تھکن اور بھوک کی شدت محسوس نہیں ہوئی اور جب وہ منزلِ مقصود سے آگے بڑھ گئے تو تھکن اور بھوک معلوم ہوئی، اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ تھی کہ وہ مچھلی یاد کریں اور اس کی طلب میں منزلِ مقصود کی طرف واپس ہوں۔

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب اور واپسی

حضرت خضر عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات اور آپ کی شان

حضرت موسیٰ اور حضرت خضر عَلَیْهِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے درمیان باہمی رفاقت کا معاہدہ

وَ اتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ ﳓ عَجَبًا ﴿۶۳﴾

عَجَبًا ﴿۶۳﴾	فِی الْبَحْرِ	سَبِیْلَهٗ	اتَّخَذَ	وَ
بڑا عجیب	سمندر میں	اپنا راستہ	اس (مچھلی) نے بنایا	اور

اور (ہوا یہ ہے کہ) مچھلی نے سمندر میں اپنا راستہ بڑا عجیب بنایا ○

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ﳓ فَارْتَدَّا

فَارْتَدَّا	كُنَّا نَبْغِ	مَا	ذٰلِكَ	قَالَ
تو وہ دونوں واپس لوٹے	ہم چاہتے تھے	(وہ ہے) جو	یہی	موسیٰ نے فرمایا

موسیٰ نے فرمایا: یہی تو ہم چاہتے تھے پھر وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات

عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ لا فَوَجَدَا عَبْدًا

عَبْدًا[1]	فَوَجَدَا	قَصَصًا ﴿۶۴﴾	عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا
ایک بندہ	تو انہوں نے پایا	پیروی کرتے ہوئے	اپنے قدموں کے نشانات پر

دیکھتے واپس لوٹ گئے ○ تو انہوں نے ہمارے بندوں میں سے

مِّنْ عِبَادِنَاۤ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ

وَ	مِّنْ عِنْدِنَا	رَحْمَةً[2]	اٰتَیْنٰهُ	مِّنْ عِبَادِنَاۤ
اور	اپنے پاس سے	رحمت	ہم نے عطا کی اسے	ہمارے بندوں میں سے

ایک بندہ پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے خاص رحمت دی تھی اور

عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ لَهٗ

لَهٗ	قَالَ	عِلْمًا ﴿۶۵﴾	مِنْ لَّدُنَّا	عَلَّمْنٰهُ
اس سے	کہا	علم	اپنے پاس سے	ہم نے سکھایا اسے

اسے اپنا علم لدنی عطا فرمایا ○ اس سے موسیٰ نے

1 ...... یہ حضرت خضر عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تھے۔ آپ کا نام بلیا بن ملکان اور کنیت ابو العباس ہے۔ بزرگانِ دین فرماتے ہیں: جو حضرت خضر عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام ان کی ولدیت اور کنیت کے ساتھ (یعنی ابو العباس بلیا بن ملکان) یاد رکھے گا اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔(صاوی، الکھف، تحت الآیۃ: ۶۵، ۴/۱۲۰۷)

2 ...... اس رحمت سے نبوت مراد ہے یا ولایت یا علم یا لمبی زندگی۔ حضرت خضر عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ولی تو بالیقین ہیں جبکہ آپ کی نبوت میں اختلاف ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: معتمد و مختار یہ ہے کہ وہ (یعنی حضرت خضر) نبی ہیں اور دنیا میں زندہ ہیں۔(فتاوی رضویہ، ۲۸/۶۱۰)

مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤى اَنْ تُعَلِّمَنِ

مُوْسٰى	هَلْ	اَتَّبِعُكَ	عَلٰۤى	اَنْ	تُعَلِّمَنِ (1)
موسیٰ (نے)	کیا	میں پیروی کروں تمہاری	(اس شرط) پر	کہ	تم سکھا دو مجھے

کہا: کیا اس شرط پر میں تمہارے ساتھ رہوں کہ تم مجھے وہ درست بات

مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ اِنَّكَ

مِمَّا	عُلِّمْتَ	رُشْدًا ﴿۶۶﴾	قَالَ	اِنَّكَ
(اس میں) سے جو	تمہیں سکھائی گئی ہے	نیک بات	کہا	بیشک تم

سکھا دو جو تمہیں سکھائی گئی ہے ○ جواب دیا: آپ

لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾ وَ كَیْفَ

لَنْ تَسْتَطِیْعَ	مَعِیَ	صَبْرًا ﴿۶۷﴾ (2)	وَ	كَیْفَ
ہرگز طاقت نہ رکھو گے	میرے ساتھ	صبر کرنے (کی)	اور	کس طرح

میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ○ اور آپ

تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾

تَصْبِرُ	عَلٰى	مَا	لَمْ تُحِطْ	بِهٖ	خُبْرًا ﴿۶۸﴾
تم صبر کرو گے	(اس بات) پر	جو	تم نے احاطہ نہیں کیا	اس کا	علم (سے)

اس بات پر کس طرح صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں ○

قَالَ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّ

قَالَ	سَتَجِدُنِیْۤ	اِنْ	شَآءَ	اللّٰهُ	صَابِرًا	وَّ
موسیٰ نے کہا	عنقریب تم پاؤ گے مجھے	اگر	چاہا	اللہ (نے)	صبر کرنے والا	اور

موسیٰ نے کہا: اگر اللہ چاہے گا تو عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والا پاؤ گے اور

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو علم کی طلب میں رہنا چاہئے خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم ہو۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس سے علم سیکھے اس کے ساتھ عاجزی اور ادب سے پیش آئے۔

2 ...... حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ اس لئے فرمایا کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کچھ ناپسندیدہ اور ممنوع کام دیکھنا پڑیں گے اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ممکن ہی نہیں کہ وہ ممنوع کام دیکھ کر صبر کر سکیں۔

لَآ اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ

فَاِنِ	قَالَ	اَمْرًا ﴿۶۹﴾	لَكَ	لَآ اَعْصِیْ
تو اگر	اس نے کہا	کسی حکم (کی)	تمہارے	میں خلاف ورزی نہیں کروں گا

میں آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کروں گا ○ کہا، تو اگر

اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْــَٔلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤی

حَتّٰۤی	عَنْ شَیْءٍ	فَلَا تَسْــَٔلْنِیْ	اتَّبَعْتَنِیْ [1]
یہاں تک کہ	کسی چیز کے بارے	تو تم سوال نہ کرنا مجھ سے	تمہیں پیروی کرنی ہے میری

آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے تو مجھ سے کسی شے کے بارے میں سوال نہ کرنا جب تک

اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾ ع فَانْطَلَقَا ٭ وقفة حَتّٰۤی اِذَا

اِذَا	حَتّٰۤی	فَانْطَلَقَا	ذِكْرًا ﴿۷۰﴾	مِنْهُ	لَكَ	اُحْدِثَ
جب	یہاں تک کہ	پھر وہ دونوں چلے	ذکر	اس سے (کا)	تم سے	میں خود کردوں

میں خود آپ کے سامنے اس کا ذکر نہ کردوں ○ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب

رَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَاؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا

اَخَرَقْتَهَا	قَالَ	خَرَقَهَا	فِی السَّفِیْنَةِ	رَكِبَا
کیا تم نے چیرا ہے اسے	موسیٰ نے کہا	(تو) اس بندے نے چیر دیا اسے	کشتی میں	وہ سوار ہوئے

کشتی میں سوار ہوئے تو اس نے کشتی کو چیر ڈالا۔ موسیٰ نے کہا: کیا تم نے اسے اس لیے چیر دیا

لِتُغْرِقَ اَهْلَهَاۚ لَقَدْ جِئْتَ شَیْــًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ

قَالَ	شَیْــًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾	جِئْتَ	لَقَدْ	اَهْلَهَا	لِتُغْرِقَ
اس نے کہا	بہت برا کام	تم نے کیا	ضرور بیشک	اس کشتی والوں (کو)	تاکہ تم غرق کردو

تاکہ کشتی والوں کو غرق کردو، بیشک یہ تم نے بہت برا کام کیا ○ کہا:

کشتی توڑنے پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اعتراض

حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

ع ۹ / ۲۱

[1]......یعنی حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ اگر آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے تو آپ میرے کسی ایسے عمل کے بارے میں مجھ سے سوال نہ کرنا جو آپ کی نظر میں ناپسندیدہ ہو جب تک میں خود آپ کے سامنے اس کا ذکر نہ کردوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ شاگرد اور مرید کے آداب میں سے ہے کہ وہ اپنے استاد اور پیر کے افعال پر تاحدِ رخصتِ شرع زبانِ اعتراض نہ کھولے اور منتظر رہے کہ وہ خود ہی اس کی حکمت ظاہر فرمادیں۔

اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾

اَلَمْ اَقُلْ	اِنَّكَ	لَنْ تَسْتَطِیْعَ	مَعِیَ	صَبْرًا ﴿۷۲﴾
کیا میں نے نہ کہا تھا	(کہ) بیشک تو	ہرگز طاقت نہیں رکھے گا	میرے ساتھ	صبر کرنے (کی)

کیا میں نہ کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ○

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی معذرت

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَ لَا تُرْهِقْنِیْ

قَالَ	لَا تُؤَاخِذْنِیْ	بِمَا	نَسِیْتُ	وَ	لَا تُرْهِقْنِیْ
موسیٰ نے کہا	تم مواخذہ نہ کرو میرا	(اس) پر جو	میں بھول گیا	اور	نہ ڈالو مجھے

موسیٰ نے کہا: میری بھول پر میرا مواخذہ نہ کرو اور مجھے میرے کام کی طرف سے

ایک لڑکے کو قتل کرنے پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اعتراض

مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانْطَلَقَا ۫ وقفة حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا

مِنْ اَمْرِیْ	عُسْرًا ﴿۷۳﴾	فَانْطَلَقَا	حَتّٰۤی	اِذَا	لَقِیَا
میرے کام کی طرف سے	مشکل (میں)	پھر وہ دونوں چلے	یہاں تک کہ	جب	انہیں ملا

مشکل میں نہ ڈالو ○ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب انہیں

غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةًۢ

غُلٰمًا (1)	فَقَتَلَهٗ	قَالَ	اَقَتَلْتَ	نَفْسًا زَكِیَّةً
ایک لڑکا	تو اس بندے نے قتل کر دیا اسے	موسیٰ نے کہا	کیا تو نے قتل کر دیا	ایک پاکیزہ جان (کو)

ایک لڑکا ملا تو اس نے اسے قتل کر دیا۔ موسیٰ نے کہا: کیا تم نے کسی جان کے بدلے کے بغیر

بِغَیْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾

بِغَیْرِ نَفْسٍ	لَقَدْ	جِئْتَ	شَیْـًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾
کسی جان کے بدلے کے بغیر	ضرور بیشک	تم نے کیا	بہت ناپسندیدہ کام

ایک پاکیزہ جان کو قتل کر دیا۔ بیشک تم نے بہت ناپسندیدہ کام کیا ہے ○

1 ...... یعنی کشتی سے اتر کر وہ دونوں چلے اور ایک ایسے مقام پر گزرے جہاں لڑکے کھیل رہے تھے۔ وہاں انہیں ایک لڑکا ملا جو کافی خوبصورت تھا اور حدِ بلوغ کو نہ پہنچا تھا۔ حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسے قتل کر دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پھر نہ رہا گیا اور آپ نے فرمایا: کیا تم نے کسی جان کے بدلے کے بغیر ایک پاکیزہ جان جس کا کوئی گناہ ثابت نہ تھا کو قتل کر دیا؟ بیشک تم نے بہت ناپسندیدہ کام کیا ہے۔